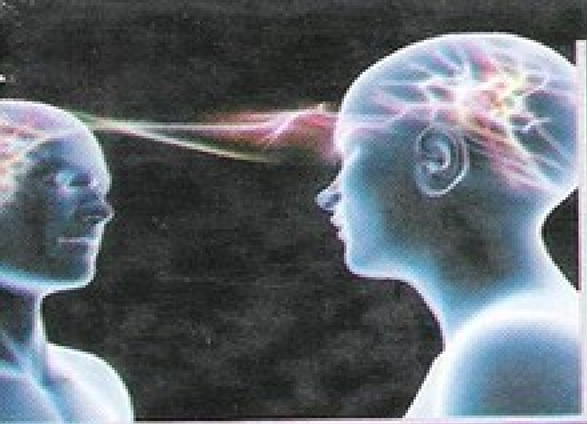


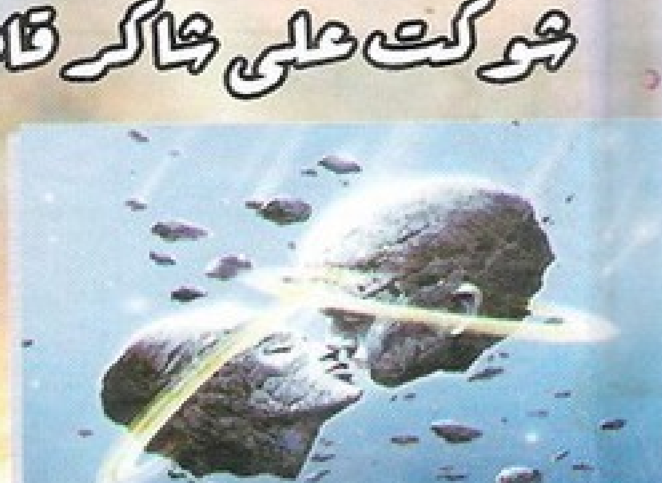
کمالات ہپناٹزم



المعروف

ٹیلی پیتھی .... مسمریزم

شوکت علی شاکر قادری



عثمان پبلی کیشنز

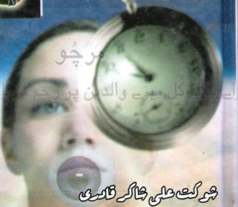




کمالات ہپناٹزم

المعروف

ٹیلی پیتھی .... مسمریزم



شوکت علی شاکر قادری

عثمان پبلی کیشنز



جدید ریسرچ

اس علم کو سیکھ کر ہر کوئی فائدہ حاصل کر سکتا ہے

کمالات ہپناٹزم

المعروف

ٹیلی پیتھی......مسمریزم

یہ دیوتاؤں کا علم نہیں

یہ ہمارے بزرگوں کی روحانیت کا علم ہے

ہپناٹزم کا مکمل نصاب

نظر ثانی

شوکت علی شاکر قادری

معاونت

پیر فتح اللہ سبحانی مرحوم

معاونت: اکاش برنی

ناشر

عثمان پبلی کیشنز

جلال دین ہسپتال بلڈنگ، چوک اردو بازار، لاہور

فون: 042-37640094 موبائل: 0333-4275783

بسم اللہ الرحمن الرحیم ٥

انتساب

اپنے محسنوں

☆ فیض اللہ اعوان صاحب
☆ بابا احمد دین قادری حافظ آبادی
☆ بابا محمد انور قادری حافظ آبادی
☆ حافظ محمد ابوبکر حافظ آبادی
☆ محمد اشرف حافظ آبادی
☆ محمد عبداللہ بشارتی
☆ عبدالمجید ملتانی

کے نام

فہرست

بسم اللہ الرحمن الرحیم٥

پیش لفظ

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بندہ ناچیز نے قلم اٹھا کر مخلوق خدا کو دوسرے علوم کی طرح مسمریزم ٹیلی پیتھی ہپناٹزم کے علوم سے بھی روشناس کروایا جائے کہ یہ علم کیا ہے اور اس سے کیا کیا فوائد حاصل کیئے جاسکتے ہیں۔ بندہ ناچیز نے بڑی محنت کر کے اس علم کے ماہرین کے طریقے بتائے ہیں اور مختلف طریقوں پر غور و خوض اور بحث کر کے نتیجہ اخذ کیا ہے جو آپ حضرات کے سامنے پیش کیا جارہا ہے جو آپ اس کتاب کو پڑھنے کے بعد خود اختیار کرلیں گے جو آپ کو پسند ہوگا اللہ تعالیٰ نے انسان کو بے پناہ طاقت سے نوازا ہے۔ جس کے ذریعہ سے وہ ہر کام کر سکتا ہے۔ کوئی بھی کام ناممکن نہ ہے۔ صرف اس کے لئے محنت صبر و تحمل کی ضرورت ہوتی ہے مجھے قوی امید ہے کہ اس فن کو حاصل کرنے کیلئے یہ کتاب بڑی رہنمائی کرے گی اور شائقین کے لئے بڑی مفید ثابت ہوگی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ بندہ کی اس محنت کو پایہ تکمیل تک پہنچائے اور قارئین کو بھی اس فن کو سیکھنے اور سمجھنے میں آسانی عطا فرمائے تا کہ ایک عام آدمی اس کے اسرار و رموز اور طریقے پا سکے اور انسانیت کی فلاح و بہبود کیلئے اسے اپنے استعمال میں لا سکے۔

جو حضرات مسمریزم کا عمل کرنا چاہتے ہیں اور اس کے ماہر بننا چاہتے ہیں ان کو معرفت کی حالتوں کو عبور کرنا پڑتا ہے مگر یہ تصور اور مراقبہ کی مشق سے ہی کیا جاتا ہے سانس کے عمل کی مشق بہت ضروری ہوتی ہے کیونکہ اس کے ذریعہ سے تصور کیا جاتا ہے۔

اس کتاب میں مسمریزم ٹیلی پیتھی ہپناٹزم کے فن کو سیکھنے والوں کیلئے قدم قدم پر



راہنما اصول وضع کیے گئے ہیں اوراس کتاب کو اتنا آسان اپنے قارئین کے لئے بنادیا گیا ہے کہ ان کو سمجھنے میں کسی بھی قسم کی کوئی مشکل درپیش نہ ہو یہ کتاب بڑی جامع ہے۔اس میں بندہ نے پوری کوشش اور دلائل کے ساتھ ان علوم کے بارے میں روشناس کرانے کی کوشش کی ہے ان علوم کی حقیقت تو اپنی جگہ درست ہی صحیح مگر بہت سے یورپین ممالک ان علوم کو اپنا ہی کسب وکمال سمجھ بیٹھے تھے اور اسکا غلط استعمال کرنے لگے تھے اور اپنی ذہنی اختراع کو درست قرار دیتے تھے حالانکہ یہ علوم روحانیت کی ایک معمولی سی جھلک ہے۔

ہمارے پیغمبران اسلام نے تو بڑے بڑے معجزے دکھادیئے اولیاء کرام نے ایسی ایسی کرامات دکھادیں کہ انسانی عقل حیران ہو کر رہ گئی۔ حقیقت میں روحانیت اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی طاقت کا نام ہے تو بندہ کا مقصد جبھی پورا ہوگا جب قارئین کرام اس کو پڑھ کر مستفید ہوں گے اور اپنے فیصلے سے آگاہ کریں گے کہ یہ کتاب طالبین کے لئے راہنمائی اصول پر اثر اور پر تاثیر ہیں تو پھر بندہ گنہگار رو کے حق میں ہاتھ اٹھا کر دعا کریں گے تو مقصد پورا ہو جائے گا امید واثق ہے کہ قارئین کرام میری اس گذارش کو ضرور مان لیں گے۔شکریہ

اللہ والے دیتے تو ہیں سب کچھ
مگر جانچنے کے بعد دیتے ہیں سب کچھ

آپ کی دعاؤں کا طلب گار

شوکت علی شاکر قادری

اسلام پورہ سکھ نہر شالامار ٹاؤن، لاہور

0307-4917497

مسمریزم

Mesmerism

لفظ مسمریزم مسمر سے نکلا ہے۔

بانی مسمریزم جرمن طبیب: جس کا نام مسمر فرانز تھا۔

پیدائش: 1736ء کو قبضہ سٹین میں پیدائش ہوئی تھی۔

تعلیم: وی آنا یورنیورسٹی میں تعلیم حاصل کی۔

مقالہ: دوران تعلیم ستاروں کے مقناطیسی اثرات کے بارے میں جو انسانوں پر پڑے تھے تحریر کیا۔

علاج: تعلیم کے بعد انسانوں کے امراض کا علاج مقناطیسی قوت سے کرنے کا دعویٰ کیا کیونکہ یہ سمجھتا تھا کہ مقناطیسی مادہ سے علاج کیا جاسکتا ہے یہ مادہ بڑی قوت کا مالک ہے۔

موسیقی: موسیقی میں اس کو بڑی دلچسپی تھی اور موسیقی کا بڑا ماہر سمجھا جاتا تھا۔

1778ء میں مسمر پیرس میں چلا گیا جہاں اس نے بڑے عجیب وغریب طریقہ سے لوگوں کا علاج کرنا شروع کر دیا اور اس کی وجہ سے وہ بڑا مشہور ہوگیا۔

1784ء میں ڈاکٹروں اور لوگوں نے اس کی بڑی مخالفت شروع کر دی تو مسمر وہاں سے پریشانی کے عالم میں چلا گیا اور اپنی باقی زندگی خاموشی سے گزاری۔

یہ علم روحانیت کی معمولی سی شاخ کہلاتی ہے۔

روحانی قوت...... کشف...... ٹیلی پیتھی

مسمریزم کی تعریف

اس کی تعریف کرنا کوئی معمولی بات نہ ہے بلکہ بہت لمبی چوڑی ہے۔ ماہرین مسمریزم نے اس کی بہت سی تعریفیں بیان کی ہیں سب تعریفوں کو بیان کرنے سے بندہ قاصر ہے صرف اور صرف تھوڑا بہت انکا لب لباب بیان کیا جاسکتا ہے۔ وہ یہ کہ علم مسمریزم جو انسان کی روحانیت سے تعلق رکھتا ہے اور بہت ہی پرتاثیر علم ہے۔

مسمریزم کا درجہ اعلیٰ ہے اس سے ایسے کام لئے جاسکتے ہیں جو ناممکن ہوں ہر کام اس کے ذریعہ سے کیا جاسکتا ہے اور کوئی ایسا مقصد نہیں جو حل نہ ہوسکے۔

مسمریزم ایک بڑی زبردست قوت ہے جس کا کوئی شے بھی مقابلہ نہیں کرسکتی یہ ایک بڑا کرشمہ ہے اور اس کی تاثیر اٹل ہے کیونکہ یہ طاقت الٰہی اور کرامات وکشف کی کنجی ہے یہ علم تسخیر ہے اور پیش گوئی کرنے کا ذریعہ ہے یہ دنیا مافیا کا راز جاننے کا علم ہے کامیابی کا زینہ ہے اللہ تعالیٰ کی ذات میں گم ہو جانے اور فنا ہو جانے کا طریقہ ہے اس سے ہر قسم کی راحت خوشی حاصل ہو جاتی ہے۔

مسمریزم اور مخلوق لازم وملزوم ہیں ایک دوسرے کے بغیر کام نہیں چل سکتا کیونکہ روز اوّل سے آخر تک ہے لوگ اس کے گرویدہ چلے آرہے ہیں اور اپنے عقیدہ کے مطابق اس کو حاجت روائی کا ذریعہ مانتے چلے آرہے ہیں ہر ملک اور قوم میں اس کا وجود چلا آرہا ہے۔

مخلوق کائنات پر مقناطیسی اثر

مسمریزم کا نام مسمر کے ہی نام سے منسوب ہوا تھا۔

ہپناٹزم (Hypnotism) جو اب نئی چیز سمجھی جاتی ہے دراصل اسی کے نام کے موسوم ہے۔

مصنوعی خواب: یہ عمل مصنوعی خواب لانے کیلئے کیا جاتا ہے۔ جس سے بعض امراض کا علاج کیا جاسکتا ہے۔

مختلف نام

دنیا کے مختلف ملکوں میں مختلف زبانوں میں مختلف ناموں سے پکارا جاتا ہے۔

☆ انگریزی زبان میں مسمریزم (Mesmerism) کہتے ہیں۔
☆ اردو زبان میں روحانیت کہتے ہیں۔
☆ عربی زبان میں علم الاشراق کہتے ہیں۔
☆ فارسی زبان میں مقناطیس کہتے ہیں۔
☆ لاطینی زبان میں میکنزم کہتے ہیں۔
☆ ہندی زبان میں یوگ ودیا کہتے ہیں۔

ہسٹری مسمریزم

History of Mesmerism

اگر تاریخ کا مطالعہ کیا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ علم بھی بہت دیر سے چلا آرہا ہے اور اس کی کوئی انتہا نہ ہے اگر غور سے دیکھا جائے ہمارے بزرگوں کے پاس یہی علم تھا جو کہ اللہ پاک کی طرف سے عطا ہوا تھا جس کی وجہ سے وہ مختلف کرشمے دکھاتے تھے نظر اٹھا کر دیکھتے تھے تو لوگوں کے دلوں کو بدل دیتے تھے نہ ماننے والوں کو منا لیتے تھے مخلوق خدا کا بھلا کرتے تھے۔ یہ وہ لوگ جو اللہ پاک سے لو لگائے ہوئے تھے اور دنیا کو بے بہا فیض پہنچائے تھے۔ یہ لوگ کسی کو نظر اٹھا کر دیکھ لیتے اپنا لب لگا دیتے اپنے دھوئیں کی خاک دے دیتے تو لوگ صحت یاب ہو جاتے تھے۔

اگر آپ کسی بھی ملک کی تاریخ کا مطالعہ کریں تو پتہ چلتا ہے کہ سب میں مسمریزم ہے اور اس کے ذریعے علاج ومعالجہ ہو رہا ہے۔ اس کی طاقت وتاثیر میں کسی قسم کا فرق نہیں آیا۔

دنیا ایک سٹیج ہے

اس دنیا کی سٹیج پر لاکھوں لوگ آئے اور بڑے بڑے کمالات دیکھا کر چلے گئے۔ ان آنکھوں نے بارہا تاحین عالم کو اپنی بہادری شجاعتوں کے جوہر دکھاتے ہوئے دیکھا۔ شاعروں ادیبوں کو رنگ محفل جماتے ہوئے دیکھا۔ تاحین عالم نے اپنی طاقت سے دنیا میں بڑے بڑے تہلکے مچائے مگر بنی نوع انسانی کو کچھ نہ دے سکے بڑے بڑے ادیبوں شاعروں نے رنگ محفل تو خوب جمایا مگر عملی زندگی میں رنگ نہ بھر سکے۔ دانشوروں نے حیرت انگیز نظریات درپیش کئے مگر وہ بھی انسانیت کی فلاح وبہبود کیلئے کوئی عملی نمونہ پیش نہ کر سکے۔

دنیوی جاہ وجلال کے مالک خطوں اور قبیلوں پر غالب تو آئے مگر دلوں کی دنیا تک رسائی نہ حاصل کر سکے۔ سائنسدانوں نے پانی میں تیرنا فضا میں اڑنا تو سیکھا دیا مگر انسان کو انسان بنا کر اس کرہ ارض پر چلنا نہ سکھا سکے۔

آئیں! ان بزرگوں کا ذکر کریں جنہوں نے انسانیت کی ڈوبتی ہوئی کشتی کو بچایا اور اس دنیا والوں کو اپنے علم وعمل سے سیراب کیا۔ جن کی طفیل دلوں کی دنیا از سر نو آباد ہوئی۔ روح ونفس قلب میں بڑا انکھار پیدا ہوا۔ ان کا عملی نمونہ دیکھ کر یہ کہنے پر مجبور ہو گئے۔ مثل آدم کے گلشن میں بہار وخزان آتی رہی تاریخ آدم وعالم میں انقلابات آتے رہے اور عجیب وغریب نقشے بنتے رہے اور بگڑتے رہے۔

کوئی تو اس نیلگوں آسمان سے پوچھے جس کی وسعتوں میں زمانے کی ہزاروں داستانیں نقش ہیں جس نے قوموں کو بنتے اور بگڑتے دیکھا۔ تہذیبوں کو ابھرتے اور مٹتے دیکھا اولاد آدم کو بنتے اور اجڑتے دیکھا۔ بادشاہوں کو تختوں سے محروم ہوتے دیکھا اور گداؤں کو تاج سجاتے دیکھا بدی کے پرستاروں کو خدا بنتے دیکھا اور پاک بازوں کو خاک وخون میں لت پت دیکھا۔ اے چشم تو داستانوں کی امین ہے۔ ذرا بتا تو سہی تہذیب انسانی بقاء کیلئے کسی کسی کا لہو اور ہڈیاں کام آئیں کسی کسی نے اپنے خون سے آبیاری کی کن کن لوگوں نے اپنے خون سے داستانیں رقم کیں وہ کون تھے جو انسانی لاج نبھانے کیلئے میدان



میں اترے اور بازی جیت کر لے گئے۔ خاک نشین گدی پوش ہی یہ تیرے بندے ہوں گے۔ جو اپنا لہو دے کر انسانیت کو زندگی بخشنے والوں میں سے ہیں۔

لپٹ جاتے ہیں شمشیروں سے بے خوف وخطر عاشق
جنہیں مرنے کا سودا ہو قضا ان کی نگہبان ہے

مسمریزم سے کام لینا

علم مسمریزم جو کہ ایک بہت بڑا علم ہے اس کو لوگوں نے تجربے کر کے بہت کارآمد بنالیا ہے اس کی مدد سے بڑے بڑے کام لئے جانے لگے ہیں۔ پیشگوئیاں کی جارہی ہیں لوگوں کو اپنے اوپر مہربان کر لیتے ہیں اور مختلف امراض کا علاج کیا جانے لگا ہے۔

پہلے اس علم سے اس قدر زیادہ کام نہیں لئے جاتے تھے جتنے کہ آج کل لئے جارہے ہیں کیونکہ انسانی تجربات کا دائرہ وسیع ہوتا چلا گیا اور مسمریزم بھی حاوی ہوتا چلا گیا اور اس کے ذریعے سے ایسے ایسے حیرت انگیز کام لئے جانے لگے کہ انسانی عقل حیران ہونے لگی اور مسمریزم کو کرامات سمجھنے لگے اور اس کی مدد سے کرشمات دکھائے جانے لگے اب تو بہت سے امراض کا علاج بھی کیا جانے لگا ہے۔

انسان ہمیشہ ان باتوں پر عمل کرتا ہے اور ان کاموں کو پسند کرتا ہے جن میں محنت کم ہی کرنی پڑے لیکن محنت کے بغیر کوئی کام نہیں کیا جا سکتا۔

مسمریزم اصل میں ایک عظیم قوت ہے اس وقت کے ذریعہ سے انسان کے جسم کو ہاتھ کو لگا پھونک مار کر اس کی تکلیف کو دور کر دیتا اگر دماغ سے سوچا جائے تو یہ کرامات سے کم نہیں اس کے پیچھے حقیقت میں مسمریزم ہی کام کرتا ہے۔ مسمریزم کی طاقت ہر شخص میں موجود ہے۔

مثال کے طور پر جب ہم کسی کو دیکھتے ہیں یا نظریں ملاتے ہیں تو اپنی طرف کھینچ لیتے ہیں یا فلاں شخص پر نظر پڑتے ہی وہ اس کا گرویدہ ہو گیا۔ یہ مسمریزم کا کمال ہی تو ہے قوت ہر انسان کے جسم میں موجود ہوتی ہے مگر اس کو مسمریزم کے ذریعے سے بیدار کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔

کمالات مسمریزم

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ بنگال کے جادوگر جہانگیر بادشاہ کے دربار میں حاضر ہوئے اور بڑے بڑے کمالات دکھائے ایک جادوگر نے باشاہ سے عرض کی کہ میرا ایک دشمن پر آسمان پر چڑھ گیا ہے میں سیڑھی لگا کر آسمان پر اس کے ساتھ لڑنے کیلئے جا رہا ہوں اور میں اس کو قتل کر کے واپس آ جاؤں گا اور ایک عورت کو بادشاہ کے قریب بیٹھا کر کہنے لگا کہ یہ میری بیوی ہے یہ میری آپ کے پاس امانت ہے اس کو میرے آنے تک اپنے پاس رکھنا۔ اس کے بعد جادوگر نے ایک ڈوری کو آسمان کی طرف پھینکا اس کا ایک سرا غائب ہو گیا پھر اس نے ہتھیار لگا کر اس پر چڑھ گیا اور نظروں سے غائب ہو گیا اور ڈوری ہلنے لگی تھوڑی دیر کے بعد آسمان کی طرف سے خون ٹپکنے لگا اور لوگ حیران ہونے لگے اور ہاتھ پاؤں کٹ کٹ کر زمین پر گرنے لگے اور سر بھی زمین پر آ گرا وہ عورت جو بادشاہ کے پاس بیٹھی ہوئی تھی چلا چلا کر رونے لگی کہ یہ تو لاش میرے خاوند کی ہے دشمن نے اس کو قتل کر دیا ہے اور اپنے قبیلے کے لوگوں کو کہنے لگی کہ ایندھن وغیرہ لاؤ کہ میں اپنے خاوند کے ساتھ ستی ہونا چاہتی ہوں۔

چتا تیار کی گئی اور اپنے خاوند کے ساتھ چتا کو آگ لگا دی گئی اور دیکھتے ہی دیکھتے راکھ کا ڈھیر بن گئی بادشاہ سمیت اس کو دیکھ کر بہت سخت پریشان ہو گئے۔ تھوڑی ہی دیر کے بعد جادوگر ڈوری کے ذریعے سے آسمان سے اترتا ہوا آ گیا اور بادشاہ کے سامنے پیش ہو کر کہنے لگا کہ میں نے دشمن کو قتل کر دیا ہے اور بادشاہ کو کہنے لگا کہ میری امانت مجھے واپس دی جائے بادشاہ سخت پریشان ہو گیا کہ اس کی بیوی تو ستی ہو گئی ہے اب میں کہاں سے واپس کروں گا اتنے میں چتا سے عورت زندہ و صحیح سلامت چلی آ رہی ہے اور اپنے خاوند کے پاس آ کر کھڑی ہو گئی بادشاہ دیکھ کر بڑا حیران ہوا اس جادوگر کو بڑا انعام و اکرام سے نوازا گیا۔

جادوگروں کا یہ حال ہے تو جو لوگ روحانی قوت رکھتے ہیں ان کی روحانی قوتوں کا کیا حال ہوگا ایسے واقعات سے تاریخیں بھری پڑی ہیں۔

آپ نے کبھی دیکھا ہوگا یا آپ کا کبھی واسطہ پڑا ہوگا ایسے لوگوں سے جن کی نظر

مقناطیسی ہوتی ہے آپ غیر ارادہ طور پر ان کے طرف کھینچے چلے جاتے ہیں ان کی مسحور کن نگاہیں آپکے دل میں سما گئی ہوں تو اس وقت دل چاہتا ہے کہ ان کے قریب سے قریب تر ہوتے چلے جائیں۔ دراصل بات یہ ہوتی ہے کہ ہر شخص کے جسم کے اندر اور باہر ایک نور رہوتا ہے یہ اس قدر طاقتور رہوتا ہ کہ اس کی لہریں دور دور تک جاتی ہیں اسی قدر انسان کی شخصیت پر کشش ہوتی ہے اس نور کو مختلف ریاضتوں سے بھی طاقتور بنایا جا سکتا ہے۔

ماہ بینی

ماہ بینی کی ریاضت انسانی دماغ کی سپر قوتوں کو پیدا کرنے میں بڑا اہم کردار ادا کرتی ہیں چاند خصوصیت کے ساتھ حساس لوگوں پر شدت سے اثر انداز ہوتا ہے اس لئے حساس لوگ ماہ بینی کی مشق سے بھرپور فائدہ اٹھا لیتے ہیں۔

من کی دنیا

اللہ تعالیٰ نے انسان کو بے پناہ قوتوں سے نوازا ہے لیکن انسان نوازے جانے والی مخفی قوتوں سے نا آشنا ہے انسان نہیں جانتا کہ اس کے اندر ایک عظیم الشان دنیا موجود ہے جس کا وہ حکمران ہے مختلف ریاضتوں سے ہم اس دنیا کی سیر کر سکتے ہیں اس مخفی رازوں سے واقفیت حاصل کر سکتے ہیں لیکن ہم نے اپنے من کی دنیا کی کبھی جھلک تک نہیں دیکھی۔

اس پر اسرار دنیا کی جھلک دکھانے کیلئے ہم آگے چل کر یوگ آسن کی مشق بھی کریں گے۔

مسمریزم کی طاقت

اس موجودہ سائنسی ترقی یافتہ دور میں بہت سی باتوں کا انکشاف ہوا ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کا بہت ہی برگزیدہ بندہ ہے۔ اگر وہ علم الروح اور علم النفس کے قواعد وضوابط پر عمل کر لے تو اپنے مالک و خالق کا جلوہ اپنے دل اور دماغ اور اپنی روح میں بظاہر دیکھ سکتا ہے مختلف زمانے میں اس کے مختلف نام رکھے ہیں۔

کوئی مقناطیسی قوت کہتا ہے کوئی علم غیب کہتا ہے کوئی تصوف کہتا ہے۔

کوئی کشف و کرامات سے پکارتا ہے۔ بہر حال نام کوئی بھی ہو مسمریزم کے ذریعہ سے انسان بڑے بڑے کام کرسکتا ہے مسمریزم ہر قسم کی تسخیر کا ذریعہ ہے۔

حکما کے مطابق ہر انسان ان تین چیزوں کا مرکب ہے۔

مادہ......عقل......روح

مسمریزم کے ماہرین بھی ان حالتوں کو ہی حاصل کرتے ہیں مگر آخری حالت کم ہی حاصل ہوتی ہے۔ عاملین کہتے ہیں کہ معرفت کی تینوں حالتیں تصور مراقبہ کے ذریعہ سے حاصل ہو جاتی ہیں کیونکہ ان ہی کے ذریعہ سے ایک عامل اپنے جسم دل و دماغ حواس خمسہ ظاہری و باطنی پر قابو پالیتا ہے۔

اس جہان فانی کے اندر ہر شے اپنا ایک اثر رکھتی ہے اور اس وجہ سے دوسری اشیاء کو متاثر کرتی ہے حالانکہ جس شے پر اثر ڈالا جاتا ہے وہ بہت دور ہوتی ہے لیکن ایک بات یاد رکھیں کہ اثر اس شے پر ہی ہوتا ہے جس میں اس کے قبول کرنے کا مادہ ہوتا ہے۔ اسی اصول کے مطابق سورج چاند ستارے جاندار مخلوق پر اثر ڈالتے ہیں۔

حیوانوں میں بھی اثر ہوتا ہے وہ دوسروں پر اثر ڈال سکتے ہیں۔

تعویذ گنڈوں عملوں کے ذریعے سے جنوں بھوتوں کو بس میں کرلیا جاتا ہے۔ جنات کا سایہ اتار دیا جاتا ہے۔ کسی بزرگ نے کسی بیمار آدمی کو پھونک مار کر تندرست کر دیا ان سب باتوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ انسان میں بھی دوسرے انسان اور حیوان کو متاثر کرنے کا مادہ ہوتا ہے۔

مسمریزم کے متعلق ضروری ہدایات

مسمریزم کا عمل کرتے وقت درج ذیل ہدایات پر عمل کریں۔ عمل کرنے سے بہت جلدی کامیابی حاصل ہوسکتی ہے۔

☆ جس کمرے میں عمل کیا جائے اس میں نہ زیادہ گرمی اور نہ ہی زیادہ سردی ہو اور نہ ہی اس کمرے میں شور و غل ہو۔ یہ کمرہ تنہا ہی دور ہونا چاہیے اس میں کسی کا آنا جانا زیادہ نہ ہو۔

☆ معمول پر عمل کرتے وقت اس کا عزیز دوست ساتھ ہو تو زیادہ بہتر ہے۔

☆ معمول کو مشورہ بہت محبت اخلاق سے دینا چاہیے معمول کی سمجھ میں آسکے۔

☆ عامل کوئی ایسی بات نہ کرے جس سے اس کا بھروسہ ختم ہو جائے۔

☆ عامل جب معمول کو متاثر کرلے تو اسے کسی کو چھونے نہ دے۔

☆ عامل اپنے ہاتھوں کو زور سے استعمال نہ کرے۔

☆ عامل اطمینان کو مدنظر رکھے۔

☆ بیدار کرتے وقت عامل کے ہاتھ کی انگلیاں بند اور ملی ہوتی ہیں۔

☆ مقناطیس کی اخراج میں انگلیوں کے پوروں سے کام لیا جاتا ہے۔

☆ ایک معمول کو صرف ایک وقت میں ہی متاثر کرنا چاہیے۔

☆ عامل عمل کے بعد معمول سے خود باتیں نہ کرے بلکہ کسی اور سے کرائے۔

☆ عامل کو معمول کے پہلو میں بیٹھنا چاہیے یا سامنے۔

مسمریزم اور ہپنوٹزم میں فرق

ہپنوٹزم اصل میں انسانی فطرت کے مطالعہ کا دوسرا نام ہوتا ہے جب تک لوگوں میں کسی کو متاثر کرنے اور خود متاثر ہونے کا مادہ رہتا ہے جب تک لوگ اپنی مرضی کے مالک اور دوسروں کی مرضی کے تابعدار ہونے کی حیثیت موجود ہے۔ ہپنوٹزم بھی انسان کے ساتھ ہے ہپنوٹزم ایک خواب کی حالت ہے جو عامل اور معمول کی توجہ کا نتیجہ ہوتی ہے یہ حالت معمول پر اس وقت ہی طاری ہوتی ہے جب عامل کی پوری توجہ ہو۔

مسمریزم اور ہپنوٹزم میں فرق یہ ہے کہ مسمریزم میں معمول کو چند حرکتوں کے ذریعے سے غفلت اور بیداری کے درجے پیدا کر دیئے جاتے ہیں۔

لیکن ہپنوٹزم کے ذریعے چند اشاروں کے معمول میں وہی حالت پیدا کر دی جاتی ہے جو مسمریزم میں کی جاتی ہے مسمریزم کے ذریعے ہر شخص کو متاثر کیا جاسکتا ہے مگر ہپنوٹزم کے ذریعے نہیں کیا جاسکتا۔ مسمریزم میں معمول کی آنکھیں کھلی رہتی ہیں لیکن ہپنوٹزم میں بالکل بند یا تھوڑی بند ہوتی ہیں مسمریزم میں نیند گہری ہوتی ہے ہپنوٹزم میں نیند سے

سستی تھکان پیدا ہوتی ہے۔

مسمریزم کے ذریعے نیند دیر سے آتی ہے لیکن ہپنوٹزم میں جلدی آجاتی ہے۔

ہپنوٹزم کے ذریعے معمول پر تین حالتیں طاری کی جاتی ہیں۔

ا۔سکون مطلق:

جسے بے حس حرکت کہتے ہیں اس میں معمول عامل کی اجازت کے بغیر نہ حرکت کرسکتا ہے اور نہ ہی کوئی عضو ہلا سکتا ہے۔

۲۔وہم یا دھوکہ:

اس میں معمول کی نظر میں کوئی شے ہوتی ہے مگر اصل میں کوئی شے نہیں ہوتی۔

۳۔غلط خیالی:

اس میں غلط خیالی سے ایک چیز کو دوسری چیز کو خیال کرلیا جاتا ہے۔

مسمریزم کی اصلی حقیقت

مسمریزم کی اصل میں حقیقت یہ ہے کہ نہ تو کوئی ٹوٹکہ ہے اور نہ ہی کوئی جنتر منتر ہے اور نہ ہی کوئی سحر ہے جیسا کہ اس کے بارے میں لوگ خیال کرتے ہیں کہ شائد اس کے لئے موکلوں کی ضرورت ہوتی ہے یا پھر جنات وغیرہ کی ضرورت ہوتی یا کوئی چلوں وظیفوں کی ضرورت ہوتی ہے بلکہ یہ تو قوت ارادی کی ایک پرکشش تاثیر ہے۔

فرض کریں کہ مسمریزم کا ایک عامل کہتا ہے کہ میں تم کو سلا دیتا ہوں حالانکہ نیند کا کوئی وقت نہیں ہوتا تم کو نیند آنے لگتی ہے پھر آپ سو جاتے ہیں دراصل بات یہ ہے کہ ایک عامل اپنی قوت ارادی کے اثر سے پورا کرنا چاہتا ہے تو وہ پورا ہو جاتا ہے جبکہ معمول کی طبیعت کے اوپر عامل پورا اثر ڈال چکا ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر کوئی کھیل لے لیں۔ آپ اگر جوڈو کراٹے کو لے لیں تو ماہر بیک وقت کئی کئی پتھر کی سلیں اینٹیں وغیرہ اوپر نیچے رکھ کر توڑ دیتا ہے کیا یہ کوئی جادو ہے۔ دراصل یہ بھی قوت ارادی ہی تو ہے حقیقت تو یہ ہے کہ ہر دل

میں ایک قوت اثر پذیر ہونے اور اثر ڈالنے کی ہوتی ہے اور جس کے اندر ایسی دو طاقتیں یا قوتیں ایک دوسرے کے مقابل ہوتی ہیں ان میں سے اللہ تعالیٰ کے منشا کے مطابق ایک دوسرے سے اثر پذیر بن جاتی ہیں ایک دوسرے پر غالب آجاتی ہیں۔ انسان کے اندر یہ صفت موجود ہو کہ وہ اپنی قوت ارادی سے دوسرے لوگوں کو متاثر کرسکے لیکن متاثر تو وہی کرسکتا ہے جس کو اپنی ذات پر مکمل بھروسہ ہو اور پر اعتماد ہو کسی بھی شخص کو اسی وقت ہی متاثر کیا جاسکتا ہے جب اس کے دل میں کسی بھی قسم کے خیالات نہ ہوں گے اس کا دل ہر طرح کے خیالات سے پاک صاف ہوگا۔ لیکن ایک بات یاد رہے کہ ذی شعور انسان کے مقابلے میں حیوان کو جلدی متاثر کیا جاسکتا ہے کیونکہ اس میں وہ مادہ نہیں ہوتا جو کہ انسان کے اندر دلیلیں دینے کا ہوتا ہے اس لئے وہ جلدی متاثر ہو جاتا ہے۔

مسمریزم کے ذریعہ حاصل ہونے والے کمالات

مسمریزم کے ذریعے سے بہت سے کمالات حاصل ہو جاتے ہیں:

☆ مریض پر ہاتھ پھیرنے سے، پھونک مارنے سے اشارہ کرنے سے توجہ سے دیکھ لینے سے بڑے بڑے مریضوں کا علاج ہوسکتا ہے۔

☆ پیش آنے والی باتیں معلوم ہوسکتی ہیں

☆ پوشیدہ چیزوں کو دیکھا جاسکتا ہے

☆ انسان کو وقتی طور پر بے حس کردیتا ہے

☆ سینکڑوں ہزاروں سال پرانے حالات معلوم کرلینا

☆ انسانوں کے خیالات کو جان لینا

☆ دل کے راز کو جان لینا

☆ اندرونی بیماریوں کو جان لینا

☆ کسی شخص کو غائب کردینا

☆ دوا کے بغیر امراض کو دور کردینا

ملک چین کے اندر مسمریزم

ملک چین کی تاریخ کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ مسمریزم کا بڑا رواج تھا اہل چین کے ہاں اطبا انسانوں کو سلا کر پھونک مار کر ٹھوکر مار کر تندرست کر دیا کرتے تھے۔

جانوروں کو سلا کر ان کی بیماریوں کو دور کر دیا کرتے تھے مختلف طریقوں سے علاج کیا کرتے تھے اور لوگوں کو صحت ہو جاتی تھی۔

یونان میں مسمریزم

یونان میں اکثر طبیب مریض کے عوض کو جہاں درد یا تکلیف ہوتی تھی ملتے تھے تو اس طرح سے مریض بالکل تندرست ہو جاتا تھا۔ ان کا عقیدہ تھا کہ طبیب کے ہاتھ سے شفا مل جاتی تھی۔

یونان میں ایک غار کے اندر ایک آدمی تھا اس سے لوگ جا کر اپنی مشکل بیان کرتے تھے اور وہ وہ جو بات بتا دیتا اس پر عمل کرنے اور ان کو شفا ہو جاتی تھی۔ اس طرح سے یونان میں بھی اس طریقہ علاج کا رواج تھا۔

روم میں مسمریزم

رومیوں میں بھی اس کا عالم رواج تھا اس کے ذریعے سے مریضوں کا علاج کیا جاتا تھا۔ اپنے ہاتھوں سے مریض کے مقام درد یا زخم پر ہاتھ پھیرا جاتا تھا یا پھونک ماری جاتی تھی تو مریض بالکل تندرست ہو جاتے تھے۔

☆ مصر، ایران، ہندوستان میں بھی مسمریزم کا عام رواج تھا اس کے ذریعے سے مریضوں کا علاج کیا جاتا تھا۔

دنیا میں کوئی بھی قوم ایسی نہیں ہوگی کہ جس میں مسمریزم کے ذریعے علاج و معالجہ کا دستور نہ تھا۔

ٹیلی پیتھی Telepathy

ٹیلی پیتھی کا اصل مفہوم دو ذہنوں کے مابین ذہنی رابطہ ہے۔ اگر کسی انسان کے حواس باطنی تیز ہوں تو اس کی یادداشت کے ساتھ ایک باطنی آواز بھی سنائی دیتی ہے کہ کوئی شخص آپ کو بلا رہا ہے کوئی شخص آ رہا ہے۔ کوئی شخص آپ سے کوئی بات کرنے والا ہے اگر باطنی طور پر حساس ہو تو اسکی دل کی بات کا عکس اپنے دل کے اندر معلوم کر لیتا ہے کہ یہ شخص مجھے کچھ کہنے والا ہے۔ اسے ٹیلی پیتھی کہا جاتا ہے۔ یورپن لوگوں میں بھی اب اس کا رواج عام ہو گیا ہے۔ جس طرح ریڈیو، ٹیلی ویژن کے ذریعہ سے ہزاروں میل دور سے آوازیں آ رہی ہوتی ہیں۔ گانے وغیرہ سن رہے ہوتے ہیں۔ طاقت آواز وغیرہ بجلی کے ذریعہ سے ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہو جاتی ہیں اسی طریقہ سے دل کی باتیں اور خیالات بھی حساس اور زندہ دل لوگوں کو معلوم ہو جاتے ہیں۔ مسمریزم ہپناٹزم کے مشاہدوں اور تجربوں سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ انسان میں ایک بہت زبردست قوت موجود ہے اس کی باقاعدہ تربیت اور مشق کی جائے تو اس کے ذریعے سے انسان بڑے بڑے حیرت انگیز کرشمے دکھا سکتا ہے اور بڑے بڑے دانا عقلمند حیران رہ جاتے ہیں اور بڑے بڑے کمالات دکھا کر عوام الناس کے سوچنے پر مجبور کر دیا جاتا تھا کہ ہپناٹزم واقعی ایک بہت قوت ہے۔

ٹیلی پیتھی کا مطلب ہے رابطہ یعنی روحانی رابطہ ایک دور سے سے براہ راست تعلق ہونا۔ اس میں سب سے پہلے انسان کے خیالات کو پڑھ کر اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ وہ کس کیفیت میں کیا سوچ رہا ہے۔ جب یہ اندازہ صحیح ہو جائے تو پھر اپنے خیالات دوسرے کے ذہن میں منتقل کیے جا سکتے ہیں۔ اس سے اگلے مرحلہ انتہائی اہمیت کا حامل ہوتا ہے جبکہ دوسروں کے ذہنوں پر قبضہ کر کے مجبور کیا جاتا ہے کہ وہ آپ کے خیالات کے مطابق کام کریں۔ دل جب کسی دل سے واصل ہوتا ہے ایک ہو جاتا ہے ہزاروں میل کی ساخت فوراً ہی ختم ہو جاتی ہے۔ سامنے ہو جاتا ہے قریب ہو کر ہم کلام کرتا ہے جب تک ایسے نہیں ہوتا۔ ہم نشیں بھی دور ہوتا ہے اور یہ دوری ختم نہیں ہوتی۔

ٹیلی پیتھی کا یہ وہ علم ہے کہ کسی آدمی کے اپنے خیالات دوسرے کے دماغ میں

منتقل کرنے کا خفیہ علم یا عمل کا نام ہے۔ اس علم پر مدتوں سے تحقیق جاری ہے پہلے تو سائنسدان اس کو مانتے نہیں تھے۔ اب تجربے کی بناء پر تسلیم کیا جانے لگا ہے کہ خیالات منتقل کرنے کی طاقت کم وبیش ہر شخص میں پائی جاتی ہے۔

ڈاکٹر وائس نے اپنے تجربات میں ثابت کیا ہے کہ وہ تاش کے پتوں کی ایک گڈی اپنے پاس رکھتا تھا ان پتوں پر چار قسم کے ڈیزائن ہوتے تھے۔ عامل گڈی میں سے ایک ایک کارڈ اٹھاتا اور محض عامل کے چہرے پر نظر ڈال کر ان پتوں کی حقیقت بتاتا جاتا۔

ٹیلی پیتھی کے بارے میں ڈاکٹر سجوک نے بھی تجربے کئے تھے۔

سر ڈبلیو کرکس نے کہا کہ کہ اس علم کی وجہ سے ایک انسان دوسرے انسان تک اپنے خیالات پہنچا سکتا ہے۔

مسلمہ اصول کے مطابق خیالات اور تفکرات اجتماعی دل کی طاقت کو بڑھانے کا موجب ہے اور خیالات کا انتشار دل کی کمزوری کا باعث ہے۔ جب کہ لینز یعنی آتشی شیشہ میں سے جب کبھی آفتاب کی شعاعیں ایک نقطہ پر جمع ہو کر گرنے لگتی ہیں تو اس میں اس قدر حرارت پیدا ہو جاتی ہے جس سے کپڑا وغیرہ جلنے لگتا ہے اور جب وہی شعاعیں منتشر کر کے اور پھیلا کر گزاری جائیں تو ان میں وہ حرارت نہیں رہتی۔ اس لئے ایک ہی نقطہ کی طرف دل لگانا قوت کو بڑھاتا ہے۔

ہندو یوگ والے اور مسمریزم ہپناٹزم والے اپنا تصور توجہ ایک نقطہ پر جمانے کی مشق کیا کرتے تھے لیکن یوگ اور مسمریزم کے طریقہ میں نقطہ کے تصور سے صاحب تصور اپنے موجود سے باہر نہیں جا سکتا۔

ٹیلی پیتھی کیا ہے؟

What is Telepathy?

یہ دنیا کے پراسرار علوم میں سے ہے۔ جس کو بڑی مشکل سے مختلف کتابوں میں سے جمع کیا گیا ہے۔ جو مخلوق خدا کی خدمت اقدس میں حاضر کیا جا رہا ہے۔

۱۔ ٹیلی پیتھی غیر مادی قوت کا نام ہے۔
۲۔ ٹیلی پیتھی کی نفسی قوت رکھنے والے حضرات اپنے مادی وجود کو چھوڑ کر غیر مادی وجود میں منتقل ہو سکتے ہیں۔
۳۔ کشف ٹیلی پیتھی کا سب سے بڑا اور اونچا درجہ ہے۔
۴۔ ٹیلی پیتھی میں نفسی علوم اول نمبر پر ہے۔
۵۔ چھٹی حس جس کو کہتے ہیں اس کا تعلق بھی ٹیلی پیتھی سے ہوتا ہے۔
۶۔ انسان کی اندرونی توانائیاں اور صلاحیتیں اس سے بیدار ہو جاتی ہیں۔
۷۔ دل اور دماغ کی حقیقت کو سمجھ لینا ضروری ہوتا ہے۔
۸۔ ٹیلی پیتھی روحانی علوم کی ایک شاخ ہے اس کا تعلق انسان کی ذہنی اور روحانی قوتوں سے ہوتا ہے۔
۹۔ ٹیلی پیتھی کے ذریعے دوسروں کے خیالات کو پڑھا جا سکتا ہے۔
۱۰۔ ٹیلی پیتھی علم کے ذریعے ماضی و مستقبل کے حالات سے پتہ لگایا جا سکتا ہے۔
۱۱۔ ٹیلی پیتھی کے ذریعے سے دور دراز کی آواز کو سنا جا سکتا ہے۔
۱۲۔ ٹیلی پیتھی کے ذریعے انسان ہر جگہ پر جا سکتا ہے۔
۱۳۔ مسمور کرنے کا فن ٹیلی پیتھی کا حصہ ہے۔
۱۴۔ ٹیلی پیتھی ذہنی ٹیلی گرافی کا نام ہے۔
۱۵۔ ٹیلی پیتھی دوربین سے زیادہ دور دیکھ سکتی ہے۔
۱۶۔ ٹیلی پیتھی کے اثرات ذہن میں ایک روحانی عمل سے پہنچتے ہیں۔
۱۷۔ ٹیلی پیتھی کی لہروں سے جسمانی بیماریوں کا علاج کیا جا سکتا ہے۔
۱۸۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے انسان کو ذہنی قوتیں ملی ہیں جن کے ذریعے کائنات کی تمام چیزوں کو جانا جا سکتا ہے۔
۱۹۔ ٹیلی پیتھی اور غیب والی طاقتیں آپس میں گہرا تعلق رکھتی ہیں۔
۲۰۔ ٹیلی پیتھی بڑی قوت ہے جو شفا دیتی ہے۔
۱۲۔ خیالات کی تصویر کشی کرنا

ٹیلی پیتھی کا علم اور آغاز

یوں تو انسانی ذہن کا مطالعہ صدیوں سے کیا جارہا ہے اس کی وسعتوں کا شمار نہیں کیا جاسکا مگر آج بھی دنیا کے سائنسدان تحقیق کر رہے ہیں اور انسانی ذہن کو مکمل طور پر تسخیر کرنے کی سرتوڑ کوشش کررہے ہیں اور بڑے نئے نئے انکشافات ہو رہے ہیں کہ اگر کوئی شخص کوئی چیز سوچ رہا ہے اور دوسرے کی سوچ کو معلوم کرنے کو ٹیلی پیتھی کہا گیا ہے۔

ماہرین نے جو تحقیق کی ہے اس کے نتیجے میں ہوسکتا ہے ٹیلی پیتھی کا استعمال بھی وائرلیس ٹیلی فون کی طرح عام ہو جائے اس کی حقیقت کو تسلیم کرلیا گیا ہے کہ ٹیلی پیتھی ایک سائنسی علم ہے اس پر مکمل عبور حاصل کیا جاسکتا ہے اور ہر آدمی اس علم کو کامیابی سے سیکھ سکتا ہے لیکن اس کے اصولوں پر عمل بہت ضروری ہوتا ہے۔ بڑی محنت کوشش کرنی پڑتی ہے تب کامیابی حاصل ہوتی ہے اس کے اصولوں کو سمجھ کر مشق کی جاتی ہے لیکن مشق بار بار کرنی چاہیے اور خاص خیال رکھا جائے کہ اس میں کوئی غلطی نہ رہ جائے اور نہ ہی اس کے اصول کو سمجھنے میں غلطی ہو یہ ایسا علم ہے کہ اس میں خود اعتمادی بہت ضروری ہوتی ہے اور اس پر مکمل یقین ہونا بھی بہت ضروری ہوتا ہے۔ ذہنی تربیت بھی لازمی ہوتی ہے اور پھر اس کے بعد عملی تربیت شروع کی جاتی ہے جو کافی مشکل کام ہوتا ہے۔

کتاب تو صرف اصول اور طریقہ کار میں ہی رہنمائی کرتی ہے اسکے بعد سیکھنے والے کی ذمہ داری ہوتی ہے کہ کہاں تک کامیابی حاصل کرتا ہے۔

آج کل اس کے ذریعے سے انسانی ذہن کی برین واشنگ کی جاتی ہے۔

یادداشتوں کو مٹانے کیلئے کوئی دوا نہیں بلکہ ذہنی قوت استعمال کی جاتی ہے ایک ذہن دوسرے ذہن کی تمام باتیں بھلا دینے پر مجبور کر دیتا ہے اور دوسرے پیغامات وصول کر کے اس پر عمل شروع کر دیتا ہے۔

1882ء میں برٹش سوسائٹی فار سائیکک ریسرچ کی بنیاد رکھی گئی اور پھر اس علم پر بڑے بڑے تجربے کئے گئے۔

علم مسمریزم سیکھنے کے بعد بڑے بڑے کام کئے جاسکتے ہیں۔ بڑی بڑی

باتیں سامنے آتی ہیں۔ فقیروں، جوگیوں، سنیاسیوں، مسمرائزروں کے سینوں کے وہ راز جو راز آج تک افشا نہیں ہوئے اس کتاب میں درج کئے گئے ہیں اگر انسان چاہے تو اس پر عمل کر کے مسمریزم کا ماہر بن سکتا ہے۔ مسمریزم ہپناٹزم ٹیلی پیتھی کے ہزاروں کمالات موجود ہیں۔

تحت الشعور اور ٹیلی پیتھی

Sub-Conscious & Telepathy

تحت الشعور کو نیم شعور یا قبل شعور بھی کہتے ہیں۔

تحت الشعور میں ذہن کا وہ حصہ لیا جاتا ہے جس میں ماضی حال کے زمانے کی یادوں کو محفوظ کیا جاتا ہے اور پھر جب چاہیں ان کو قوت ارادی کے ذریعے سے شعور میں لا سکتے ہیں۔

تحت الشعور واقعات انسان کے اپنے بس میں ہوتے ہیں جب چاہے ان کو شعور میں لا سکتا ہے یادداشت کا تعلق تحت الشعور سے ہوتا ہے۔

تحت العشور شعور کو ضروری مواد فراہم کرتا ہے اس طرح یہاں ماضی حال میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ تمام تحت الشعوری واقعات پہلے شعوری ہوتے ہیں اور پھر تحت الشعوری بنجاتے ہیں۔

تحت الشعور کے لئے بھی مطالعہ بڑا ضروری ہوتا ہے جتنا کہ شعوری اعمال کا۔

مثال کے طور آپ ایک لیکچر سن رہے ہیں جس میں آپ بڑی دلچسپی لے رہے ہیں اگر آپ کو خود ہی آگاہی ہو رہی ہے اس کا نام شعور ہے۔

شعور آگاہی کا نام ہے اور مطالعہ شعور کی تجربات کی آماجگاہ ہے اور انسان اپنے آپ کو اس کے ماحول کے مطابق ڈھال لیتا ہے اور شعوری حالت کے ساتھ ساتھ جسم کے اندر بھی تبدیلیاں پیدا ہوتی ہیں شعور ہمیشہ بامقصد ہوتا ہے بے مقصد نہیں ہوتا یہ فعل کیلئے تیار کرتا ہے یا پھر روکتا ہے۔

شعور کے دو حصے ہوتے ہیں:

ا۔ ماسکیائی شعور:

جو کسی مخصوص چیز پر توجہ دینے سے پیدا ہوتی ہے۔

مثال کے طور پر میں ایک تحریر لکھ رہا ہوں میری ساری توجہ لکھنے پر ہے تو یہ ماسکیائی شعور کہلائے گی۔

۲۔ حاشیائی شعور:

شعور کا وہ حصہ جس میں ہجابات توجہ کا ربنتے ہیں اور کہیں نہیں بنتے کیونکہ توجہ ہٹ جاتی ہے۔

باطنی مشاہدہ

اس سے مراد یہ ہے کہ مشاہدہ کرنے والا خود احساسات اندرونی کیفیات کے متعلق شعور حاصل کرتا ہے جس سے انسان پر یہ کیفیت طاری ہوتی ہے اس کو دیکھا نہیں جاتا جو اس پر طاری ہوتی ہے اس کو باطنی مشاہدہ کہتے ہیں جس کیفیت کا مشاہدہ کیا جارہا ہو مشاہدہ کرنے والی کی اس کے متعلق معلومات ہو جائے۔ کیفیت کا شعور ہونے کے بعد اسے سمجھنے کیلئے اچھی طرح غور کیا جاتا ہے۔ مشاہدہ کرنے کیلئے کسی ساز و سامان کی ضرورت نہیں ہوتی۔ اسی اصول کے تحت دوسرے شخص کے تاثرات معلوم کیئے جاتے ہیں۔ لاشعوری باتوں کا مطالعہ باطن سے نہیں ہوسکتا کیونکہ انسان کی بہت سے مغالتیں لاشعوری کی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں باطن بینی کے ذریعے بھی مشاہدہ کیا جاتا ہے۔

لاشعور

Unconscious

یہ ذہن کا سب سے بڑا اور بہت زیادہ پیچیدہ حصہ ہوتا ہے اور بہت بڑا ہوتا ہے۔
ہر شخص کا اپنا لاشعور ہوتا ہے اور ہر لاشعور شخص کی زندگی کے ہر لمحے کو کنٹرول کرتا ہے لاشعور خواہشات رجحانات خیالات سے بدل کر بنتا ہے۔

تحت الشعور اور لاشعور کی حدیں ایک دوسرے سے ملتی ہیں اور تمام لاشعوری واقعات پہلے سے تحت الشعور میں رہتے ہیں اور وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ لاشعور کی گہرائیوں کا حصہ بن جاتے ہیں تحت الشعور میں ماضی قریب کی یادیں محفوظ ہوتی ہیں تحت الشعور کو اپنے ارادوں سے شعور میں لایا جاسکتا ہے۔

ٹیلی پیتھی اور لاشعوری ذہن

Telepathy & Unconcious Mind

ٹیلی پیتھی کی بڑی دلچسپی نے لاشعوری ذہنی اعمال دریافت کر لینے سے بہت بڑا کارنامہ سرانجام دیا ہے اس لئے اس کی وضاحت کرنا بہت ضروری ہے کیونکہ لاشعور کی حقیقت معلوم کرنے سے پہلے ذہن اور دوسرے حصوں شعور اور تحت الشعور کی بھی ضرورت ضروری ہے۔

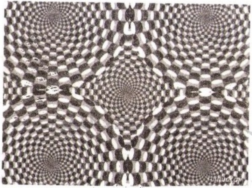
ذہن:

دماغ کے وہ افعال اور اعمال جن کا تعلق ادراک احساس ارادیت سے ہوتا ہے
ذہن ایک غیر مادی شے ہے اور دماغ ذہن کا آلہ ہوتا ہے۔

شعور......تحت الشعور......لاشعور

ذہن ایک آلہ ہے اس کے اندر شعوری لاشعوری حرکی ہوتی ہے چاہے انسان کو پتہ نہ ہو اس کے اندر ہزاروں خواہشات موجود ہوتی ہیں۔

ذہن ایک غیر مادی شے ہے۔
ذہن ایک ایسی طاقت ہے جو ہمارے افعال کی ذمہ دار ہوتی ہے۔
ذہن فعال ہوتا ہے۔
ذہنی کیفیات ذاتی ہوتی ہیں۔
جس چیز کا تعلق ذہن سے ہو وہ تصوراتی ہے۔
ذہنی افعال بامقصد ہوتے ہیں۔



شعور

شعور کا مطلب ہوتا ہے متوجہ ہونا، جن سے انسان باخبر ہو یا بے خبر ہو سکتا ہے اسے شعور کہتے ہیں۔

شعور کامل

جب انسان ٹیلی پیتھی کے اس علم کو پوری توجہ کے ساتھ پلکیں جھپکائے بغیر نظریں جما دیتا ہے تو پھر رفتہ رفتہ عملی شعور کی رو معطل ہو جاتی ہے اور پھر لاشعوری شروع ہو جاتی ہے اور تمام کرشمے اس سے پیدا ہونے شروع ہو جاتے ہیں مرکزی نقطہ جس سے پر نظر جما کر عمل کرنا ہے اس میں بڑی اہمیت ہوتی ہے اور وہ نقطہ شعوری عمل بڑا محیط اور پیچیدہ ہوتا ہے۔ کسی چیز پر کام توجہ دینے سے ہی شعور کامل پیدا ہوتا ہے۔

ٹیلی پیتھی اور محنت

دنیا کے اندر رہتے ہوئے محنت کی بڑی اشد ضرورت ہوتی ہے محنت کے بغیر زندگی نامکمل ہوتی ہے کیونکہ محنت سے ہی انسان عظیم بن سکتا ہے۔ محنت ہی تو ایک ایسی شے ہے جو زندہ قوموں کی نشانی ہوتی ہے۔ محنت ایسی ذہنی یا جسمانی کاوش کا نام ہے۔ جو کسی معاوضہ یا کوئی چیز حاصل کرنے کیلئے کی جائے یا پھر کسی خاص مقصد کیلئے کی جائے۔

محنت میں بڑی صلاحیت ہوتی ہے جو انسان کو ایک مقام سے دوسرے مقام تک پہنچا دیتی ہے کیونکہ محنت کسی بھی شعبے میں کی جائے وہ ضرور رنگ لاتی ہے۔ یونانی دانشوروں کے اقوال ہیں کہ محنت کے سامنے کوئی چیز ناممکن نہیں ہوتی لیکن امید واثق ہے کہ آپ محنت کر کے اس علم کو حاصل کرنے کی پوری پوری کوشش کریں گے۔

ٹیلی پیتھی اور معیار

معیار سے مراد وہ بنیاد یا ذریعہ جس سے کسی چیز یا عمل کی خاصیت کو جانچا جاتا

ہے چونکہ صداقت اچھائی انصاف خوبی لہٰذا ان کے جانچنے اور پرکھنے کے معیار بھی موجود ہیں۔

دنیا کے اندر رہتے ہوئے انسان جو بھی کام کرتے ہیں اس کا بھی ایک معیار ہوتا ہے اگر کسی بھی کام میں معیار نہ ہو وہ نا قابل قبول ہوتا ہے۔

اگر کوئی دوا کی فیکٹری لگائی جائے تو اس کا بھی معیار ہوتا ہے اس میں معیار کو چیک کیا جاتا ہے اگر معیاری دوا نہ ہو تو اسے غیر معیاری سمجھا جاتا ہے۔

اگر آپ کوئی بلڈنگ بناتے ہیں اگر اس میں مٹریل صحیح استعمال نہ کیا گیا ہو تو وہ بلڈنگ خطرناک ثابت ہوگی اور وہ غیر معیاری سمجھے جائے گی۔

اسی طرح ٹیلی پیتھی میں صحیح طریقہ سے محنت نہیں کریں گے اور اس کے بتائے ہوئے اصولوں پر صحیح پر عمل نہیں کریں گے تو یہ سب غیر معیاری ہوگا جس میں کامیابی حاصل نہیں ہو سکتی کیونکہ یہ غیر معیاری ہے اس لئے ہر کام میں معیار کا ہونا ضروری ہوتا ہے معیار کے بغیر کوئی کام صحیح نہیں ہوتا۔

سپر فزیکل قوت

یہ وہ معجزاتی قوت ہے جو اپنے مادی وجود کو چھوڑ کر غیر مادی یا روحانی وجود میں منتقل ہو کر غیر فانی کام کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے جس سے ہزاروں لاکھوں ناممکن کام بڑی آسانی سے ممکن بنائے جا سکتے ہیں۔ یہ قوت انسانی کی زندگی کے ٹیڑھے پن کو درست کر دیتی ہے اور یہ قوت روحانی ارتقاء میں اعلیٰ مقام حاصل کر کے اپنا فریضہ انسانی خدمت سرانجام دیتی ہے۔ مختلف ماہرین، سائنسدان، ڈاکٹر فلاسفر، نفسیات کے ماہر اس کی اپنے اپنے انداز میں تعریف بیان کرتے ہیں۔ فزیکل قوت اسی وقت کام کرتی ہے جب دماغ تازہ ہو۔ ارادے مضبوط ہوں۔ خواہشات ایک جیسی ہوں لاشعور کی جانب سے بے جا مداخلت نہ ہو کائناتی شعور سے آپ کے شعور کا رابطہ ہو۔

ٹیلی پیتھی میں قوت ارادی اور قوت یقین کی اہمیت

کائنات کی ہر مخلوق چاہے جاندار ہو یا بے جان اس بات کی دلیل ہے کہ سب مالک کائنات کی ہی تخلیق ہے اور اسی کی تعریف میں لگی ہوئی ہے اور وہ یہ کہتی ہے کہ ہمارا خالق رب العالمین ہے یہ سب اسی کی دی ہوئی طاقت ہے جس سے ہم اپنے روزمرہ کے کام کاج کرتے پھرتے ہیں۔ اس کی طاقت کے بغیر دنیا کا کوئی کام نہیں ہو سکتا۔ اللہ تعالیٰ نے جہاں انسان میں بے شمار خوبیاں عطا کی ہیں ان میں سے ایک نمایاں خوبی صلاحیت قوت ارادی بھی ہے جو کہ ہر شخص میں موجود ہوتی ہے۔

قوت ارادی ایک ایسی چیز ہے جس کا انسان خود بھی اندازہ نہیں کر سکتا۔ یہی تو ایک ایسی قوت ہے جس نے تاریخوں میں مختلف ناموں کو زندہ رکھا۔

محمد بن قاسم، طارق بن زید، خالد بن ولید، سلطان صلاح الدین ایوبی جیسے لوگوں سے تاریخ کی کتابیں بھری پڑی ہیں۔ اگر انسان اپنی صلاحیت کو بروئے کار لائے تو صحت مند بھی رہ سکتا ہے اور کمزور انسان بھی طاقتور بن سکتا ہے۔ قوت ارادی کا صحیح استعمال کرنے سے انسان بڑی سے بڑی کامیابیاں حاصل کر لیتا ہے۔ قوت ارادی اور یقین پر کام کر کے انجام کا نتیجہ ہوتا ہے۔ قوت ارادی اور قوت یقین دونوں لازم و ملزوم ہیں۔ جب بھی کوئی انسان کام کرتا ہے تو قوت یقین ہی اس کو پایہ تکمیل تک پہنچاتی ہے اس کے بغیر کوئی کام نہیں ہو سکتا اگر ارادے مضبوط ہوں گے تو ہر کام ہوگا۔ اگر ارادہ مضبوط نہ ہوگا تو کوئی کام بھی نہیں ہو سکتا۔ جتنی بھی قسم کی قوت پائی جاتی ہے وہ قوت ارادہ ہے اگر ارادہ کوئی چیز ہے تو وہ ایک طاقت ہے جو ان قوتوں کے عمل کی ہدایت کرتی ہے جو جسم کے اندر ہے اور یہ بھی ممکن نہیں کہ جسم کا کوئی بھی حصہ قوت کا اثر قبول کئے بغیر ہدایت کے تابع ہو اگر ہم کو یہ معلوم ہو جائے کہ چھوٹی سے چھوٹی قوت بھی ارادت سے پیدا ہوتی ہے تو اس کے سوا قوت اور کوئی بھی وسیلہ سبب نہ یہ ہمیں یہ ماننا پڑے گا کہ ہر قسم کی قوت ارادی ہوتی ہے۔

ٹیلی پیتھی کے علم میں جو قوت سب سے زیادہ اہم کردار ادا کرتی ہے وہ انسان کی قوت اور قوت یقین ہی تو ہے قوت ارادی کے بغیر علم ٹیلی پیتھی پر نہ تو عبور حاصل کیا جا سکتا

ہے اور نہ ہی انسان اپنے مقاصد کی تکمیل پاسکتا ہے۔ جب تک ایک ہپناٹسٹ میں قوت ارادی کی صفت نہ ہوگی وہ اپنے معمول کو اچھی طرح سے کام کرنے کی تلقین نہ کرسکے گا۔

انسان برقی مشین ہے

اللہ تعالیٰ نے انسان کو بہت ہی خوبصورت بنایا اگر اس کی ساخت پر غور کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ یہ جسم ایک مشینری ہے۔ دو نتھنے دو کان دو آنکھیں دو ہونٹ دو جبڑے دو ہاتھ حواس خمسہ دو قسم کی بجلی کی تاروں کو انسانی دل اور دماغ تک پہنچنے کی گذرگاہ بنے ہوئے ہیں جس میں مختلف برقی تاروں کے ذریعہ سے مختلف قسم کی بجلیاں آتی ہیں۔ یہ مشین کسی خاص مقصد کیلئے بنائی گئی ہے۔ یہ مشینری یعنی نفس کی زندگی کا مقصد اپنے وجود کیلئے غذا حاصل کرنا اس کی حفاظت کرنا علم حاصل کرنا اس دنیا کے اندر سے انسان بکثرت مل جاتے ہیں مگر کچھ ایسے انسان بھی ہیں جن کے اندر روز ازل سے ملکوتی طاقت رکھ دی گئی ہے جیسا کہ قرآن میں ہے کہ انسان بشر نہیں بلکہ یہ تو نرا پاکیزہ فرشتہ ہے اللہ تعالیٰ کی عبادت اطاعت ذکر انسانوں کی قوت بن جاتی ہے لیکن اس کے برعکس بدبخت انسان سے حیوان اور حیوان سے شیطان بن جاتے ہیں۔ نیکوں کا کنکشن باطنی پاور ہاؤس سے ملا ہوتا ہے اور بروں کا شیطانی پاور ہاؤس سے کنکشن ملا ہوتا ہے۔

ٹیلی پیتھی کی جادو سے تشبیہ

آج سے ہزاروں سال پہلے بھی انسانی ذہنوں کو تسخیر کیا جاتا تھا اور پھر یہی نہیں بڑے بڑے قلعوں کو تہس نہس کر کے رکھ دیا جاتا تھا لوگ ان سے ڈرتے تھے کہ یہ بہت بہادر جری انسان ہیں یا پھر ان کو جن و بھوت سمجھتے تھے کہ ان کے مقابل کوئی دوسری چیز نہ ہے تو لوگ اسے جادوگر سمجھتے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو عقل سلیم سے نوازا ہے جس کے ذریعہ سے وہ بڑے بڑے حیرت انگیز کارنامے سرانجام دیتا چلا آرہا ہے۔ انسانی ذہن پر صدیوں سے تحقیق ہوتی چلی آرہی ہے شاید یہ تحقیق رہتی دنیا تک جاری ہے۔ نئے نئے انکشافات ہو رہے ہیں اور ہوتے بھی رہیں گے۔ آج کے اس ترقیاتی سائنسی دور نے بھی تسلیم کیا ہے کہ

انسان ہزاروں لاکھوں میل دور بیٹھ کر بھی کوئی عمل یا کام کرتا ہے تو اس کو معلوم کیا جاسکتا ہے کہ وہ کیا کر رہا ہے اور اس کی سوچ کو بھی معلوم کیا جاسکتا ہے۔

سائنس تو ایک تجرباتی علم کا نام ہے۔ جس کے ذریعہ سے ہر چیز کے متعلق جانا اور سمجھا جاسکتا ہے۔ سب سے پہلے جب مسمر نے انسانوں کے ذہنوں کو مسخر کرنے کا عمل کیا تو لوگ اس کو جادوگر کہنے لگے۔

قوت تسخیری انسان میں ہمیشہ سے ہی موجود تھی جس سے انسان نے بڑے بڑے فائدہ اور نقصان بھی کئے ہیں اگر انسان اپنے اندر کی جنسی قوت کو ضائع نہ کرے تو بہت بڑے بڑے فائدے حاصل کرسکتا ہے انسان اپنے ذہن کو روشن کرسکتا ہے اس میں جنسی قوت کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔ ٹیلی پیتھی کی تربیت حاصل کرنے کیلئے سب سے پہلے جنسی جذبہ پر قابو پانا ضروری ہوتا ہے۔

ٹیلی پیتھی کو علم تصور کرنا ضروری ہے

ٹیلی پیتھی کو ایک علم سمجھنا بہت ضروری ہوتا ہے کچھ لوگ اس کو مشغلہ سمجھتے ہیں مگر اس طرح سمجھنے سے یہ حاصل نہیں ہوتا جب تک ٹیلی پیتھی کو ایک علم تصور کیا جائے جس طرح دوسرے علم سمجھے جاتے ہیں اور ان کو سمجھا جاتا ہے بڑی توجہ کے ساتھ وہی طریقہ اس پر بھی استعمال کیا جانا ضروری ہے۔ ٹیلی پیتھی ایک فن ہے اس کو فن کی ہی حیثیت سے تسلیم کرنا اور سیکھنا چاہیے۔

مثال کے طور پر ایک تیراک دریا میں نہانے کے لئے جاتا ہے اس کو احساس اور یقین ہوتا ہے کہ میں ڈوبوں گا نہیں وہ بے خوف دریا میں اتر جاتا ہے۔ لیکن جو تیرنا نہیں جانتا وہ پانی سے ڈرے گا اور پانی میں نہیں جائے گا۔

لیکن ایک بات یاد رکھیں کہ تیراکی کا فن وہ لوگ جلد جلد سیکھ لیتے ہیں جن کو ڈوبنے کا خوف نہیں ہوتا اسی طرح سے ٹیلی پیتھی میں وہ لوگ بہت جلد کامیاب ہوجاتے ہیں جن کو ناکام ہونے کا خوف نہیں ہوتا۔

روحانیت اور ٹیلی پیتھی

اللہ تعالیٰ نے انسان کو عقل سلیم عطا فرمائی ہے اور اشرف المخلوقات بنایا ہے اور ایسے ایسے گوہر سے نواز رکھا ہے کہ وہ کائنات کی ہر چیز کو تسخیر کر سکتا ہے اور پوشیدہ چیزوں کو بھی جاننے کی صلاحیت رکھتا ہے اور کچھ ایسی چیزیں بھی ہیں جن کو جاننے کی صلاحیت نہیں رکھتا جو اللہ تعالیٰ نے اپنے اور انسان کے درمیان پردہ میں رکھی ہیں انسان نے علوم حاصل کر کے دنیا کو حیران کر دیا۔

روحانیت، عملیات، حاضرات، جادوگری ان سب کا تعلق پوشیدہ علوم سے ہے جو انسان اپنے اندر پوشیدہ قوت سے حاصل کر سکتا ہے۔

ظاہری نگاہ کا دیکھنا کچھ اور ہے اس کا تعلق مادی اشیاء سے ہوتا ہے۔ قلبی نگاہ کا دیکھنا کچھ اور ہوتا ہے اس کا تعلق عام انسان کے فہم سے باہر ہوتا ہے۔

نفسیات کا تعلق شعور و تحت الشعور سے ہے جو روحانیت کا مقام عطا کرتی ہے روحانیت میں سائنس کا کافی تعلق ہے اور اسی کی وجہ سے یہ علم ترقی کرتا جا رہا ہے۔ جس کو ہزاروں لوگ سیکھ کر اس سے خدمت خلق کر رہے ہیں۔

مکاشفہ عربی کا لفظ ہے۔ مادہ کشف یعنی غیبی باتوں کا معلوم ہو جانا۔

ریاضت اور مجاہدے سے کشف حاصل ہو جاتا ہے آنے والے وقت کی ایک جھلک سی دل پر منعکس ہو جاتی ہے کشف دو طرح کا ہوتا ہے۔

ایک تزکیہ نفس کے بعد حاصل ہوتا ہے اس سے صرف دنیا کے امور حالات کا علم ہوتا ہے اس صورت میں عام لوگوں کو بھی ریاضت مجاہدے سے حاصل ہو جاتی ہے۔ دوسرا کشف تصفیہ قلب کے بعد حاصل ہوتا ہے اس سے عالم تجلیات اسرار الٰہی ہوتا ہے یہ کشف اعلیٰ درجے کا ہوتا ہے۔

ٹیلی پیتھی میں مکمل ذہنی یکسوئی

ٹیلی پیتھی میں ذہنی یکسوئی بہت ضروری ہوتی ہے جو اس کی بنیاد یکسوئی پر قائم ہے



جو بھی شخص اپنے اندر قوت پیدا کر لیتا ہے وہی شخص کامیاب و کامران ہو جاتا ہے کیونکہ جن کاموں کا تعلق ذہن کے تخلیقی حصوں سے ہوتا ہے اس وقت تک انجام کو پا نہیں سکتے جب تک پوری طرح ذہنی یکسوئی پیدا نہ کر لی جائے کیونکہ یہ کام اتنا آسان کام نہیں جتنا مشکل کام ہو گا اتنا ہی اس کے لئے زیادہ یکسوئی توجہ کی ضرورت ہو گی جب تک مکمل یکسوئی نہیں ہو گی انسان اپنے مقاصد میں کامیاب نہیں ہو سکتا۔ اس لئے کہ دماغ کی منتشر قوتیں کام میں مزاحمت کرتی ہیں۔ دنیا کے اندر وہی لوگ کامیاب ہوتے ہیں جو اپنے کام میں مکمل توجہ یکسوئی دل جمی سے کام کرتے ہیں کیونکہ جب تک کسی بھی شخص کو اس چیز میں مکمل توجہ یکسوئی دل جمعی سے کام کرتے ہیں کیونکہ جب تک کسی بھی شخص کو اس چیز میں مکمل دسترس حاصل نہ ہو وہ کوئی دوسرا کام نہیں کر سکتا۔ دماغی قوتوں کو منتشر ہو جانا بہت نقصان دہ ہوتا ہے انسان جو بھی کام کرنے کی کوشش کرتا ہے وہ نجانے سنوارنے کے بگڑ جاتا ہے ذہنی انتشار کی وجہ سے آپ کچھ بھی سوچ نہیں سکتے اور نہ ہی مکمل ذہنی یکسوئی کے ساتھ کوئی کام کر سکتے ہیں انسانی شعور تو کبھی بھی اپنے فرائض سے غافل یکسوئی کے ساتھ کوئی کام کر سکتے ہیں۔ انسانی شعور تو کبھی بھی اپنے فرائض سے غافل نہیں رہتا۔ وہ جس کام میں بھی لگ جاتا ہے اگر آپ بھی اس مقصد میں نمایاں کامیابیاں حاصل کرنا چاہتے ہیں تو پوری لگن کے ساتھ مکمل ذہنی یکسوئی حاصل کرنے کیلئے مشقیں کرنا پڑیں گی۔ اس میں دماغی قوتوں میں بے پناہ اضافہ ہو جاتا ہے اور انسان کے اندر ایک بڑی عجیب قسم کی تبدیلی پیدا ہو جاتی ہے۔

مشقوں کی وجہ سے اکثر لوگ تھک جاتے ہیں اور دل برداشتہ ہو جاتے ہیں ایسے لوگوں کو ذہنی یکسوئی حاصل کرنے کیلئے سب سے پہلے ضروری عمل یہ کرنا چاہیے کہ وہ سب سے پہلے گہرے گہرے سانس لینے کی مشق کریں کیونکہ انسان کے جسم میں آکسیجن داخل ہوتی ہے جس کی وجہ سے توانائی بڑھ جاتی ہے اس میں زیادہ محنت و مشقت بھی نہیں کرنی پڑتی اگر آپ تھک بھی گئے ہیں تو آپ فرش پر سیدھے چت ہو کر لیٹ جائیں اور سانس کو روک لیں اس کے بعد پھر سانس کو خارج کریں پھر گہرے سانس لیں اور پھر سانس کو روک لیں یہ عمل بار بار دہرائیں تو اس عمل سے آپ کے جسم میں توانائی پیدا ہو جائے گی۔

ٹیلی پیتھی میں دروں کا بینی کا عمل

جب انسان اپنے شعور کی مدد سے اپنی ہی دماغی کیفیات اور حالتوں کو سمجھنے کی کوشش کرتا ہے تو دروں بینی کا عمل شروع کرتا ہے یہ غور و خوض اور کانٹ چھانٹ کے اندرونی احساس کا متبادل ہوتا ہے۔

دروں بینی کی دو حالتیں ہیں:

۱۔ شعوری حالتوں کا براہ راست مشاہدہ اور تجزیہ جبکہ وہ حالتیں ذہن میں واقع ہوں۔

۲۔ ذہن پر زور دے کر گذرے ہوئے واقعات کو یاد کرنا۔

یورپ کے ڈاکٹر زویمر کا کہنا

ڈاکٹر زویمر حضرت بابا گلشن یکتاشیؒ کے بارے میں لکھتا ہے کہ اس بزرگ کے مزار پر مسلمانوں اور عیسائیوں کا ایک بہت بڑا میلہ لگا رہتا ہے لوگ اپنی مرادیں حاصل کرنے کیلئے آتے ہیں۔ ان کے مزار کے قریب ایک چشمہ ہے جس کے پانی کو لوگ استعمال کرتے ہیں اور اس میں شفا پائی جاتی ہے۔

بزرگ بابا کے پاس اگر کوئی مریض لایا جاتا ہے تو آپ اس کو ہاتھ پھیر دیتے اور وہ بالکل تندرست ہو جاتا تھا۔

مریض کو لٹا کر اس پر دم کرتے تو مریض تندرست ہو جاتا تھا۔

اگر کسی کو تعویذ لکھ کر دے دیتے اور وہ اپنے بازو پر باندھ لیتا اس پر تیز دھار آلہ بھی اثر نہیں کرتا تھا آپ کے متعلق یہ بھی مشہور تھا کہ آپ کسی کی طرف گھور کر دیکھ لیتے تو وہ شخص بیہوش ہو جاتا تھا۔ مسمریزم اور ہپناٹزم کے دامن میں جو کچھ بھی ہے وہ سب بزرگوں کے طفیل میں سے ہے۔

خیالات اور ٹیلی پیتھی

ہر انسانی ذہن کے اندر خیالات ضرور ہوتے ہیں۔ انسانی ذہن خیالات سے

خالی نہیں ہوتا۔ خیالات کے ذریعے سے ہی انسانی زندگی رواں دواں ہے۔ خیالات سے ہی زندگی کا دارومدار ہے۔ خیالات دو طرح کے ہوتے ہیں:

۱۔ اچھے خیالات ۲۔ برے خیالات

یہی خیالات آگے چل کر حقیقت کا روپ دھار لیتے ہیں۔

مثال کے طور پر پہلے زمانے میں ٹیلی ویژن، ٹیلی فون اور ایک خیال کا تصور کیا جاتا تھا۔ اب آہستہ آہستہ ایک حقیقت کا روپ دھار چکا ہے اور ٹھوس شکل اختیار کر چکا ہے۔

برے خیالات انسانی ذہن میں ضرور آتے ہیں ان کی تکمیل ہو یا نہ ہو۔

ٹیلی پیتھی ذہنی قوت کے استعمال کا علم ہے۔ جس طرح کمپیوٹر یاداشتوں کو محفوظ کر لیتا ہے پھر ان کو ظاہر کرتا ہے۔ بالکل اسی طرح انسان کا ذہن بھی خیالات کو موصول اور ارسال کرتا ہے اگر کسی کو یہ علم حاصل ہو جاتا تھا تو اسے فقیر درویش مانا جاتا تھا لیکن ابھی تک یہ علم اپنے عروج پر نہیں پہنچا لیکن اس علم پر بہت سی ریسرچ ہو رہی ہے ایک نہ ایک دن ٹیلی پیتھی کا استعمال بھی دوسرے علوم کی طرح عام ہو جائے گا۔

جیسا کہ افریقہ میں آج بھی بہت سے ڈاکٹر جادو کے ذریعے علاج و معالجہ کر رہے ہیں۔

انسان کے ذہن کی تصویر کشی ممکن ہے اس پر بھی تجربہ کیا گیا ہے۔ ایک شخص کیمرے کی طرف دیکھتا ہے اور اس دوران کچھ سوچتا رہا اور اس کا عکس کیمرے کی فلم پر بنتا رہا۔ جب پرنٹ مکمل طور پر تیار ہو گیا اس کے ذہن کے ابھرے ہوئے خیالات کی تصویر بن چکی تھی اس طرح سے انسانی خیالات کی تکمیل ہوتی نظر آ رہی ہے اور اس کو تقویت پہنچی ہوئی بھی نظر آ رہی ہے۔ آپ بھی پیغام رسانی اور خیالات کے علم میں مہارت کر سکیں گے۔

اسی طریقے سے ایک شخص دوسرے شخص تک اپنے خیالات آسانی سے پہنچا سکتا ہے یہ نظریہ ہندوؤں میں بھی پایا جاتا ہے۔

مثال کے طور پر جیسے حرارت، بجلی، روشنی، مقناطیسی قوت ہے۔ یہ تمام مادے کی بدلی ہوئی اشکال ہیں۔ توانائی کی لہریں ہیں۔ اسی طریقے سے خیالات بھی لہروں کی شکل میں سفر کرتے ہیں۔ فرق صرف یہ ہے کہ ہم لہروں کو سن نہیں سکتے اور نہ ہی چھو سکتے ہیں سونگھ

نہیں سکتے صرف محسوس کر سکتے ہیں۔

تسخیر خیالات

اس کے لئے یکسوئی کی ضرورت ہوتی ہے جب لوگ کسی خوشی کیوجہ سے بہت زیادہ خوش ہوتے ہیں تو خوشی کی نیلگوں لہریں آپ کے ذہن سے اس طرح نکلتی ہیں جیسے بجلی کے کسی فانوس وغیرہ سے خارج ہوتی ہیں اور چاروں اطراف کو گھیر لیتی ہیں اور پوری کائنات میں بکھر جاتی ہیں اور ہلچل پیدا کر دیتی ہیں اور ایک دوسرے سے تعلق قائم کر لیتی ہیں اگر کسی مجلس سے دوسرے شخص کے دماغ سے رنج و غم کی پر اثر لہریں خارج ہوں تو وہ نیلگوں لہروں سے زیادہ طاقتور ہوں تو وہ ان پر غلبہ پا لیتی ہیں تو اس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ وہ پوری مجلس غمگین ہو جاتی ہے اس طرح ایک خیال دوسرے میں ضم ہو جاتا ہے۔

عصبی نظام اور ٹیلی فون

اگر غور سے مطالعہ کیا جائے تو پتہ چلے گا کہ عصبی نظام ٹیلی فون کے نظام کے کتنا قریب ہے اگر کوئی فرق عصبی اور ٹیلی فون میں ہے تو صرف یہ ہے کہ ٹیلی فون انسان کی ایجاد ہے اور عصبی نظام اللہ تعالیٰ کی ایجاد ہے یہ نظام ہر جاندار چیز میں موجود ہوتا ہے اس نظام کی وجہ سے انسان اپنے گردو پیش دیکھتا ہے اور دنیا سے رابطہ قائم کرتا ہے یہ نظام بڑا پیچیدہ ہوتا ہے۔

اعصاب الدماغ کے حصے

Cranial Nerves

اعصاب الدماغ کو ٹیلی پیتھی کی مشقوں کیلئے جاننا از حد ضروری ہوتا ہے ان سے بہت سے فوائد حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ ان کے بغیر ٹیلی پیتھی کے سیکھنے میں کامیابی حاصل کرنا ممکن نہیں۔ اعصاب الدماغ کے بہت سے حصے ہوتے ہیں۔ اور ان کا کام الگ الگ

ہوتا ہے ہم آپ کی سہولت کیلئے ان کی تفصیل درج کر دیتے ہیں جو کہ درج ذیل ہیں:

ا۔اعصاب شامہ:

یہ ناک کے اعصاب ہوتے ہیں اور یہ بو وغیرہ کو دماغ کے بالائی کروں تک پہنچاتے ہیں۔

۲۔اعصاب باصرہ:

یہ اعصاب دماغ کو اشیاء کے نظارے کروانے والے اعصاب ہوتے ہیں۔

۳۔اعصاب حرکت آنکھ:

یہ اعصاب آنکھوں کے عضلات کو قابو رکھتے اور ان کو متحرک کرتے ہیں۔

۴۔ٹروکلر اور ابہڈ وسین:

یہ اعصاب آنکھوں سے حاصل کردہ بصری صورت کو دماغ تک پہنچاتے ہیں۔

۵۔اعصاب ثلاثی وجہی:

یہ اعصاب سر کی سطح منہ کی لعابی جھلی اور دانتوں وغیرہ کے احساسات کا دماغ کے مرکز سے رابطہ قائم رکھنے والے اور نچلے جبڑے کو اعصابی حرکت کے پیغامات سے آگاہ کرتے ہیں۔

۶۔ثلاثی ٹروکلر اور ابہڈ وسین:

ان کا کام آنکھوں سے حاصل کردہ بصری صورت دماغ کو پہنچانا ہوتا ہے۔

۷۔اعصاب وجہی:

یہ اعصاب چہرے اور ذائقہ کے ہوتے ہیں۔

۸۔اعصاب سامعہ:

یہ اعصاب کانوں سے متعلقہ ہوتے ہیں جن کے ذریعہ سے آواز کے ارتعاش دماغ تک پہنچتے ہیں۔

۹۔زبان اور حلق کے اعصاب:

یہ اعصاب مشترکہ ہوتے ہیں اور یہ حلق اور زبان کیلئے اعصاب تحریک کا کام کرتے ہیں۔

۱۰۔اعصاب راجع:

یہ دل معدہ پھیپھڑوں اور آنتوں وغیرہ کے مشترکہ اعصاب ہوتے ہیں۔

۱۱۔اعصاب شوکی واضافی:

یہ سینے، پسلی کندھے اور کنپٹی کے عضلات ہوتے ہیں۔

۱۲۔اعصاب تحت اللسان:

یہ زبان کے عضلات ہوتے ہیں۔

خیالات کے اثرات اور ذہنی قوت کو سمجھنے کیلئے خود شناسی بھی بہت ضروری ہوتی ہے اور آپ کو اپنے دماغ کا سسٹم سمجھنا بھی بہت ضروری ہوتا ہے۔

ویسے تو انسانی دماغ ایک راز ہے جو سائنسدان یہ معلوم نہیں کر سکے کہ دماغ کے بیشتر حصوں کو قدرت نے جو فرائض دیئے ہیں وہ کیا کام سرانجام دے رہے ہیں البتہ کچھ کچھ معلومات حاصل ہوئی ہیں۔

ہم سب ذہنی طور پر ایک تین منزلہ عمارت میں رہائش رکھتے ہیں:

ا۔نچلی منزل کو لاشعوری گودام کہا جاتا ہے۔

۲۔دوسری منزل کو شعور سمجھا جاتا ہے۔

۳۔تیسری منزل میں شعور کا دفتر ہے جو کبھی کبھی کھلتا ہے۔

دماغ ایک بہت ہی پیچیدہ عضو ہے اور اس کے بہت سے حصے ہوتے ہیں۔

ا۔ دماغ کا سب سے بڑا اور اہم جز و مخ Cerebrum کہلاتا ہے۔ یہ دماغ کے اگلے اور درمیانی حصے میں ہوتا ہے۔

۲۔ دماغ کا دوسرا حصہ مخیخ Care Bellum کہلاتا ہے یہ کھوپڑی کے پچھلے حصہ میں ہوتا ہے۔

۳۔ دماغ کا تیسرا حصہ مجاع Spinalcord کہلاتا ہے۔ یہ جسمانی اعصاب کا مرکز ہوتا ہے اور دماغ کو حرام مغز سے ملاتا ہے۔

۴۔ دماغ کا چوتھا حصہ Feruleus فرولیوس یا دماغ کا پل کہلاتا ہے۔

مسخ کو دماغ کا شعوری حصہ کہتے ہیں۔

مییخ کو لاشعوری حصہ کہتے ہیں۔

حرام مغز کو تحت الشعور کہتے ہیں۔

انسانی دماغ کی ساخت

دماغ انسانی جسم کا کنٹرول روم سمجھا جاتا ہے یہ اعصاب کے کروڑوں خلیوں سے مل کر بنتا ہے اور اعضاء رئیسہ میں قلب کے بعد سب سے زیادہ اہم سمجھا جاتا ہے۔ اس عضو کا تعلق ذہن سے ہوتا ہے۔

حواس خمسہ کے ذریعہ سے اطلاعات جسم میں پہنچتی ہیں جس کو حافظہ میں محفوظ کر لیا جاتا ہے۔

قوت فیصلہ دماغ سے ہی وابستہ ہیں۔

دماغ کے پیچھے ایسے مراکز ہیں جن کا زندگی سے ڈائریکٹ تعلق ہوتا ہے۔

حرکت قلب سانس کی آمد و رفت ہاضمہ وغیرہ ان مراکز کے تحت کام کرتے ہیں۔

محرک عضلات کان کے اوپر والی سطح پر ہوتے ہیں۔

بصارت کا مرکز پشت پر ہوتا ہے۔

جذبات کا مراکز یہ سوئی کے نکے سے بھی زیادہ باریک ہوتے ہیں۔ بھوک پیاس دکھ تکلیفات خواہشات جذبات کو کنٹرول کرتے ہیں۔

ٹیلی پیتھی میں حواس خمسہ

ٹیلی پیتھی میں حواس خمسہ کا کردار بڑا اہم ہوتا ہے۔

حواس خمسہ محسوس کرنے کی حسیں یا قوتیں پانچ ہوتی ہیں جن کو حواس خمسہ کہتے ہیں:



۱۔باصرہ: دیکھنے کی حس کو کہتے ہیں۔

۲۔شامہ: سونگھنے کی حس کو کہتے ہیں۔

۳۔لامسہ: چھو کر محسوس کرنے کی حس کو کہتے ہیں۔

۴۔ذائقہ: چکھنے کی حس کو کہتے ہیں۔

۵۔سامعہ: سننے کی حس کو کہتے ہیں۔

ان سے متعلقہ ہر عضو آنکھ ہو کان ہو زبان ہو ناک ہو۔ جلد ہو ہر قسم کے پیغام کو قبول کرتے ہوئے رگوں کے ذریعے اسے دماغ تک منتقل کرتا ہے۔

نوٹ: مختلف جانداروں میں حواس خمسہ کی اہمیت مختلف ہوتی ہے۔ انسان بہ نسبت ناک سے آنکھ سے زیادہ کام لیتا ہے۔ ٹیلی پیتھی میں ان پانچوں میں سے کوئی بھی حس صحیح نہ ہو تو وہ ٹیلی پیتھی میں کامیاب نہیں ہو سکتا۔ حواس کی خرابی والے لوگ اس علم کو حاصل کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔ ٹیلی پیتھی میں ہر حواس بڑی اہمیت کا حامل ہوتا ہے۔

ٹیلی پیتھی میں یادداشت

مسمریزم ٹیلی پیتھی ہپناٹزم میں یادداشت بہت ضروری ہوتی ہے اگر یادداشت کمزور ہو صحیح نہ ہو تو اس علم کے سیکھنے اور جاننے کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ بلکہ یہ سیکھا ہی نہیں جاتا کیونکہ اس میں یادداشت کا بڑا عمل دخل ہے۔ یادداشت کی کمزوری اگر کسی عضوی سبب کی وجہ سے ہو تو اس کو تیز کیا جا سکتا ہے اس کو تیز کرنے کیلئے قوت ارادی کی ضرورت ہوتی ہے۔ رنج و غم کی وجہ سے بھی یادداشت خراب ہو جاتی ہے۔ ٹیلی پیتھی میں صحت مند ہونا بہت ضروری ہے۔ ریاضت کرنے سے بھی یادداشت تیز ہو جاتی ہے۔ اس مشق کے کرنے سے یادداشت تیز ہوتی چلی جاتی ہے۔

مثال کے طور پر مینار پاکستان کب بنا۔ اسی تاریخ سے ملتا جلتا واقعہ۔ ٹیلی فون کے نمبر یاد کیے جا سکتے ہیں۔ ہندسوں کو خاص طریقے سے مرتب کر کے لکھ لیا جائے یہ سب سے زیادہ بہتر طریقہ یادداشت کو تیز کرنے کا ہے۔

ٹیلی پیتھی میں جسمانی آسودگی

ٹیلی پیتھی میں جسمانی آسودگی بہت ضروری ہوتی ہے۔

ڈاکٹر روبن ٹیلی آمد ڈاکر گوزیام نے جسمانی آسودگی کی مشقوں کا طریقہ کچھ اس طرح سے بیان کیا ہے جو درج ذیل ہے۔

طریقہ:

آپ سانس کو آہستہ آہستہ اندر کو کھینچیں اور پھر کچھ دیر کے لئے اس کو روکیں اور پھر اس طرح سے خارج کریں۔ سانس کو اندر کھینچتے وقت پانچ گنیں اور روک کر دو گنیں نکالتے وقت پھر پانچ کی گنتی کریں۔ جب سانس اندر روک رکھیں تو حلق کو کھلا رکھیں اور سینے کو پھیلا کر سانس روک رکھیں اگر کوئی سینے پر تھپکی دے تو سانس فوراً خارج ہو اور حلق میں کوئی رکاوٹ نہ ہو اس طرح معدہ اور اعصاب سے جذباتی عمل کم ہو جاتا ہے۔

ٹیلی پیتھی میں مسحور کرنا

جب بھی ہم کسی گلدان کو میز پر پڑے ہوئے دیکھیں گے تو روشنی کی لہریں آنکھوں کے ذریعے اس کا عکس ہمارے ذہن میں منتقل کرتی ہیں اور ہم اس کا عکس اپنے ذہن پر دیکھنے لگتے ہیں بصری عکس کا عمل ہماری محبوس آسانی سے آ سکتا ہے اگر وہی گلدان دوسرے کمرے میں رکھے ہوئے ہوں اس کے باوجود ہم ان کو اپنے ذہن کی آنکھ سے دیکھتے ہیں تو وہ گلدان وہاں موجود ہے تو ہم نے آنکھوں کے استعمال کے بغیر اس کا بصری عکس اپنے ذہن میں دیکھا ہے اس کو ای ایس پی کہتے ہیں۔

دوسرا طریقہ:

اپنی آنکھوں کو کسی شخص کے سر پر مرکوز کر دیں اور مسلسل یہ پیغام دیتے رہیں اور ذہن میں یہ تصور ہونا چاہیے وہ یہ کہ شعاعیں آپ کا پیغام اس کے ذہن تک پہنچا رہی ہیں لیکن یہ عمل کچھ مشکل ہے اس میں دیر بھی لگ سکتی ہے لیکن اگر آپ کو اس مشق پر عبور حاصل ہو جائے تو آپ دوسری ترغیبات دے سکتے ہیں پھر آپ دیکھیں گے کہ معمول وہی کام

کرے گا یا نہیں بار بار مشق کرنے سے آپ کو یقیناً کامیابی حاصل ہو گی پھر ایک ایسا وقت آئے گا کہ آپ پھر کسی بھی شخص کو اپنی طرف کھونے پر مجبور کر سکیں گے۔

ٹیلی پیتھی میں ذہن کی مکمل صفائی

ٹیلی پیتھی میں ذہن کی مکمل صفائی کا ہونا ضروری ہے۔

ذہن کی صفائی کا ہونا اس لئے بھی ضروری ہے کہ جس طرح ہم اپنا ذہن مکان تعمیر کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ سب سے پہلے زمین کو ہموار کرتے ہیں وہاں سے کوڑا کرکٹ گندگی کے ڈیڑھ را اٹھاتے ہیں زمین کو اچھی طرح سے صاف کرتے ہیں پھر اس کی بنیادیں کھودتے ہیں پھر کہیں جا کر بلڈنگ کو تعمیر کرنا شروع کرتے ہیں۔ جب ذہن کی صفائی ہو جاتی ہے اس کے بعد اس کے اندر کسی خیال کی شعاع داخل ہوتی ہے تو اس کی چمک بہت زیادہ ہوتی ہے ذہن روشن ہو جاتا ہے اور اس میں سوچنے سمجھنے کی قوت بہت زیادہ ہو جاتی ہے۔ اس کے بعد وہ احساس کمتری اور دوسری ذہنی خیالات وغیرہ کی مکمل صفائی ہو جاتی ہے۔ جب انسان پوری توجہ سے کام لیتا ہے تو ساری ذہنی خرابیاں دور ہو جاتی ہیں تو ذہنی ارتقا کا کام شروع ہو جاتا ہے آپ اپنی قوت توجہ اور کئی دوسری تدبیروں سے کام لیکر خود بھی اپنے ذہن کی صفائی کر سکتے ہیں۔

ٹیلی پیتھی میں سانس کی اہمیت

تمام ماہرین ٹیلی پیتھی اس بات پر متفق ہیں کہ ہمارے خیال اور سانس میں ایک بہت گہرا تعلق وابستہ ہے۔ اس لئے جسمانی آسودگی بہت ضروری ہے اگر جسم کو سکون آرام ملے گا تو ذہن بھی پرسکون ہو گا اور پھر سب سے بڑی بات ہے کائنات میں جو انرجی ہوتی ہے اس کو ہم سانس ہی کے ذریعہ سے حاصل کرتے ہیں اس مقصد کے لئے سانس کی مشق بہت ضروری ہوتی ہے۔

آپ زمین یا فرش پر لیٹ جائیں اور آہستہ آہستہ گہری گہری سانسیں لیں اور اسی طرح آہستہ آہستہ خارج کریں اور سانس لیتے وقت آپ پانچ یا اس سے زیادہ کی گنتی بھی

گن سکتے ہیں گنتی گنیں اور سانس کو خارج کریں اور پھر سانس کو اندر لے جائیں پھر باہر نکالیں اس طریقے سے آپ یہ مشق روزانہ ایک منٹ تک کریں آپ میں توانائی آجائے گی اور اعصابی نظام مضبوط ہو جائے گا۔

روزانہ دن میں دو مرتبہ کسی اندھیرے کمرے میں لیٹ جائیں جو پرسکون ہو اور دونوں کہنیوں کو جسم کے برابر رکھ لیں تا کہ ان کو آرام ملے۔ اب گہری سانس لیں اور آپ تصور کریں کہ آپ کے بازو ڈھیلے پڑتے جا رہے ہیں یہ عمل پانچ مرتبہ کریں۔

پھر اسی طرح گہری سانس لیکر ٹانگوں کے متعلق بھی سوچیں اور اس عمل کو بھی پانچ مرتبہ کریں۔ باری باری یہ عمل آدھے گھنٹے تک دہرائیں۔

شروع میں آپ کو وقت محسوس ہوئی مگر بعد میں آہستہ آہستہ عضلات ڈھیلے پڑتے جائیں گے اور ذہن پر بھی کنٹرول حاصل ہوتا جائے گا۔

جب اس مشق میں کامیابی ہو جائے تو جسم کے دوسرے حصوں کو بھی ڈھیلا اور آرام دہ بناتے چلے جائیں۔

ٹیلی پیتھی کا عامل

ٹیلی پیتھی کا عامل مسلسل مشقوں اور تربیت کے ذریعے سے اپنے اندر ایک بہت بڑی صلاحیت پیدا کر سکتا ہے اور قوت بھی پیدا کر لیتا ہے یہ وہ قوت جو اپنے خیالات دوسروں تک پہنچا سکتی ہے اور دوسروں کے خیالات وصول کر سکتا ہے چاہے جتنا دور فاصلہ کیوں نہ ہو۔ حالانکہ بجلی کی رفتار ایک لاکھ چھیاسی ہزار فی سیکنڈ میل ہے۔

ماہرین کے مطابق امواج خیال کی رفتار روشنی کی لہروں سے بھی زیادہ ہے مگر اسکا یہ پتہ نہیں چل سکا کہ اس کی رفتار کتنی تیز ہے۔

انتقال کا فن تسخیر اعصاب اور تسخیر خیال پر مشتمل ہے اس کی تسخیر کیلئے یکسوئی کی ضرورت ہوتی ہے تا کہ تمام خیالات کو ایک نقطہ پر جمع کر دیا جائے۔

خیالات کی ترسیل

۱۔ارتکاز توجہ کے ذریعے خیالات کی ترسیل
۲۔ہپناسس کے ذریعے سے خیالات کی ترسیل
۳۔مختلف طریقوں سے خیالات کی ترسیل

عامل کو معلوم ہونا چاہیے کہ اس کا خیالی عکس معمول کو نظر آ رہا ہے۔

دور دراز فاصلے پر روحانی عکس نظر آنا
اشیاء واقعات کا مشاہدہ
عامل کو اپنا جسم روحانی حالت میں نظر آنا
روحانی جسم کو فضا میں پرواز کرنا
روحانی جسم کا مادی اشیاء سے گزر جانا
روحانی جسم کو تیزی سے فضا میں سفر کرتے ہوئے محسوس کرنا

ترسیل خیال کی پہلی قسم میں خصوصیات نمایاں ہوتی ہیں

اشیاء اور واقعات کا مشاہدہ ہونا

ترسیل خیالات کی دوسری قسم میں خصوصیات میں بھی نمایاں ہوتی ہیں

عامل کو علم ہوتا ہے کہ اس کا عکس دوسرے دیکھ رہے ہیں اور ان سے جوابی رابطہ قائم کرتا ہے۔

خیالات کی ترسیل اور انسانی ساخت

اگر انسان کا غور سے مطالعہ کیا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ یہ ایک ریڈیو کی مانند ہے یہ بالکل ریڈیو ٹیلی ویژن کے نشریاتی انٹینا کی طرح لہروں کی ترسیل اور وصولی کا کام کرتا ہے۔ انسانی دماغ بھی ایک پاور ہاؤس کی طرح ہے جس سے خیال ایک بری لہری کی صورت میں خارج ہوتا ہے اور یہ لہریں فضا میں گروش کرتی رہتی ہیں اور ان کی ترسیل اور وصولی ہوتی رہتی ہے دماغی خواہشات وغیرہ سب دماغی حرکت برقی لہریں پیدا کرتی ہیں اور فضا میں معلق رہتی ہیں اسی طرح ایک ذہن سے دوسرے ذہن کو ترسیل ہوتی ہے۔

عامل کو چاہیے کہ خیالات کی ترسیل سے پہلے مددگار کو بتائے کہ وہ پیغام ارسال کر رہا ہے اس کے بعد اپنی ساری توجہ خیال پر مرکوز کر دے جو اس نے ارسال کرنا ہے۔

عامل معمول کے ذہن کا تصور کرے اور اپنے ذہن کے ذریعے سے یہ محسوس کرنے کی کوشش کرنے کہ معمول بالکل اسے سامنے بیٹھا ہے۔ جب عامل ذہنی یکسوئی اور مکمل توجہ کے ساتھ معمول کے ذہن سیر ابطہ کرتا ہے تو معمول کا ذہن اس کو محسوس کرتے ہوئے اس سے مربوط ہو جاتا ہے عالم کے ذہن سے ٹیلی پیتھی کی رو ٹکراتی ہے اور وہ عامل کے خیالات کو پڑھنا شروع کر دیتا ہے۔ ٹیلی پیتھی ایک ادراک ہے جس کا تعلق انسان کی چھٹی حس سے ہوتا ہے ماہرین کے مطابق انسانی ذہن بھی ایک وائرلیس کی طرح خیالات و ترسیل وصول کرنے کا مرکز ہے۔

اس بارے میں اب تو لوگوں نے آلے تیار کر لئے ہیں جس میں خیالات کی لہریں پیدا ہوتی ہیں۔ اس بات کے تجربات کئے جا رہے ہیں کہ سینکڑوں ہزاروں میل دور وقت پر کچھ لوگوں نے خیالات کی لہروں کو پیدا کیا اور ہر ایک نے دوسری جگہ سے آنے والی لہروں کو تحریر کیا۔ خیالات کی لہریں ہم جنس شکل کی معلوم ہوئی لیکن ابھی تک خیالات کی صحیح طور پر ترجمانی نہیں کر سکے۔ لیکن یہ ثابت کرنے میں کامیاب ہو چکے ہیں کہ خیالات کی لہریں سینکڑوں ہزاروں میل دور پہنچ سکتی ہیں۔

خیالات ماہیت

انسان کے ذہن میں جو خیالات پیدا ہوتے ہیں وہ دو طرح کے ہوتے ہیں:

۱۔ خیالات کی وہ قسم ہوتی ہے جو آگے چل کر ٹھوس حقیقت کا روپ دھار لیتی ہے۔
۲۔ خیالات کی وہ قسم ہوتی ہے جو کبھی بھی ٹھوس حقیقت میں تبدیل نہیں ہوتے۔

منتقل کرنے والے خیالات کی زد میں صرف وہی خیالات آ سکتے ہیں جن کی کوئی تصویر نہیں ہوتی ایسے خیالات کو کائنات سے اخذ کرتے ہیں ہر خیال اپنی بناوٹ کے لحاظ سے روشنی اور آواز کی طرح ہوتا ہے جس طرح آواز اور روشنی کی لہروں کو ریڈیو کے ذریعہ سے بھیجا جا سکتا ہے اور صول کیا جا سکتا ہے اسی طرح خیالات کی لہروں کو بھیجا اور وصول



کیا جاسکتا ہے۔

روشنی بجلی حرارت اور مقناطیست یہ سب مادے کی مختلف بدلی ہوئی شکلیں ہیں بالکل اسی طرح خیال بھی لہروں کی شکل میں سفر کرتا ہے ہم خیالات کی لہروں کو چھو نہیں سکتے لیکن محسوس کر سکتے ہیں ہر شخص میں احساس کو محسوس کرنے کی صلاحیت نہیں ہوئی اس لئے اس میں کافی محنت اور تربیت کرنی پڑتی ہے۔ ماہرین نے اس بات کو تسلیم کر لیا ہے کہ انسانی دماغ کسی آلہ یا مادی واسطے کے بغیر دور دراز فاصلوں سے خیالات کی لہریں وصول کر سکتا ہے اور ان کو نشر بھی کر سکتا ہے۔

خیالات کہاں سے آتے ہیں تو اس کا جواب یہ ہو گا کہ افکار ہمیشہ سے ہی فضا میں رہتے ہیں اور اڑتے پھرتے ہیں تو جب ان کا واسطہ اپنے مشابہ خیالات سے پڑتا ہے تو یہاں کی طرف واپس لوٹ آتے ہیں میرے نزدیک یہی وجہ ہے کہ کائنات کی مخفی قوتیں انسان کی ہمیشہ مدد کرتی چلی آرہی ہیں ہم کو اس بات کا پتہ نہیں ہے کہ ہمارے تحت الشعور میں کتنی قوتیں پوشیدہ ہیں انکی کارکردگی اور بناوٹ کیا ہے اور کیسی ہیں؟ اس ذہنی میکانزک کو جب تک نہ سمجھا جائے اس وقت تک ہم اس علم کو حاصل نہیں کر سکتے۔ انسانی دماغ کے اندر حیرت انگیز صلاحتیں موجود ہیں اور ان صلاحیتوں میں پراثرار قوتیں کبھی کبھی ظاہر ہوتیں ہیں تو وہ ہمیں حیران کر دیتی ہیں۔

خیالات دراصل عصبی تحریکات سے پیدا ہوتے ہیں کوئی نہ کوئی تحریک ہمارے جسم کو چھیڑتی ہے۔ اعصاب جب اپنی پہلی حالت میں واپس آتے ہیں تو کوئی نہ کوئی خیال جنم لے لیتا ہے۔

بقول ہیرلڈ شرمن:

ہیرلڈ شرمن کہتا ہے کہ ہر انسان کا ذہن وائرلیس کی طرح خیالات کی ترسیل اور وصولی کا اسی طرح مرکز ہوتا ہے۔ جس طرح موسم کی خرابی وغیرہ سے نشریاتی نظام میں خرابی پیدا ہو جاتی ہے۔ اسی طرح حال جذباتی ہیجان اور ذہنی انتشار کا ہوتا ہے وہ بھی ٹیلی پیتھی کی نشریات کو متاثر کرتا ہے اس لئے ضروری ہے کہ ذہنی یکسوئی سے ٹیلی پیتھی کا رابطہ کرنا چاہیے

ورنہ مقصد میں ناکامی ہو سکتی ہے۔

درج ذیل لوگوں کیلئے مشقیں کرنا درست نہ ہیں:

- ☆ پریشان حال ذہنی ٹینشن کے مرض میں مبتلا لوگ
- ☆ بیماری سے تنگ مریض
- ☆ بہت زیادہ جذباتی لوگ
- ☆ اعصابی امراض میں مبتلا لوگ
- ☆ جسمانی طور پر کمزور لوگ
- ☆ غیر مضبوط ارادے کے لوگ
- ☆ جھگڑالو لوگ

عکس کے ذریعے رابطہ

ٹیلی پیتھی میں جس طرح ترسیل پیغامات ممکن ہیں بالکل اسی طرح عکس کی ترسیل بھی کی جاسکتی ہے لیکن یہ ٹیلی پیتھی میں بہت ہی مشکل اور نازک مرحلہ ہوتا ہے مگر انسان کوشش کرے تو کوئی بھی کام ناممکن نہیں ہوتا لیکن اس کے لئے بڑی محنت صبر حوصلہ توجہ ارتکاز کی ضرورت ہوتی ہے لیکن اس کے نتائج بڑے حیرت انگیز ہوتے ہیں الفاظ کی بجائے تصویر یا کسی دوسری چیز کا عکس بھی ترسیل کر سکتے ہیں اس مشق کو کرنے کیلئے بھی ایک ساتھی کی ضرورت ہوتی ہے۔جس قربت اور ہم آہنگی ہو۔

وجدان کی کیفیت

وجدانی کیفیت پر مختلف ماہرین نے اپنی اپنی رائے کا اظہار کیا ہے اور اس کی کئی قسمیں بیان کی ہیں۔ اصل میں وجدان انسانی ذہن کی وہ تیز لہر ہے جو بروقت اور اچانک جست کی صورت میں خارج ہوتی اور ہمیں صحیح باتوں سے باخبر کر دیتی ہے ہمارے معالج میں کروڑوں خلئے ہوتے ہیں اور طاقتور شعاعیں پیدا کرتے ہیں اور یہی طاقتور شعاعیں دراصل میں واجدان کہلاتی ہیں۔

وجدان کی تشریح ماہرین کے مطابق اس طرح سے ہے کہ ذہنی برقی رو بہت زیادہ قوت کی حامل ہے اس کی مدد سے آپ کسی شے کو حرکت دینے کی کوشش کرتے ہیں تو کامیابی کا انحصار اس پر ہوتا ہے کہ آپ کے ذہن میں کتنی توانائی موجود ہے اگر زیادہ ہے تو جلدی کامیابی ہوگی اگر کم ہے تو کامیابی نہیں ہوگی۔ وجدان ہر طرح کا ہو سکتا ہے کوئی بھی شخص اچھا ادب پیش نہیں کر سکتا جب تک اس میں ادبی وجدان نہ پایا جائے۔

ادراک

Perception

ادراک کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ چیزوں کا تجربہ کرنا۔

یہ ادراک علم اشیاء کی صفات کی بدولت کیا جاتا ہے اور حسی صفات حواس سے حاصل ہوتی ہیں اور یہ حواس دیکھنا سونگھنا سننا چھونا محسوس کرنا ہے تو ان ذہنی عمل کو ادراک کہا جاتا ہے۔ادراک جانچنے پہچاننے کا نام ہے۔

ادراک ایسا عمل ہے جس کے ذریعے ہم اپنے اردگرد کے ماحول سے واقفیت حاصل کر سکتے ہیں۔ادراک کی بہت سی قسمیں ہوتی ہیں جن کا مختصراً ذکر کیا جارہا ہے۔

مکانی ادراک: یہ چھوٹی چیز بڑی چیز اچھی بڑی چیز نزدیک دور وغیرہ کو کہتے ہیں۔

زمانی ادراک: وقت کے جاننے کو کہتے ہیں۔

جمالیاتی ادراک: اس میں اچھے برے کا فیصلہ کیا جاتا ہے۔

خالص ادراک: اس کہتے ہیں جو ذہن کی ابتدائی حالتوں میں پایا جاتا ہے۔

مخلوط ادراک: ذہن میں کچھ تصورات پائے جاتے ہیں ان کی وجہ سے خارجی حواس میں اضافہ ہوتا ہے۔

علامتی ادراک: یہ اندرونی تاثرات پر مشتمل ہوتا ہے۔

عصبی کمزوری

موجودہ دور میں دن بدن لوگوں کے اعصاب کمزور ہوتے چلے جارہے ہیں آخر

اس کی وجہ کیا ہے؟ شاید ذہنوں کی غلط پرورش۔

چند ایسے دماغ جو کشش پیدا کرنے والی لہروں کو خارج کرتے ہیں جو کمزور دماغ ہوتے ہیں انہیں فوراً ہی واپس لوٹا دیتے ہیں۔ پھر وہ لہریں پہلے سے چار گناہ زیادہ طاقت حاصل کر کے صاف دماغوں پر اثر انداز ہوتی ہیں جس کی وجہ سے اعصابی کمزوری ہوتی ہے۔

ٹیلی پیتھی اور درجہ بندی

ٹیلی پیتھی اور درجہ بندی زندگی کے مختلف پہلوؤں کی عکاسی کرتی ہے۔

جس طرح ہم روزمرہ کی زندگی گزارنے کیلئے درجہ بندی کرتے ہیں۔

مثلاً یہ اچھی چیز ہے یا یہ بری چیز ہے۔ یہ کھانی ہے یا یہ نہیں کھانی۔

اسی طرح ٹیلی پیتھی میں بھی درجہ کی ضرورت ہوتی ہے۔

ذہین ہونا چاہیے	مخبوط العقل نہیں ہونا چاہیے
عقلمند ہونا چاہیے	ضعیف العقل نہیں ہونا چاہیے
اخلاق والا ہونا چاہیے	احمق نہیں ہونا چاہیے
صحت مند ہونا چاہیے	غصہ کرنے والا نہیں ہونا چاہیے
احساس کرنے والا ہونا چاہیے	فکر و پریشانی والا نہیں ہونا چاہیے
پیار محبت والا ہونا چاہیے	چیخنے چلانے والا نہیں ہونا چاہیے
ہوشیار چوکنا ہونا چاہیے	

مستقبل بینی کی صلاحیت

مستقبل بینی کی صلاحیت یہ ہوتی ہے کہ آپ آئندہ آنے والے ہونے والے واقعات کو اپنے خیال میں دیکھ سکیں اسی طرح کہ یہ حالات و واقعات آپ کی نظروں کے سامنے ہوئے ہیں یہ کوئی جادو نہیں ہے۔

آپ ایک کمرے میں تنہائی میں بیٹھ جائیں اور اپنے ذہن میں مستقبل کا تصور

لائیں جس طرح فوٹو گرافر فوکس میں لاتا ہے۔ ذہن کے کیمرے سے جو کچھ نظر آرہا ہے اس کو واضح کریں کہ عکس صاف نظر آنے لگے اور یہ بھی جاننے کی کوشش کریں کہ یہ منظر کہاں اور کس چیز کا ہے۔ پھر ذہن پر زور دیکر پوچھیں یہ کب پیش آنے والا واقعہ ہے۔ ہفتے مہینے یا سال کے بعد جو بھی ذہن بتائے اس کو زبان سے بتائیں۔ دیر نہ کریں کیونکہ اس مشق کے دوران بہت سے دھندلے عکس اور نقوش ذہن میں آتے ہیں اور جلدی سے غائب ہو جاتے ہیں لیکن کچھ ایسے بھی لوگ ہوتے ہیں جو بغیر اس مشق کے آنے والے واقعات دیکھ لیتے ہیں یہ عکس صرف چند سیکنڈ کیلئے آتا ہے اور ختم ہو جاتا ہے۔

مستقبل بینی کیا حقیقت ہے؟

اس حقیقت سے ہر انسان خوب اچھی طرح واقف ہے کہ ہم خواب دیکھتے ہیں اور خواب میں دور دراز مقامات دیکھتے ہیں اور سیر کرتے ہیں کبھی پہاڑوں اور کبھی سمندروں اور کبھی جنگلوں کی سیر کرتے ہیں اور کبھی ہم رشتہ داروں سے ملاقات کرتے ہیں کبھی ہم ایک ملک سے دوسرے ملک کی سیر کرتے ہیں کبھی ہم آسمانوں پر چلتے پھرتے نظر آتے ہیں۔ دنیا کے بڑے بڑے مناظر دیکھ رہے ہوتے ہیں آخر جب نیند سے بیدار ہوتے ہیں تو ہم اپنے بستر پر ہی لیٹے ہوتے ہیں۔ یہ حواس کا دھوکہ ہوتا ہے۔ ہمارا شعور حواس خمسہ کی سطح سے بلند ہو کر کائنات میں من پسند چیزوں کا احاطہ کر لیتا ہے۔

مستقبل بینی کی اہلیت اپنے اندر پیدا کر لینا اب کوئی نئی بات نہیں ہے ہزاروں سال قبل کاہن راہب پیش گوئیاں کرتے تھے اس زمان میں سورج چاند بلور میں سے حال معلوم کئے جاتے تھے اسی طرح آج بھی اس مقصد کو حاصل کرنا ناممکن نہیں ہمیں اپنی لاشعوری طاقتوں کو بیدا کرنے کی ضرورت ہے اگر یہ قوتیں بیدار ہو جائیں تو ہم قابل بن جائیں گے۔

مستقبل بینی کی مشق

مستقبل کی بینی کی مشق کرتے وقت چند ضروری باتوں پر عمل کرنا ضروری ہوتا

ہے اگران باتوں پر عمل نہ کیا جائے ان کو نظر انداز کر دیا جائے تو پھر اسکے نتائج خطرناک بھی ہو سکتے ہیں۔

☆ شروع شروع میں آپ اپنی آنکھیں کھلی رکھیں آپ اردگرد کو بطور دیکھ سکیں اور مکمل سمجھ سکیں۔

☆ جذبے اور حوصلے کے ساتھ آگے بڑھیں۔

☆ مشق کرتے وقت یہ بات ذہن میں رکھیں کہ یہ کوئی جادو و تجربہ نہ ہے بلکہ یہ تو ایک فن اور سائنس ہے۔

☆ مستقبل بینی کی صلاحیت پیدا کرنے کیلئے جنسی معاملات کو بھی پیش نظر رکھنا ہوگا۔

آنکھوں میں مقناطیسی قوت پیدا کرنا

نظر کو مضبوط اور پختہ کرنے کیلئے مقناطیسی قوت بڑھانے کیلئے بہت کم طریقے بتائے گئے ہیں اور ناواقف لوگوں کو غلط طور پر اس کی تکالیف کو ظاہر کرتے رہے ہیں حالانکہ مقناطیسی قوت ہی اس علم کی بنیاد ہے کوئی بھی شخص اس علم کو حاصل کرلے تو وہ مسمریزم کا عامل بن سکتا ہے لوگوں کو جاننے اور فائدے کیلئے مفید طریقے آگے درج کئے جارہے ہیں جن سے بھرپور فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے۔

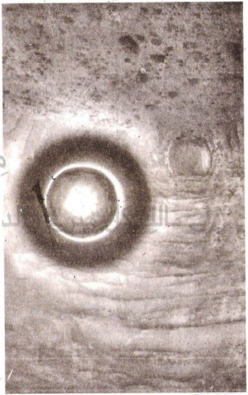
آنکھوں میں مقناطیسی قوت پیدا کرنے کا طریقہ

طریقہ مشق:

ایک صاف ستھرا انتہائی والا کمرہ ہو اس میں کوئی شور و غل نہ ہو۔

ایک کاغذ کا ٹکرا لیں جس کا سائز 13x17 انچ ہو۔ اس کے بالکل درمیان میں روپے والے سکے کے برابر سیاہی کا نشان لگا دیں کہ اس میں سفیدی بالکل نہ رہے۔ اس کاغذ کو دیوار پر اس طریقہ سے لگا دیں کہ آپ اس سے 2 فٹ کے فاصلے چوکڑی مار کر بیٹھ جائیں تو آپ کو صاف دکھائی دے۔

اب آپ مکمل یکسوئی سے نشان کی طرف ٹکٹکی باندھ کر دیکھیں آنکھ نہ جھپکیں اور



منہ کو بند رکھیں اور سانس کو ناک کے ذریعے سے لیں اور ناک ہی کے ذریعہ سے سانس باہر نکالیں۔ دو منٹ کے بعد آپ کی آنکھوں سے پانی نکلنا شروع ہو جائے گا اور تھوڑی تکلیف محسوس ہوگی۔ یہ مشق کرتے وقت سیاہ نشان کئی رنگ کا نظر آئے گا پھر اس کے گرد سفید سی روشنی نظر آئے گی بعد میں یہ روشنی بڑھتی جائے گی یہاں تک کہ نشان روشن ہو جائے گا جب یہ نشان سفید ہو جاتا ہے تو بعض آدمیوں کو جو نیک ہوتے ہیں ان کو بڑے بڑے حسین نظارے دکھائی دیتے ہیں۔ الغرض جب یہ نشان سفید نظر آنے لگے تو مشق کو ترک کر دیں آپ کی مقناطیسی نظر بڑھ گئی ہے پھر جس کی طرف دیکھیں گے وہ تمہاری مرضی کے مطابق کام کرنے لگے گا۔

مشق سے متعلق ضروری ہدایات:

- ☆ مشق کے دوران اونگھنا یا سونا نقصان دہ ہو سکتا ہے۔
- ☆ نیند آئے تو مشق کو بند کر دیں۔
- ☆ کسی قسم کی گھبراہٹ، اونگھ، نیند، طبیعت کی خرابی میں مشق نہ کریں۔
- ☆ گرم اشیاء کا استعمال نہ کریں۔
- ☆ اپنی مشق کو روزانہ کریں ناغہ بالکل نہ کریں۔
- ☆ مشق کو وقت مقررہ پر کریں۔
- ☆ پہلے دن مشق ایک منٹ کریں۔
- ☆ روزانہ مشق کو بڑھاتے جائیں۔

اس مشق سے عام کو بڑا سکون حاصل ہو جاتا ہے اس کا اندازہ وہ خود ہی لگا سکتا ہے اس میں خیالات، تصور، یکسوئی سے عامل مستفیض ہو جاتا ہے اس میں سب سے پہلے آنکھوں کو مضبوط کرنا ہوتا ہے اس عمل سے ہی آنکھوں کی مقناطیسی قوت میں اضافہ ہوتا ہو جاتا ہے۔

نوٹ: مشق کرنے کے بعد آنکھوں کو پانی سے دھوئیں اور عرق گلاب دو دو قطرے آنکھوں میں ڈالیں۔ مشق کرتے وقت آنکھیں زیادہ نہ کھولیں۔ مشق کے دنوں میں دیسی گھی کا زیادہ استعمال کریں۔

مقناطیسی امالہ

مقناطیسی امالہ اسے کہتے ہیں کہ کسی لوہے کے سخت قسم کے مقناطیس کو کسی نرم لوہے کے ٹکڑے کے بہت ہی قریب لے جائیں تو اس مقناطیس کی موجودگی اس لوہے کے ٹکڑے کو عارضی طور پر مقناطیس بنا دے گی۔ اس عمل سے جو مقناطیست پیدا ہوگی اس کو مقناطیسی امالہ کہتے ہیں۔

ٹیلی پیتھی کیلئے ریاضت کی ضرورت

یوں تو ہر انسان کے اندر کم وبیش صلاحیت ضرور ہوتی ہیں لیکن اس صلاحیت کو اجاگر کرنے کیلئے بڑی ثابت قدمی صبر وتحمل اور سخت محنت کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ انسانوں کے ذہنوں سے تعلق رکھتی ہے اس لئے اس علم کو سیکھنے کیلئے سب سے اہم بات یہ ہوتی ہے کہ انسان اپنے آپ کو شروع ہی سے تیار کرے اور عہد کرے کہ میں نے ہر حال میں اس فن کو سیکھنا ہے چاہے جتنی مرضی کیوں نہ ریاضت کرنی پڑے۔ تب جا کر انسان اس فن پر عبور حاصل کر سکتا ہے۔

ٹیلی پیتھی کیلئے رہنما اصول

ٹیلی پیتھی کیلئے یہ بہت اہم اصول ہیں ان کو زندگی بھر مدنظر رکھنا بہت ضروری ہے انہی پر عمل کر کے انسان ایک ٹیلی پیتھی کا ایک اچھا طالب علم بن سکتا ہے۔

۱۔ ٹیلی پیتھی کا علم سیکھنے کے بعد اس کی قوت کو کبھی بھی ذاتی استعمال میں نہ لاؤں گا۔

۲۔ میں اس فن کو لوگوں کی بہتری کیلئے استعمال میں لاؤں گا۔

۳۔ میں اس فن کو غلط طور پر استعمال میں نہ لاؤں گا۔

ان اصولوں کو روزانہ مدنظر رکھنا ہوگا یہی ایک طالب علم کیلئے بہتر بات ہے۔

بنیادی باتیں

بنیادی باتوں پر عمل کرنا از حد ضروری ہے۔

☆ ٹیلی پیتھی کے سیکھنے والوں کیلئے چند ضروری بنیادی باتیں پیش خدمت ہیں جن پر عمل کر کے کامیابی حاصل کی جاسکتی ہے۔

☆ اپنے آپ کو ہر وقت تیار رکھیں روزانہ گہرے سانس لیں اور ہلکی پھلکی ورزش کریں آپ جب کسی کو پیغام ارسال کرنا چاہیں تو اس کے لئے مکمل یکسوئی ہونی چاہیے۔

☆ یکسوئی نہ ہونے کی وجہ سے دماغ سے خارج ہونے والی لہریں آپ کا پیغام دوسرے تک نہیں پہنچا سکیں گی۔

☆ مشق کرتے وقت زیادہ سے زیادہ پیغام نشر کرنے اور وصول کرنے کی صلاحیت حاصل کرنا ضروری ہے۔

☆ مشق کے دوران اپنے ذہن سے تمام غیر ضروری خیالات باہر نکال دیں۔

☆ دل اور ذہن کو ہر قسم کے خوف سے پاک رکھیں۔

☆ غیر ضروری باتوں سے پرہیز کریں اور اپنے خیالات تصورات کو ایک ہی جگہ پر مرکوز رکھیں۔

☆ ان تمام بنیادی باتوں پر عمل کر کے ٹیلی پیتھی کے علم پر عبور حاصل کر سکتے ہیں۔

عامل کی پوزیشن

عامل کی پوزیشن ایسی ہونی چاہیے کہ:

☆ عامل کے پاس تصویر ہونی چاہیے۔

☆ عامل ذہنی وجسمانی طور پر مکمل فٹ ہو۔

☆ عامل پرسکون حالت میں بیٹھ کر تصویر کو سامنے رکھ کر مقررہ وقت پر ٹیلی پیتھی کا عمل شروع کرے۔

☆ عامل اپنی پوری توجہ تصور پر رکھے اس کو غور سے دیکھ کر اپنے ذہنی رو کے ساتھ پیغام نشر کرے۔

☆ پیغام نشر کرتے وقت یہ خیال کرے کہ معمول بالکل میرے پاس ہی بیٹھا ہوا ہے۔

☆ احساس یہ ہونا چاہیے کہ معمول میرے ساتھ بیٹھا ہے اتنا ہی جلدی کامیاب ہوگا۔

معمول کی پوزیشن

معمول کی پوزیشن ایسی ہونی چاہیے کہ

☆ معمول پرسکون حالت میں ارادی طور پر عامل سے چند سیکنڈ کیلئے ذہنی رابطہ کرے گا پھر وہ عامل کا پیغام وصول کر کے اپنے ذہن میں ابھرنے والے تاثرات کا انتظار کرے گا۔

عملی تکنیک کیلئے سنہری راہنما اصول

☆ عامل اور معمول دونوں کو اس بات کا خاص خیال رکھنا بہت ضروری ہوگا کہ عامل اور معمول کی تمام تر توجہ ایک دوسرے کے ذہن پر جمی ہوئی ہونی چاہیے اور مشترکہ رابطہ قائم ہونا چاہیے۔

☆ عامل اپنے معاون کو خیالات کی ترسیل سے پہلے تفصیلات بتا کر اپنے پیغام کو نشر کرنے کی طرف توجہ مبذول کرے جو وہ ٹیلی پیتھی کے ذریعے ارسال کرنے کی خواہش رکھتا ہے۔

☆ معمول جب عامل کے خیالات کو پڑھنا شروع کرے اسے لکھ کر رکھ لے۔

☆ ٹیلی پیتھی ایک ادراک ہے۔ اس کا تعلق چھٹی حس سے ہوتا ہے۔

☆ جب کسی کو احساس ہوتا ہے کہ انسان نے کوئی پیغام یا عکس اپنے ذہن میں وصول کیا ہے تو اس کا اظہار کرنے سے ہچکچاہٹ محسوس کرتا ہے۔

☆ سوداوی مزاج والوں میں ترقی کرنے کی صلاحیت زیادہ ہوتی ہے۔

☆ مزاج ذہن ساخت طبیعت کے لحاظ سے ہر شخص کی حساسیت مختلف ہوتی ہے۔

- ☆ پیغام کی وصولی کے دوران آنکھیں بند رکھی جاتی ہیں جو کچھ محسوس کرے وہ معاون کو بتا دے پیغام وصول کرنے کیلئے ہوشیار رہنا چاہیے۔
- ☆ ٹیلی پیتھی کے ذریعے پیغام ارسال کرنے کیلئے کسی قسم کا دباؤ نہیں ہونا چاہیے ترسیل کرنے سے پہلے مکمل خاکہ ذہن نشین ہونا چاہیے۔
- ☆ کبھی معمول کو پیغام میں عامل کی آواز سنائی دیتی ہے پھر اس کو پیغام کا عکس دکھائی دیتا ہے۔

عامل کی خصوصیات

عامل میں درج ذیل خواص ہونا ضروری ہیں:

- ☆ صفائی پسند ہو۔ ☆ کم بولتا ہو۔
- ☆ تنہائی پسند ہو۔ ☆ نرم طبیعت کا مالک ہو۔
- ☆ خوش اخلاق ہو۔ ☆ نیک چلن ہو۔
- ☆ سنجیدہ مزاج ہو۔ ☆ طاقتور اور حوصلے کا مالک ہو۔
- ☆ پختہ ارادے کا مالک ہو۔ ☆ صابر ہو۔
- ☆ نڈر اور حوصلہ مند ہو۔ ☆ نیک ہو، پرہیز گار ہو۔
- ☆ قابلیت رکھنے والا ہو۔ ☆ جھگڑا کرنے والا نہ ہو۔
- ☆ غرور و تکبر کرنے والا نہ ہو۔

ہدایات برائے عامل

نیک سیرت ہونا چاہیے۔ پرہیز گار ہونا چاہیے۔
کسی کی چغلی بخیلی نہ کرے۔ حرام مال نہ کھائے۔
خدا کو حاضر و ناظر رکھے۔ اچھے اخلاق کا مالک ہو۔
اچھا لباس پہنے۔ نیک اعمال کرے۔
بڑی اور لغو باتوں سے پرہیز کرے۔ زنا نہ کرے۔

قوت برداشت ہو۔ کسی سے لڑائی جھگڑا نہ کرے۔
مخلوق کیلئے اچھی سوچ رکھے۔ کسی کا نقصان نہ کرے۔
دکھی انسانیت کی خدمت کا جذبہ رکھتا ہو۔ قوت ارادی مضبوط ہو۔

ایسے معمول جو جلد متاثر ہوتے ہیں

- ☆ جس کی آنکھیں رسیلی ہوں۔
- ☆ عقیدت مند ہو۔
- ☆ جسم نازک و ملائم ہو۔
- ☆ بال باریک ہوں۔

میڈم کسے کہتے ہیں؟

میڈم اس شخص کو کہا جاتا ہے جو چند بار ہپناٹزم کیا گیا ہو۔ ماہر مسمریزم ڈاکٹر مول نے ایک دفعہ ایک شخص کو چالیس مرتبہ ہپناٹزم کیا۔

معمول کے خواص کیسے ہونے چاہئیں

- ☆ معمول جوان ہو اثر پذیری طبیعت ہو۔
- ☆ اچھے اخلاق کا مالک ہو۔
- ☆ روحانی باتوں کو ماننے والا ہو۔
- ☆ عامل سے ڈرتا ہو اور اس سے محبت کرتا ہو۔
- ☆ عامل کی ہر بات ماننے والا ہو۔

ایسے معمول جو دیر سے متاثر ہوتے ہیں

- ☆ مغرور قسم کے لوگ ☆ ہٹ دھرم قسم کے لوگ



☆ جھگڑالو قسم کے لوگ ☆ بے پرواقسم کے لوگ

معمول عورت میں یہ خواص ہونے چاہیے

☆ جوان عورت ہو۔ ☆ جسمانی لحاظ سے صحیح ہو۔
☆ سنجیدہ ہو۔ ☆ شوخ چنچل نہ ہو۔

ٹیلی پیتھی اور اختلالی ذہن

اختلالی ذہن رکھنے والے لوگ ٹیلی پیتھی میں کامیاب نہیں ہوسکتے کیونکہ پاگل بیمار لوگ احساسات کو قابو میں نہیں رکھ سکتے اس لئے اخلاقی مذہبی سماجی تقاضوں کی پابندی نہیں کرسکتا اور ایسے لوگوں کا کردار صحیح نہیں ہوتا۔ وہ اپنے اور دوسروں کیلئے نقصان دہ ثابت ہوسکتا ہے ایسے لوگ مستقل طور پر تندرست نہیں رہتے کبھی بیمار ہو جاتے ہیں اور کبھی تندرست ہوتے ہیں۔ ان کا ذہن بازاری ہو جاتا ہے اور ہر وقت پریشانیوں میں گھرے رہتے ہیں۔ ٹیلی پیتھی کے علم کو حاصل کرنے کیلئے ذہنی اور جسمانی طور پر انسان کو بالکل فٹ ہونا ضروری ہے۔

ٹیلی پیتھی اور جسمانی صحت

ٹیلی پیتھی اور جسمانی صحت کا آپس میں گہرا تعلق ہوتا ہے۔

ٹیلی پیتھی کے علم کو حاصل کرنے کیلئے انسانی صحت کا صحیح ہونا بہت ضروری ہوتا ہے اگر صحت صحیح نہ ہو تو انسان اس میں کامیاب نہیں ہوسکتا کیونکہ اس علم میں مشقیں بڑی سخت ہیں جو کہ بیمار آدمی کے بس کا روگ نہیں ہے۔

اسلئے انسان کا جسمانی طور پر صحت مند ہونا بہت ضروری ہوتا ہے۔ ذہن کی صفائی بھی ضروری ہونی چاہیے جب تک ذہن مکمل طور پر صاف آئینے کی طرح صاف نہیں ہوگا انسان اپنی منزل کو صحیح طریقہ سے نہیں پاسکتا۔ انسان کو اپنے ذہن سے ہر طرح کے خیالات پرانی یادیں نکالنا ہوں گی جس طرح آپ اپنے جسم میں سے فاسد مادوں کو نکالتے

ہیں اسی طرح ذہن کی صفائی کیلئے بھی ضروری کوئی طریقہ اپنانا ضروری ہوتا ہے۔ جب تک ذہن کی مکمل طور پر صفائی نہیں ہوتی تو اگلا مرحلہ ذہنی ارتقاء کا شروع نہیں ہوسکتا۔

کیونکہ یہ بات سب کو معلوم ہے کہ جب تک دماغ میں انتشار موجود ہو انسان اپنا کام صحیح طرح نہیں کرسکتا۔

ٹیلی پیتھی اور کردار

ٹیلی پیتھی میں کردار کی بہت زیادہ اہمیت ہوتی ہے جو اکثر سوچتا ہے عمل کرتا ہے اور محسوس بھی کرتا ہے اور سمجھتا بھی ہے ایس کردار کے مالک بڑے مضبوط صلاحیتوں کے مالک ہوتے ہیں اور بہت ذہین ہوتے ہیں اور اپنے مشکل سے مشکل کاموں کو بھی بخوبی پایہ تکمیل تک پہنچادیتے ہیں۔

ٹیلی پیتھی اور تجتل مراقبہ

اللہ تعالیٰ سے لو لگانے کو مراقبہ کہتے ہیں۔

آدمی جب مراقبہ میں ہوتا ہے تو ساری دنیا سے ناطہ ختم کر کے یکسو ہو کر باوضو ہو کر قبلہ کی طرف رخ کر کے بیٹھ جاتا ہے آنکھوں کو بند کرلیتا ہے سر کو جھکا لیتا ہے اور سوچتا ہے کہ زمین و آسمان کچھ بھی نہیں ہیں۔ بس اللہ پاک کی رحمت ہی آرہی ہے اور میرے دل میں سما رہی ہے۔ میرے دل کی سیاہی ختم ہو رہی ہے۔ شروع میں آدمی مراقبہ میں اچھی طرح سے دل نہیں لگتا طرح طرح کے خیالات آتے ہیں آدمی گھبراتے ہیں بلکہ یہ سوچتے ہیں کہ میں نے بہت سی محنت کر کے اللہ پاک کے آگے سر کو جھکا لینے سے دل میں صرف اور صرف اللہ کی یاد باقی رہ جائے گی اور کمینی دنیا کا دل سے خیال نکل جائے گا مراقبے میں آدمی کو اونگھ آجاتی ہے لیکن گھبراتے ہیں روزانہ کچھ وقت نکال کر یکسو ہو کر قبلہ رخ ہو کر آنکھیں بند کر کے بیٹھ جاؤ اور اچھی طرح سے سوچو کہ آج میں یہ آنکھیں خود بند کر رہا ہوں ایک وقت آئے گا کہ یہ آنکھیں ہمیشہ کیلئے بند ہو جائیں گی اس سے دنیا کی محبت کٹ کر اللہ سے لو لگ جائے گی اللہ پاک سے محبت پیدا ہو جائے گی۔ آپ سر پر کپڑا ابھی ڈال سکتے ہیں آج یہ کپڑا اپنی

مرضی سے ڈال رہے ہیں کل کو کفن پہنا دیا جائے گا۔ دس منٹ آدھ گھنٹہ آپ مراقبہ کرسکتے ہیں اگر انسان روزانہ بیٹھ کر اس حالت میں اللہ اللہ کرے تو ایک وقت آجاتا ہے کہ اللہ کی یاد دل میں اپنا راستہ بنا لیتی ہے اگر یہ حالت زیادہ ترقی پکڑے تو گویا اس نے مراقبے کی حالت کو پالیا۔ اگر اپنے اختیارات سے چلا جائے اور پھر واپس آجائے تو اس شخص نے مراقبے کو حاصل کرلیا۔

احساس کمتری

انسان مسلسل ناکامیوں کی وجہ سے پریشان ہو جاتا ہے اور اس کو احساس ہونے لگتا ہے کہ میری زندگی فضول ہے اور احساس کمزوری کا شکار ہو جاتا ہے حالانکہ بار بار ناکامی انسان کے اندر ایک نئی روح پھونک دیتی ہے جس سے ایک نئی قوت پیدا ہو جاتی ہے جو کام کی رفتار کو تیز تر کر دیتی ہے اور نا قابل یقینی قیاسات کو جنم دیتا ہے۔ احساس کمتری انسانی زندگی کیلئے ایک بہت ہی زہریلا قسم کا زہر ہے جب تک اس کو مکمل طور پر ختم نہ کیا جائے انسان کامیاب نہیں ہوسکتا لیکن انسان کیلئے بہت ضروری ہے کہ پوری طاقت اور توجہ کے ساتھ اس احساس کمتری کا مقابلہ کر کے اسے شکست دے سکتے ہیں۔

جو لوگ احساس کمتری کو انسان کی بنیادی کمزوری سمجھتے ہیں وہ اپنے مقصد میں کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے۔

ٹیلی پیتھی میں میرا تجربہ

میرا ایک دوست میرے پاس آیا اور کہنے لگا کہ میری ہیرے کی انگوٹھی گم ہوگئی ہے۔ بہت قیمتی انگوٹھی تھی میں اس کی وجہ سے بہت سخت پریشان ہوں لہٰذا آپ اس کا پتہ کریں اس نے مجھے کہا کہ مجھے پورا پورا واقعہ بیان کرو انگوٹھی کیسے گم ہوئی میں نے کہا کہ سب نے انگوٹھی دہلی سے خرید تھی اور میں نے اپنی بیوی کو پکڑا دی اس نے کہیں کھو دی ہے گھر بار سب تلاش کی ہے مگر نہیں ملی بہت پریشان ہوں آپ مہربانی کر کے میری انگوٹھی کا پتہ کریں۔ مل سکتی ہے یا کہ نہیں میں نے اس کی تمام باتیں غور سے سن لیں اور ان کو بیٹھک میں بیٹھا کر

میں اپنے عمل کرنے والے کمرے میں چلا گیا میں نے یکسوئی کے ساتھ دھیان کیا میرے دل میں آواز آئی کہ انگوٹھی عورت کے دوپٹے میں بندھی ہوئی ہے اور دوپٹہ اس نے سوٹ کیس میں رکھا ہوا ہے میں نے آکر اپنے دوست کو بتایا کہ انگوٹھی دوپٹے میں بندھی ہوئی ہے اور سوٹ کیس میں پڑی ہے میں نے آکر اپنی بیوی سے کہا کہ سوٹ کیس کھولو اور اس میں سے دیکھو سوٹ کیس کھولا گیا اس میں اسے دیکھا تو انگوٹھی دوپٹے میں بندھی ہوئی مل گئی۔

مجھے ایسے بہت سے تجربے ہو چکے ہیں۔ اس کے لئے شرط ضروری ہے کہ انسان جھوٹ نہ بولے ہمیشہ سچ بولے برے خیالات دل میں نہ آنے دے تو سب کام ممکن ہو سکتے ہیں۔

ٹیلی پیتھی میں ایک اور تجربہ

میں ابھی مشق ہی کر رہا تھا کہ بوڑھا شخص روتا ہوا میرے پاس آیا اور آ کر روتے ہوئے کہنے لگا کہ میں لٹ گیا میں مارا گیا اس۔ نر ایک سانس میں نہ نجانے کتنی باتیں کرتا چلا جا رہا تھا اور زار و قطار رو رہا تھا۔ میں نے بوڑھے شخص کو تسلی دی اور اس کو چپ کرایا حوصلہ دیا اور بیٹھا دیا۔ تھوڑی دیر کے بعد میں نے اس شخص سے پوچھا بزرگوار کیا بات ہے۔ اس نے کہا کہ میرا ایک ہی بیٹا تھا وہ کہیں گھر سے باہر گیا تھا کئی دن ہو گئے ہیں۔ واپس نہیں آیا اس کی والدہ کا رو رو کر بہت برا حال ہو چکا ہے مہربانی کر کے میرے بچے کا پتہ کریں۔ میں اٹھا اور ہاتھ منہ دھو کر اپنے عمل والے کمرے میں چلا گیا اور میں نے اپنے عمل کو شروع کیا پوری یکسوئی کے ساتھ تمام دنیا مجھے نظر آ رہی ہے اور میں جاننا چاہتا ہوں کہ وہ لڑکا کہاں ہے اور کس حال میں ہے۔ مجھے اپنے خیال میں نظر آیا کہ شہر سے دور ایک ویران کنوئیں میں گرا پڑا ہے کنواں بالکل سوکھا ہوا ہے اور بہت گہرا ہے۔ میں نے عمل کو بند کیا اور بوڑھے شخص کو بلایا۔ اور پوچھا کہ تیرے پاس کوئی سواری ہے اس نے کہا جی ہاں میرے پاس گھوڑا ہے۔ تو گھوڑا لاؤ اور میرے ساتھ چلو۔ ہم دونوں گھوڑے پر سوار ہو کر شہر سے باہر 3/4 میل کے فاصلے پر کنواں تھا وہاں چلے گئے وہاں دیکھا تو کنوئیں کے اندر لڑکا بے ہوش پڑا ہوا ہے ہم لڑکے کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے۔ لڑکے کو لوگوں کی مدد سے کنویں سے باہر نکالا۔ لڑکے کو گھر لایا گیا

حالت سنبھلنے پر لڑکے سے پوچھا کہ تم اس کنویں میں کیسے پہنچے۔ اس نے جواب دیا کہ مجھے کچھ آدمیوں نے پکڑ لیا میرے پاس سونے کی چین اور انگوٹھی تھی انہوں نے چھین لی اور مجھے کنویں میں پھینک دیا۔

یوگ یوگا اور ٹیلی پیتھی

یوگ کو سنسکرت میں وسیلہ کہا جاتا ہے۔ ہندوؤں کے فلسفہ میں سے ایک ہے جس میں مختلف قسم کی ورزشیں جسمانی نفسیاتی کی جاتی ہیں تاکہ روح انسانی آواگون کے چکر سے آزاد ہو جائے۔ یوں تو یوگا کے بہت سے آسین ہیں ہر شخص اپنی مرضی اور مزاج کے مطابق کسی کو اختیار کر لیتا ہے۔ ریاض کرنے والے کو یوگی کہتے ہیں۔

یوگی کو مختلف مراحل سے گزرنا پڑتا ہے۔

پہلا درجہ ضبط نفس ہے اور آخری درجہ مراقبہ کا ہے۔

یوگا کے ذریعے جسمانی اعضا کو باہم مربوط کیا جاتا ہے۔

جب کوئی شخص اپنے ذہن کو ایک مقصد پر مرکوز رکھنے کیلئے کامیاب ہو جائے تو وہ یوگا سیکھنے کیلئے آسن کے مرحلے میں داخل ہو جاتا ہے۔

اس کے بعد شمع جلا کر رکھ لیں اور اس کے سامنے دو زانوں ہو کر بیٹھ جائیں اور شمع کو اپنی پوری توجہ کے ساتھ گھورنا شروع کر دیں مگر توجہ ایک ہی جگہ پر رہے۔ سب سے پہلے مختلف رنگوں والی روشنی کبھی کم اور کبھی زیادہ نظر آئے گی آپ مسلسل شمع کو دیکھتے رہیں حتی کہ آپ قرب و جوار سے بے خبر ہو جائیں گے اور آپ کا ذہن دوسرے خیالات سے خالی ہو جائے گا اور آہستہ آہستہ ذہنی یکسوئی پیدا ہوتی چلی جائے گی اس عمل میں شروع میں بڑی دشواری ہوتی ہے مگر بعد میں کوئی دشواری نہیں ہوتی۔

اس مشق کو فطری ارتکاز توجہ کہا جاتا ہے۔ بہت ضروری ہوتا ہے کہ اپنی ذہنی توجہ کو مکمل طور پر ایک جگہ پر مرکوز کرنا ابتدائی سبق ہوتا ہے اس کیفیت کو اپنے اندر پیدا کر لینے کے بعد ذہن کی مقناطیسی قوت آزاد ہو جاتی ہے اور انسان اس پر قابو پا لیتا ہے اور پھر وہ جیسے چاہے استعمال میں لا سکتا ہے یہی قوت جو انسان کے لاشعور میں ہوتی ہے بیرونی ذہن میں

آ جاتی ہے جو لوگ اپنی زندگیوں کو جنگلوں صحراؤں میں گذار دیتے ہیں ان لوگوں کا عقیدہ ہوتا ہے کہ اگر ہم شہروں میں چلے جائیں اور وہاں کے لوگوں سے باہمی میل جول شروع کر دیں تو ان کی یہ قوت ختم ہو جائے گی اسی لئے وہ اپنی تمام زندگی کو مادہ کی قید سے آزاد کرانے میں لگے رہتے ہیں۔

شمع بینی کا اصل مقصد کیا ہے؟

شمع بینی کی مشق کا مقصد دراصل تحت الشعور کی خفیہ قوتوں کو بیدار کر کے ان سے ارتکاز توجہ کا کام لینا ہے اس لئے شمع بینی کے مقصد کو بڑی اچھی طرح سے سمجھ لینا ضروری ہے ورنہ آپ اس سے استفادہ حاصل نہیں کر سکتے۔

شمع بینی کی مشق کرنے سے دو فائدے ہوتے ہیں ایک یہ کہ توجہ ایک نقطہ پر جم جاتی ہے اور ساری قوت سمٹ کر اکٹھی ہو جاتی ہے دوسرے اس مشق سے سرنیٹ پاور کی بیداری ہو جاتی ہے۔ شمع بینی منزل تک پہنچنے کا ایک زینہ ہے شمع بینی سے انسان میں حسی ادراک کی بھی صلاحیت پیدا ہو جاتی ہے اور توجہ مرکوز کرنے کی قوت پیدا ہو جاتی ہے۔

ویسے تو انسان کے ذہن کے اندر بہت سے غدود ہوتے ہیں۔ لیکن ان میں سب ایک خاص غدود جسے Pineal Glands کہتے ہیں یہ انسان کے لاشعور سے تعلق رکھتا ہے یہ ٹیلی پیتھی میں بڑا اہم رول ادا کرتا ہے جب ہم شمع کو گھورنا شروع کرتے ہیں تو یہ منتشر خیالات کو سمیٹ دیتا ہے اور توجہ کو ایک نقطہ پر مرکوز کر دیتا ہے اسی طرح شمع بینی کی مشق حسی ادراک کی صلاحیت پیدا کر دیتی ہے اور توجہ کو مرکوز کرنے کی صلاحیت پیدا کر دیتی ہے۔

شمع بینی کے فائدے

شمع بینی کا ایک تو یہ فائدہ ہوتا ہے کہ انسان کی توجہ ایک ہی نقطہ پر جم جاتی ہے اور ساری قوت اکٹھی ہو کر یکجا ہو جاتی ہے اور انسان کی اعصابی پٹھوں میں ارتعاش پیدا ہوتا ہے اور یہ قوت جو انسان کی ریڑھ کی ہڈیوں میں پوشیدہ ہوتی ہے آہستہ آہستہ اوپر کی طرف کھسکنے لگتی ہے۔ جب اس کا لاشعوری طاقتوں سے ٹکراؤ ہو جاتا ہے تو پھر انسان بلند و بالا



ہونے لگتا ہے۔ اعصاب اور لاشعور کو قابو میں رکھنے کیلئے سانس کی مشقیں کرنا پڑتی ہیں کچھ لوگ اپنے حواس کے ذریعے بیک وقت مختلف قسم کے نقوش اپنے ذہن میں بنا لیتے ہیں یہ انسان کی معمولی حالت ہے جس کو کثیر خیالی کی حالت کہہ سکتے ہیں لیکن جب شمع بینی کی مشق ہوتی ہے تو کثیر خیالی کی حالت سے نکل کر واحد خیال بن جاتا ہے۔

شمع بینی کیلئے ٹیلی پیتھی اور یوگا میں فرق

ٹیلی پیتھی

ٹیلی پیتھی میں شمع بینی کے لئے کرسی پر بیٹھنے کی اجازت ہے۔
ٹیلی پیتھی میں ماہرین کے بیٹھنے کا کوئی خاص طریقہ نہیں بتایا۔
ٹیلی پیتھی میں شمع کی لو کو پلک جھپکائے بغیر دیکھنا ضروری ہے۔

یوگا

یوگا میں شمع بینی جس طرح ٹیلی پیتھی کا عمل شروع کرنے کیلئے کی جاتی ہے۔
یوگا میں زمین پر بیٹھنا ضروری ہوتا ہے۔
یوگا میں ٹیلی پیتھی کے دوران ایک مخصوص آسن کو اپنانا ضروری ہے۔
یوگا میں شمع بینی کے لئے ہم پلکیں جھپکا سکتے ہیں۔
یوگا میں توجہ پر قائم رہنا لازمی شرط ہے۔
یوگا میں شمع بینی کی مشقوں کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔
ا۔ پہلے دو فٹ تک شمع کو گھورنا ضروری ہے۔
۲۔ پھر بعد میں آنکھیں بند کی جاسکتی ہیں۔
یوگا میں شمع کی جلتی ہوئی لو کو اپنے ذہن میں رکھنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

یوگا کے آسن

یوں تو یوگا کے بہت سے آسن ہوتے ہیں جن میں سے چند ایک کا ذکر کیا جا رہا ہے ہر شخص اپنی اہلیت کے مطابق کسی ایک کو اختیار کر لیتا ہے۔

کرما یوگا...... بھگتی یوگا...... راجا یوگا...... جنن یوگا
یوگا کی ریاض کرنے والے کو یوگی...... یوگن جوگی جوگن کہتے ہیں۔
یوگی کے آٹھ مدارج ہیں جن میں سے گزرنا پڑتا ہے۔
پہلا درجہ ضبط نفس کا ہوتا ہے۔
آخری دھیان مراقبہ کا ہوتا ہے۔ جس کو سمادھی کہتے ہیں۔
ہتھا یوگا کے ذریعے سے اعضاء جسمانی کو مربوط کیا جاتا ہے۔
بھگتی یوگا روحانی یوگا سے پہلے کیا جاتا ہے تاکہ روح کو تیار کیا جاسکے۔

یوگ

یوگی کہتے ہیں کہ سورج حدت اور توانائی کا آئینہ دار ہوتا ہے اور چاند ٹھنڈک اور سکون کا آئندہ دار ہوتا ہے۔

نفسیات کے ماہرین کہتے ہیں کہ انسان کے دماغ میں کروڑوں خلئے ہوتے ہیں جو طاقت ور شعاعیں پیدا کرتے رہتے ہیں اس کو وجدان کہتے ہیں وجدان ہر طرح کا ہوسکتا ہے وجدان دراصل انسانی ذہن اس تیز لہر کا نام ہے جو ہر وقت اور اچانک ذہن میں کوے کی طرح لپکتی ہے اور انسان کو آنے والی باتوں سے باخبر کر دیتی ہے۔ ٹیلی پیتھی کے علم کو سیکھنے کے لئے یوگا کی مشقیں بہت اہمیت رکھتی ہیں۔ جب کوئی شخص اپنے ذہن کو ایک ہی مرکوز پر رکھنے میں کامیاب ہو جاتا ہے تو وہ یوگا سیکھنے کیلئے اس کے بعد آسن کے مراحل میں داخل ہو جاتا ہے۔

فطری ارتکاز کیلئے کسی مخصوص مدت کی ضرورت نہیں ہوتی پہلے ابتدائی ایام میں دشواری ہوتی ہے مگر بعد میں ذہنی یکسوئی پیدا ہو جاتی ہے۔

یوگا کی مشقوں کے دوران ذہنی ہیجان سے بچاؤ بہت ضروری ہوتا ہے کیونکہ آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ اس دوران مختلف مراحل سے گزرنا پڑتا ہے۔ ڈسپلن کی پابندی بہت ضروری ہوتی ہے کبھی قسم کی کیفیات سے متاثر نہ ہوں۔ اپنی توجہ کو نقطہ حقیقت پر مرکوز رکھیں بعض اوقات خیالی تصویریں بھی سامنے نظر آتی ہیں اور جو کچھ نظر آتا ہے وہ آپ کے ذہن

کے اندر پوشیدہ خیالات ہوتے ہیں جو تحت الشعور سے نکل کر خیالی شکل اختیار کر لیتے ہیں۔
یوگا کی مشقوں کیلئے ذہن اور جسم پر کنٹرول کیا جاتا ہے جو ٹیلی پیتھی کے عمل میں بہت معاون ثابت ہوتا ہے۔
آپ مستقل طور پر مشق شروع کر دیں گے تو آپ میں خود بخود آہستہ آہستہ صلاحیت پیدا ہو جائے گی۔

قوت کو بیدار کرنے کیلئے

- ☆ اپنے ہر عمل کے انجام اور رد عمل کے بارے میں معلومات ہونی چاہئیں۔
- ☆ تمام غیر مرئی اشیاء کے بارے میں معلومات ہونی چاہئیں۔
- ☆ مکمل صحت اور توانائی ہونی چاہئے۔
- ☆ سب لوگوں سے اچھا سلوک ہونا چاہیے۔
- ☆ ہر جگہ پر روحانی طور پر پہنچنے کا علم ہونا چاہیے۔
- ☆ دوسروں کے خیالات پڑھنے کا علم ہونا چاہیے۔
- ☆ ماضی اور حال کے بارے میں معلومات ہونی چاہئیں۔

عصبی نظام اور ٹیلی پیتھی

Nervous System

اس نظام کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ جسم کے مختلف حصوں کے درمیان رابطہ کا کام کرتا ہے اور جس کی تمام حرکات وسکنات اور نظم وضبط کو کنٹرول کرتا ہے۔

۱۔ مرکزی اعصابی نظام
۲۔ محیطی اعصابی نظام
۳۔ خودکار اعصابی نظام

یہ نظام مندرجہ ذیل کام کرتے ہیں:

- ☆ اخراجی نظام توانائی کو خارج کرتا ہے۔
- ☆ جسمانی سرگرمی تیز کرتا ہے۔
- ☆ خطرے تھکان سردی غصے وغیرہ کی حالت میں توانائی جمع کرتا ہے اور اسے متعلقہ عضو کو فراہم کر کے اسے خطرے کا مقابلہ کرنے کیلئے تیار کرتا ہے۔

ٹیلی پیتھی اور ٹیلی فون

یہ ایک آلہ ہوتا ہے جس کی مدد سے ہزاروں میل دور کی آواز سنی جا سکتی ہے اور بات چیت کی جا سکتی ہے اور اس کا معنی بھی دور کی آواز سننے کے ہیں۔ انسانی آواز سے ہوا میں لہریں اسی طرح پیدا ہوتی ہیں جس طرح ساکن پانی میں پتھر پھینکنے سے ہوتی ہیں عملی طور پر برقی رو اس قسم کی لہروں کو اپنے ساتھ لے جاتی ہے۔

برقی تار کے دونوں سروں پر دو پرزے لگا دیئے جائیں تو وہ برقی رو سے ملحق ہو جائیں گے اگر آپ ایک پردے کے سامنے کھڑے ہو کر باتیں کریں تو اس سے ہوا میں تموج پیدا ہوگا اس کی لہریں برقی رو کے ساتھ ساتھ پردے تک جا پہنچیں گی اور وہ پردہ ویسی ہی لہریں ہوا میں اس پردے پر پیدا کر دے گا اگر ایک پردے کے سامنے بات چیت کی جائے تو دوسرے پر کے ساتھ دوسرا شخص پردے کے ساتھ کان لگا کر گفتگو سن سکتا ہے اور یہی طریقہ ٹیلی پیتھی میں بھی استعمال کیا جا رہا ہے آج سے صدیوں کیلئے لوگ ہزاروں میل دور کی آواز کو سن لیا کرتے تھے اور ہزاروں میل دور کی چیزوں کو بھی دیکھ لیا کرتے تھے بلکہ سمندروں پہاڑوں کے اندر کی ہر شے کو دیکھ لیا کرتے تھے یہی کمالات ہپناٹزم ہے۔

ٹیلی پیتھی اور شخصیت

اللہ تعالیٰ نے یوں تو بہت سی مخلوق کو پیدا کیا ہر مخلوق کی بناوٹ میں حسن ونکھار علیحدہ علیحدہ ہوتا ہے مگر انسانی مخلوق میں جو نکھار رکھا گیا ہے جس کی تعریف کرنا آسان نہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو بیشمار خوبیوں سے نوازا ہے اور اس کی بناوٹ بہت خوبصورتی سے بنائی ہے جو کہ بہت ہی قابل تعریف ہے اور اس کے ساتھ ساتھ اس میں قوت ارادی

بھی بڑی مضبوط عطا فرمائی ہے۔ شخصیت انسان کے کردار کے اندر قابلیتوں کا مجموعہ ہے۔ شخصیت، منظم اور مضبوط انفرادیت کا تعین کرتا ہے۔

شخصیت اتنا ہی اہم جزو ہے جو شخصیت میں نکھار پیدا کرتا ہے اور معاشرے میں عزت وقار میں اضافہ کرتی ہے ایسی شخصیت کے حامل لوگ نظم وضبط کے بڑے پابند ہوتے ہیں بڑے باریک بین ہوتے ہیں اپنے کام سے ہی غرض رکھتے ہیں۔

فضول گفتگو کو پسند نہیں کرتے ایسے لوگ اپنے تمام کاموں کو بڑی ذمہ داری اور تربیت سے کرتے ہیں ٹیلی پیتھی کے علم کو ایسے لوگ بہت جلدی اور کامیابی سے حاصل کر سکتے ہیں۔

ہمارے ذہن کے اندر خیالات تجربات گزشتہ یادیں بسی ہوئی ہیں ٹیلی پیتھی ایک علم بھی ہے اور سائنس بھی۔

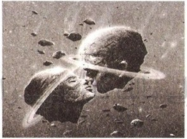
سائنس

سائنس یہ کہتی ہے کہ انسان کے اندر مقناطیسی قوتیں ضرور موجود ہیں جن کو اگر بیدار کرلیا جائے تو انسان ہر ناممکن چیز کو ممکن بنا سکتا ہے جبکہ ان پراسرار قوتوں کو بیدار کرنے کے لئے پوری توجہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ ٹیلی پیتھی کی قوت یوں تو ہر شخص میں موجود ہوتی ہے لیکن جو شخص اپنے اندر اعلیٰ قوت پیدا کر لیتا ہے وہی اس میں کامیاب ہوتا ہے۔

علم تصوف کیا ہے؟

What is Tasauwuf?

علم تصوف اسلام دین کا بڑا ایک اہم شعبہ ہے جس کی بنیاد خلوص فی النیت اور خلوص فی العمل پر ہے یہ کوئی انوکھی یا نئی چیز نہیں ہے۔ یہ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کی پیداوار ہے جب آپؐ غار حرا میں بیٹھ کر ذکر الٰہی میں مصروف رہتے تھے اور اسی غار میں بیٹھ کر تصوف کا پودا لگایا جو پروان چڑھتا گیا اور آج ایک طاقتور درخت کی شکل میں



موجود ہے اور آج ہزاروں لاکھوں لوگ اس کی ٹھنڈی اور گھنی چھاؤں میں سکون حاصل کر رہے ہیں اور اس خوبصورت لذیذ پھل سے مستفیض ہو رہے ہیں۔ موجودہ دور میں تصوف کی ضرورت کا بڑا شدید احساس پایا جا رہا ہے امت مسلمہ کے بھٹکے ہوئے لوگ اپنی منزل سے بے خبر ہو چکے ہیں۔

اسی طرح ٹیلی پیتھ کا علم بھی بہت ضروری ہوتا چلا جا رہا ہے۔ جس طرح تصوف میں قلوب الہی اور محبت الہی میں انسان کو ترقی کے راز ملتے ہیں اور مخفی اسرار سے واقفیت حاصل ہوتی ہے اسی طرح ٹیلی پیتھی کا علم بھی اسی سے منسلک ہے۔ تصوف کے معنی ملنے ملانے کے ہوتے ہیں تصوف کے بغیر ٹیلی پیتھی بھی نامکمل ہے۔

روحانی اور باطنی زندگی کی پیروی اور آپ ؐ کے طفیل رسائی حاصل کرنے کا نام ہے جب تک آپ کی روحانی زندگی کو نہ اپنایا جائے کوئی بھی چیز حاصل نہیں ہو سکتی۔ جب تک دل صاف نہ ہو جائے کچھ وصول نہیں ہوتا اور جس کا دل صاف ہو جائے معرفت خداوندی نصیب ہو جاتی ہے۔ اللہ کا ولی ہی صاحب باطن ہوتا ہے اور اللہ کا برگزیدہ بندہ ہوتا ہے اور حقیقی راستے پر چلتا ہے اور اپنے سچے جذبوں سے اپنی حیات سیرت کو اپنے معاشرے اور زمانے کے حسن عمل کا نمونہ بنا دیتا ہے ان کی خداداد صلاحیتیں ان کی روحانی قوتیں زمانے کو بڑا فائدہ پہنچاتی ہیں ان کی مقناطیسی قوت نے سہل الحصول بنا دیا اور ان کی سیرت و کردار کی برقی لہروں نے عمل کی پاسداری کا فرض سرانجام دیا اور دنیا ان کی تحریک دعوت پر صادر کرتی ہوئی رجوع الی اللہ کی منزلیں طے کرتی ہوئی چلی جاتی ہے ان کی خداداد صلاحیتیں اللہ کی آشنائی کیلئے فضا کی تعمیر کرتی ہیں اور ان کی روحانی قوتیں دنیا کیلئے سودمند ثابت ہوتی ہیں تاکہ پریشان حال لوگوں کے دلوں پر سکون ہو اسی لئے اللہ والے اپنے وجود سے ہمارے درمیان بے یقینی کی فضا کو صاف کرتے نظر آ رہے ہیں ہر دور میں تاریخ ثابت کرتی رہی ہے کہ اولیاء کرام کے بے لوث اور مقناطیسی کردار نے دنیا کے دل موہ لئے ہیں۔

تصوف کا مفہوم

تصوف کا مفہوم یہ ہے کہ پہچان۔ معرفت خداشناسی۔ ذریعہ ملنا ملانا۔ عبادت

پر ہمیشہ پابندی کرنا۔ تصورات۔ تفکرات۔ ذکر و فکر مجاہدات عبادات کا ایک ایسا لائحہ عمل اپنانا جس کے ذریعے تزکیہ نفس تصفیہ قلب حاصل ہو۔ تصوف خلق کا نام ہے۔

التصوف صفا و مشاهدة

ترجمہ: تصوف صفاء یعنی تزکیہ اور مشاہدہ کا نام ہے۔

التصوف هو ان يهيتك الحق عنك و يحييك به

ترجمہ: تصوف یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ تجھے تیری ذات سے فنا کر دے اور اپنی ذات کے ساتھ تجھے زندہ کر دے۔

تصوف وہ علم جس سے تزکیہ نفس اخلاق اور اظہر باطن کی تعمیر کے احوال پہچانے جاتے ہیں۔ نفس کی اصلاح ہو سعادت ابدی حاصل ہو۔

منزل کا راستہ

اس منزل کا راستہ یہ ہے کہ پہلے مجاہدہ کر کے اپنی ذات کو مٹائے اور دنیا سے ناطہ توڑ کر پوری طرح سے اللہ کی طرف متوجہ ہو جائے جب یہ سعادت حاصل ہو جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے دل کا متولی بن جاتا ہے اور علم کے انوار سے منور کر دیتا ہے۔ تصوف کے بغیر کچھ حاصل نہیں ہو سکتا۔ تصوف کی مختلف شکلیں سامنے آتی رہیں۔

اسلام سے قبل

یونانی، ہندی، چینی، جاپانی، سیلونیا اور دیگر تہذیبوں میں بھی اس کا وجود ثابت ہوتا ہے۔

درجات کی بلندی کیلئے

ایسے اللہ کے نیک بندوں کی ایک بڑی طویل فہرست مرتب کی جا سکتی ہے جو تزکیہ نفس کے مدارج طے کرتے رہے اور بڑی سخت قسم کی محنت کی اور اپنی عمریں گذار دیں خود کو اللہ کی اتباع کیلئے تمام زندگی وقف کئے رکھا اور ان پر اللہ تعالیٰ ان پر ممدوح کے

مدارج ومقامات منکشف کردیے۔

اگر آج بھی کوئی خوش نصیب پورے خلوص کے ساتھ اصلاح قلب اور تزکیہ نفس کی خاطر اولیاء کرام کے نقش قدم پر چلنے کیلئے تیار ہوئے تو اللہ کے فضل و کرم سے تصوف کے منازل طے کرسکتا ہے۔

مشاہدہ

مشاہدہ کرنے والے لوگ بڑے متقی پرہیزگار لوگ ہوتے ہیں اور بڑے مضبوط ارادے کے لوگ ہوتے ہیں کیونکہ اتباع سنت اور ذکر الٰہی کی کثرت اور لذت و سرور سے بھرپور ہوتے ہیں۔ ہم جو کچھ ظاہری مادی حواس کے ذریعے محسوس کرتے ہیں اور مشاہدہ کرتے ہیں کائنات کا ماحصل یہی کچھ نہیں بلکہ کائنات اس کے علاوہ بہت سی اشیاء سے بھری پڑی ہے ان کا مشاہدہ کرنے کیلئے باطنی حواس اور روحانی ادراک کی ضرورت ہوتی ہے ہر ظاہر کا ایک باطن ضرور ہوتا ہے اور ہر وجود کے اندر ایک روح موجود ہے یہاں تک کہ ہر ذرہ باطنی توانائی کا حامل ہے۔

تصوف کائنات کی اشیاء غیر مرئی مخلوقات سے ہمیں روشناس کراتا ہے اور عالم رُوحانیت سے ہمارا تعلق قائم کراتا ہے مادی حواس اور عقل کی حدود جہاں ختم ہو جاتی ہے وہیں سے تصوف شروع ہوتا ہے بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ تصوف محض خیالات ہیں اہل تصوف کو اپنے خیالات توہمات خواب یا مراقبے میں نظر آتے ہیں مگر یاد رہے کہ تصوف کا اصل معاملہ خواب خیال سے شک وشبہ سے پاک ہوتا ہے۔

زمانہ قدیم

زمانہ میں لوگ اپنا مقصد حاصل کرنے کیلئے کسی چمکدار چیز بلور شفاف چمکدار سامنے رکھ کر اس پر نظر توجہ مرکوز کرتے تھے اور بعض چراغ کی روشنی پر نظر جماتے تھے اور بعض لوگ شیشے آئینوں سے یہ کام لیا کرتے تھے اور بعض چاند سورج کو ٹکٹکی باندھ کر دیکھتے رہتے تھے۔ ان کا خیال تھا کہ اس سے نفس اور روح میں جلا پیدا ہوتی ہے روحانی

قوت پیدا کرنے کا بہت پرانا طریقہ ہے۔

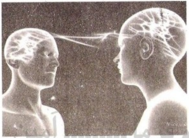
بلور بینی، شمع بینی، آئینہ بینی وغیرہ کے مختلف ناموں سے پکارا جاتا تھا۔

ٹیلی پیتھی کشف سمعی کی شاخ

ٹیلی پیتھی کشف سمعی کی شاخ ہے۔ جس کے معنی آواز کے ذریعہ سے خبر میں دریافت کرنا۔

طریقہ:

اس کا طریقہ یہ ہے کہ کانوں میں روئی ٹھونس کر ایک گوشہ تنہائی میں جا کر بیٹھ جائے اور ذہن کو یکسو توجہ کو یکجا کر کے یہ تصور پوری طاقت سے قائم کرتا ہے نہ کہ سنائی دینے والی آوازیں سنائی دیتی ہیں اور بہت سی آوازیں کانوں کے قریب محسوس ہوتی ہیں۔ ہلکی سی آواز بھی آنکھوں کے سامنے شعلہ نور بن جاتا ہے۔



ہپناٹسٹ

Hypnotist

پرانے زمانے کے جادوگر کاہن لوگ کرشمے دکھاتے تھے یورپ میں بھی آج کل مسمریزم ہپناٹزم کے ذریعے سے کرشمے دکھائے جارہے ہیں۔ ہپناٹسٹ اپنے معمول کو مقناطیسی نیند سلا کر اس سے کام لیتا ہے۔ یہ خواب دیدی حالت ہر شخص میں موجود ہوتی ہے جس کے ذریعے سے مسمریزم کا عمل ہوتا ہے۔ اپنے طالبوں کو ماضی و مستقبل کے حالات بتاتا ہے۔ اس کو نفس تحت الشعوری بھی کہا جاتا ہے۔ اسی کی وجہ سے طالبوں کو کشف جنونی حاصل ہوتا ہے اور وہ کشف کرامات کے ذریعے مشہور ہو جاتا ہے لوگوں کو بڑے بڑے سفلی شعبدے کرشمے دکھائے جاتے ہیں۔ اہل مسمریزم جو مختلف شعبدے دکھاتا ہے لیکن یہ کمالات دنیاوالوں کے نزدیک بڑی اہمیت رکھتے ہوں گے مگر اللہ والوں کے نزدیک ان کی حقیقت ایک مکھی کے پر کے برابر بھی نہیں ہے دراصل حقیقت یہ ہے کہ یورپ کا مسمریزم ہپناٹزم یہ سب اسلام کے بزرگوں کی تقلید ہے۔ مگر ہپناٹسٹ کیلئے خوداعتمادی ضروری ہے اگر اس میں خوداعتمادی نہ ہو تو وہ ہپناٹائز نہیں کرسکتا اس لئے یہ ضروری ہے کہ وہ اپنے کام میں مہارت رکھے اور اپنے اندر کامیابی کیلئے پختہ یقین رکھنا ضروری ہے تاکہ وہ اپنے کام کو صحیح انجام دے سکے۔ ذہنی اور جسمانی طور پر صحت مند ہونا ضروری ہے اور ہر قسم کے نشہ سے پرہیز ہونا ضروری ہے اور اپنی آواز پر توجہ دینا ضروری ہے کیونکہ آواز کو اس میں بڑی اہمیت ہوتی ہے جتنی آواز خوبصورت شیریں ہوگی اتنا ہی اثر زیادہ کرتی ہے۔

ہپناٹسٹ کو بڑا تحمل مزاج ہونا چاہیے تاکہ وہ اپنا کام اطمینان سے کرسکے۔

تنویم

Hypnosis

فرانز مسمر نے 1779ء میں پیرس میں مسمریزم کے نام سے ایک نیا ادارہ

کھولا۔ مسمر کا خیال تھا کہ انسانی جسم کے اندر ایک خاص قسم کی مقناطیسی قوت پائی جاتی ہے اگر وہ کم ہو جائے تو بہت سے لوگوں میں بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں اور وہ اس طریقہ سے علاج کرتا تھا اگر کسی دوسرے شخص میں مقناطیسی قوت زیادہ ہے تو اس کے جسم میں داخل کرے اس طرح سے مریض تندرست ہو جاتے تھے۔ مسمر نے اصل میں القا کا طریقہ اختیار کیا تھا لیکن لوگوں نے اس کی حقیقت کو نہ سمجھا اور اس کی مخالفت شروع کر دی۔

القا ایما

Suggestion

القا کا لفظ پرانا ہے دوا اور القا مل کر مریض کا مرض دور کر دیتے ہیں۔

مثلاً مریض کو ڈاکٹر کہتا ہے کہ فلاں کام نہیں کرنا تو وہ اس کے کہنے پر لگ جاتا ہے اور وہ نہیں کرتا۔

القا کے علاج میں مریض کو تسلی دی جاتی ہے اور ہمت بڑھائی جاتی ہے۔

عمل تنویم یا مسمریزم یا ہپناٹزم جو کچھ بھی ہے بزرگوں کے طفیل سے ہی ہے۔

ہپناٹزم کا تربیتی عنصر

انسان چاہے کچھ بھی کیوں نہ ہو عامل محنت کر کے اس کو چھی تربیت دے کر اچھی قسم کا معمول بنا سکتا ہے جدوجہد کر کے معمول کے دل میں یقین پیدا کر سکتا ہے کہ اپنے دھیان کو ایک نقطہ پر مرکوز کرے عامل اگر پوری توجہ سے کوشش کر کے مسخر کرنے میں کامیاب ہو سکتا ہے جس طرح سے کوئی کام سیکھنے کی کوشش کرتا ہے تو وہ آہستہ آہستہ وہ کام سیکھ جاتا ہے اسی طرح جب کوئی ایک بار مسخر ہو جاتا ہے تو پھر عامل کو کوئی پریشانی نہیں ہوتی۔ آپ مسخر کر کے ہپناٹزم کی نیند میں سلانے میں کامیاب ہو سکتے ہیں اس میں یہ بات بھی ضروری ہے کہ عالم اور معمول دونوں کی تربیت لازمی ہوتی ہے اگر عام صحیح طور پر تربیت یافتہ نہ ہو گا تو وہ تجربہ و عمل کو صحیح نہیں کر سکے گا بلکہ بگاڑ دے گا اور مزید دشواریاں پیدا کر دے

گا۔ اس لئے ٹیلی پیتھی کے علم کے حصول کے لئے ٹیلی پیتھی کی تربیت کے بنیادی اصولوں کو سمجھنا اور مدنظر رکھنا ضروری ہوتا ہے عامل کیلئے ضروری ہے کہ وہ پیغام کی ترسیل بلکہ اس کے معمول کرنے میکانکی عمل سے پوری پوری واقفیت رکھتا ہو عامل جب پیغام ترسیل کرتا ہے تو یہ پیغام شعوری ذہن سے لاشعور میں منتقل ہو جاتا ہے جبکہ معمول اس کو اپنے لاشعور میں معمول کرتا ہے اور پھر اسے شعور تک لاتا ہے۔ معمول کے لئے زیادہ مشکلات پیش آسکتی ہیں کیونکہ وہ بہت ہی زیادہ حساس قسم کے فرائض کو سرانجام دے رہا ہوتا ہے اس لئے اس پر زیادہ بیرونی اثرات پڑتے ہیں اور وہ متاثر ہو جاتا ہے اس لئے ضروری ہے کہ ٹیلی پیتھی کی مشق کرنے سے پہلے اور بعد میں جسمانی آسودگی حاصل کرنا ضروری ہے اور مشق کے دوران جذباتی تناؤ کی کیفیات سے ہر ممکن طور پر گریز کرنا بہت ضروری ہے۔

ٹیلی پیتھی مسمریزم ہپناٹزم

ٹیلی پیتھی مسمریزم ہپناٹزم کی شکل میں آج بھی ترقی یافتہ ممالک میں رائج ہے۔

ڈاکٹر مسمر اور کیرو وغیرہ نے اس قسم کی کچھ مشقیں کر کے چند مادی اور سفلی کمالات دکھا کر شہرت حاصل کی ہے۔

ہپناٹزم میں فرضی نقاط

ہپناٹزم میں فرضی نقاط پر نظر جمانے کی مشق کر کے یہ مقصد حاصل کیا جا سکتا ہے۔

ہپناٹزم کا استعمال

یوں تو علم کوئی بھی ہو اس کے استعمال کے اوپر منحصر ہوتا ہے کہ اگر اسے صحیح طریقہ سے استعمال کیا جائے تو نافع ہو گا اگر غلط طریقے سے استعمال میں لایا جائے تو نقصان دہ ثابت ہو گا یہ انسانی سوچ پر منحصر ہے کہ وہ اسے کس طرح سے استعمال میں لاتا ہے اس کا وہ خود ذمہ دار ہے۔

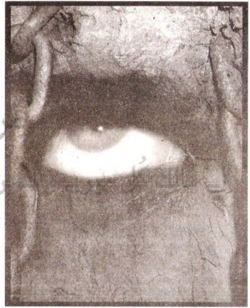
ویسے تو دنیا ایک میلہ ہے اس میں ہر طرح کی چیز ہوتی ہے اچھی بھی ہوتی ہے اور

بری بھی ہوتی ہے۔ نیک لوگ بھی ہوتے ہیں اور برے لوگ بھی ہوتے ہیں۔ پیغام سنانا ہمارا فرض ہے اور سوئے ہوؤں کو جگانا ہمارا فرض ہے۔

کوئی مانے یا نہ مانے سنانا ہمارا فرض ہے منانا نہیں
یہ ایسی تبلیغ ہے جس کا کبھی وار خالی نہیں جاتا۔

مقناطیسی نظر

یہی وہ نظر تھی جو بیماروں کو شفا فراہم کرتی تھی۔
یہی وہ نظر تھی جو لوگوں کے دکھوں کا مداوا بنتی تھی۔
یہی وہ نظر تھی جو دلوں کو پھیر دیتی تھی۔
یہی وہ نظر تھی جو لوگوں کے دلوں پر حکومت کرتی تھی۔
یہی وہ نظر تھی جو لوگوں کے دکھوں کا سہارا بنتی تھی۔
یہی وہ نظر تھی جو تقدیر کو بدل دیتی تھی۔
یہی وہ نظر تھی جو گداگروں کو شہنشاہ بنا دیتی تھی۔
یہی وہ نظر تھی جو لوح محفوظ تک پہنچتی تھی۔
یہی وہ نظر تھی جو زمین کی تہوں سے سب کچھ سیکھ لیتی تھی۔
یہی وہ نظر تھی جو مٹی کو سونا بنا رہی تھی۔
یہی وہ نظر تھی جو ہزاروں میل دور چیز کو دیکھ لیتی تھی۔
یہی وہ نظر تھی جدھر اٹھ جاتی کرم کرتی چلی جاتی تھی۔
یہی وہ نظر تھی جو ہزاروں لاکھوں لوگوں کو فیض دے رہی تھی۔
یہی وہ نظر تھی جو مردہ دلوں میں روح پھونک رہی تھی۔
یہی وہ نظر تھی جو لوگوں کے دل منور کر رہی تھی۔
یہی وہ نظر تھی جو لوگوں کے بگڑے کام سنوار رہی تھی۔
یہی وہ نظر تھی جو دلوں کے زنگ اتار رہی تھی۔
یہی وہ نظر تھی جو سنگدلوں کو نرم بنا دیتی تھی۔



یہی وہ نظر تھی جو بیمار دلوں کو صحت یاب بنا دیتی تھی۔
یہی وہ نظر تھی جو کرم کیے جا رہی تھی۔
یہی وہ نظر تھی جو حیوانوں کو انسان بنا دیتی تھی۔
یہی وہ نظر تھی جو بھٹکے ہوئے لوگوں کو صراط مستقیم پر لا رہی تھی۔
یہی وہ نظر تھی جو چوروں کو قطب بنا دیتی تھی۔
یہی وہ نظر تھی جس نے دنیا کی تقدیر بدل کر رکھ دی تھی۔
یہی وہ نظر تھی جو سمندروں کی تہوں سے ہیرے جواہرات نکال لاتی تھی۔
یہی وہ نظر تھی جو پہاڑوں کی کھوہوں میں کیا جان لیتی تھی۔
یہی وہ نظر تھی جس کے اٹھتے ہی دنیا والوں کو حقیقی زندگی مل جاتی تھی۔

یہی وہ نظر ہے جس سے لوگ رہتی دنیا تک مستفیض ہوتے رہیں گے یہی نظر ان بزرگوں کی ہے۔ جنہوں نے ڈھونڈتے ڈھونڈتے اللہ تعالیٰ تک رسائی حاصل کر لی یہ منزلیں انہی کا نصب العین تھیں کہ جن کو دنیا سے کوئی محبت نہ تھی اور جن کا ہر عمل عاقبت کو سنوارنے اور مخلوقِ خدا کی بھلائی کیلئے ہوتا تھا۔

ایسے اللہ کے نیک بندوں کا تذکرہ آج بھی ہمارے لئے مشعل راہ ہے۔

یہ غازی یہ تیرے پراسرار بندے
جنہیں تو نے بخشا ہے ذوق خدائی
دو نیم ان کی ٹھوکر سے صحرا و دریا
سمٹ کر پہاڑ ان کی ہیبت سے رائی

سائنسدانوں نے برقی آلات نے آسمانی تصویریں ذہن پر تو بھیج دیں مگر وہ بزرگوں کی ایک جنبش نظر کو بھی نہیں پہنچ سکتے۔

اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے کہ وہ کیسی آنکھیں تھیں جس میں زمین و آسمان جذب ہو کر رہ گئے ہیں جن آنکھوں نے صدیوں کے حقائق کو تلاش کر لیا تھا۔

ان آنکھوں میں روشنی کیوں نہ ہوئی وہ تو خدا کے نور سے دیکھتے ہیں۔

مومن کی فراست سے ڈرو کہ وہ خدا کے نور سے دیکھتا ہے۔

سچے خواب

اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندوں کو خواب کے ذریعے اشارہ کر دیتا ہے کہ کام صحیح ہے فائدہ مند ہے اسکو کر لو۔ جو کام صحیح و درست نہ ہو اس کے بارے میں بھی اشارہ فرما دیتا ہے خواب ایک سچی حقیقت ہے۔ اگر کسی شخص نے ساری عمر خواب سچا نہ دیکھا ہو اور نہ ہی قلب میں ساری عمر کچھ کچھ محسوس ہوا ہو تو ایسے لوگوں کو چاہیے کہ وہ کسی روحانی معالج سے اپنے قلب کا علاج کرائیں اگر قلب زنگ آلود ہو گیا ہو تو اسے صاف کرائیں۔ بیمار ہو۔ مردہ ہو یا پھر پتھر ہو گیا ہو۔ سیاہ ہو گیا ہو تو فوراً علاج کرائیں ورنہ بہت بڑا روحانی نقصان ہو سکتا ہے۔ کیونکہ خواب کے ذریعے کام کے ضرر اور نفع کو محسوس کر لیتا ہے ابتداء میں جب دل زندہ ہونے لگتا ہے تو اس کی بعض علامات یہ ہوتی ہیں کہ پہلے اس کو خواب میں بیداری ہوتی ہے اور شعور حاصل ہو جاتا ہے اور سمجھتا ہے کہ یہ جو کچھ اس وقت میں دیکھ رہا ہوں یہ خواب ہے ہر خواب میں عام جیسی طاقت ہوتی ہے ہر خواب کا اپنا ایک الگ سبب اور مقصد ہوتا ہے مادی و نفسیاتی محرکات ہی ہمارے خوابوں کا سبب بنتے ہیں بہت سے خواب کشف کہلاتے ہیں۔

تحلیل نفسی

تحلیل نفسی میں نفسیاتی الجھنوں یا اعصابی خلل کے مریضوں کے علاج کا بہتر طریقہ ہے۔ یونگ پہلا شخص تھا جس نے نفسیاتی الجھنوں کا تصور پیش کیا اس نے فکر احساس اور وجدان کو بنیادی طور پر نفسیاتی افعال قرار دیا ہے اور اس کے خیال میں نفس تین حصوں میں بٹا ہوا ہے جو درج ذیل ہے۔

۱۔ داخلی نفس　　۲۔ شخص لاشعوری　　۳۔ خارجی لاشعوری

ان تینوں کا تعلق آپس میں لازم و ملزوم ہے۔

خوابوں اور خوش فہمیوں کا نفسیاتی طور پر تحلیل کر کے اس کا شعور بیدار کیا جائے۔

ہپناٹزم ایک آرٹ

ہپناٹزم ایک آرٹ اور سائنسی علم اس آرٹ اور علم کو دوسرے علوم کی طرح ہر شخص سیکھ سکتا ہے مگر دوسرے علوم کی طرح اسے دیکھنے یاد رکھنے اور استعمال کرنے کے لئے ایسے اصولوں کو مدنظر رکھنا ضروری ہوتا ہے جن کے بغیر ہپناٹسٹ کی اپنی شخصیت ادھوری رہ جاتی ہے۔ اس کے لئے مخصوص توجہ اور جسمانی اہمیت کا حامل ہونا بہت ضروری ہوتا ہے چونکہ ہپناٹزم سے مراد یہ ہوتی ہے کہ اپنی بات کو دوسرے کو ذہن میں منتقل کرنا ہوتا ہے اور اس بات پر عمل بھی کروانا ہوتا ہے اس لئے ہپناٹسٹ کو اپنے دماغ کو پاک وصاف رکھنا ضروری ہوتا ہے۔

ہپناٹزم کا غلط استعمال ہپناٹسٹ کے لئے خود ہی ذہنی کوفت بن جاتا ہے اور ضمیر کو ملازمت کرتا ہے ہپناٹسٹ کیلئے اپنے اندر کامیابی کیلئے پختہ ارادہ اور مکمل یقین ہونا ضروری ہے۔ اپنی آنکھوں میں کشش پیدا کرنے کی تربیت حاصل کرنا ضروری ہے اس لئے جب ہپناٹسٹ اپنے معمول کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے تو معمول تابع ہو جائے آنکھوں کے اندر کشش پیدا کرانی ضروری ہے۔ ہپناٹسٹ کو بہت ہی تحمل اور صبر سے کام لینا ضروری ہوتا ہے۔

ہپناٹزم کی طاقت کا اندازہ

ہپناٹزم کی سب سے بڑی طاقت کی نشانی یہ ہوتی ہے کہ انسانی دکھ درد تکلیف کو فی الفور ختم کیا جائے مثلاً کسی شخص کو بڑی سخت درد ہو رہی ہے تو اس کو مسخر کر کے حکم دیا جائے کہ اب اسکا درد دور ہو گیا ہے۔ تو اس شخص کا دور جاتا رہے گا اور وہ اپنے آپ کو تندرست سمجھنے لگے گا۔

لیکن اس کے برعکس تندرست آدمی پر مسخر کرنے کا عمل مفید ثابت نہ ہوگا یہی وہ بنیادی ہپناٹزم ہے جس کے ذریعے سے بہت سی بیماریوں کا علاج ماہرین ہپناٹزم کے ذریعے سے کر رہے ہیں۔

ہپناٹزم میں احکامات کا ضروری ہونا

ہپناٹزم میں احکام کے معنی ہدایات کے ہوتے ہیں۔ ہپناٹزم میں معمول کو دی گئی وہ ہدایات ہوتی ہیں جن سے معمول آسانی مسخر ہو سکتا ہے اس کے لئے اسے حکم دیا جاتا ہے کہ وہ آرام سے سو جائے جب شخص سو جاتا ہے تو اسے حاکم طرح طرح کے حکم دیتے ہیں جو اس کے لاشعور کیلئے ہوتیں ہیں جو اس کے جسم پر کنٹرول رکھے ہوتے ہیں۔

روزمرہ کی زندگی میں یہ بات بالکل واضح ہے کہ ہر کام احکام سے ہی ہوتا ہے۔

مثال کے طور پر سکول میں اساتذہ حکم دیتے ہیں کہ فلاں سبق یاد کرو وہ ہم کرتے ہیں۔ ماں باپ حکم دیتے ہیں کہ فلاں کام کرو ہم کرتے ہیں۔ احکام کسی ذریعے سے بھی مل سکتے ہیں احکام بالواسطہ بھی مل سکتے ہیں۔

ہپناٹزم اور کھیل

ہپناٹزم کی افادیت سے کسی بھی میدان میں ارنکاز نہیں کیا جا سکتا چاہے وہ تعلیم کا میدان ہو یا کھیل کا میدان ہو۔ اس میں ہپناٹزم کا کردار بہت زیادہ ہوتا ہے کھلاڑیوں کیلئے ہپناٹزم بہت مفید ثابت ہوتا ہے اگر ایک کھلاڑی میچ کھیلنے کیلئے جاتا ہے تو ایسے مشورے بیداری کے ہپناٹزم کے تحت دیں تو بے حد مفید ثابت ہوتے ہیں۔

☆ میں بہت اچھا کھلاڑی ہوں۔
☆ میں کھیل کے دوران تھکن محسوس نہیں کروں گا۔
☆ میں کھیل میں ہر ممکن جیتوں گا۔
☆ میں کھیل کو بڑے اطمینان اور حوصلے سے کھیلوں گا۔

ایسے مشورے کھلاڑیوں کیلئے بڑے کارآمد ہوتے ہیں۔

ہپناٹسٹ کا مقام

جب کوئی بھی معمول محنت کر کے وہ بلند و بالا مقام پر پہنچ جاتا ہے کیونکہ اس کے

اندر ایک عظیم قوت پیدا ہو جاتی ہے وہ اپنی شعوری نظر سے ہزاروں میل دور کی چیز کو ایسے دیکھ لیتا ہے جیسے کہ کسی نزدیکی چیز کو دیکھ رہا ہوتا ہے۔ اسی طرح مستقبل میں ہونے والے واقعات دیکھ سکتا ہے اور بتلا سکتا ہے۔ ماضی حل مدتوں کے حالات دیکھ کر بتلا سکتا ہے۔ ہپناٹزم کی طاقت بہت لامحدود ہے اس سے انسان بڑے بڑے کام سرانجام دے سکتا۔

ازدواجی زندگی میں ہپناٹزم کا کردار

ازدواجی زندگی میں پریشانیاں الجھنیں نفرت غصہ تعلقات کی خرابی کا سبب بنتے ہیں۔ میاں بیوی میں زبردست ناچاقی اور ایک دوسرے سے انتہائی نفرت کرنے لگتے ہیں اگر ان مسائل کا حل بروقت نہ کیا جائے تو آگے چل کر تباہی و بربادی کے سوا کچھ نہیں اور کچھ نہیں ہوتا۔ اگر ان کا تدارک بروقت کر لیا جائے تو ازدواجی زندگی میں خرابی پیدا نہیں ہوتی اور زندگی خوشگوار بن سکتی ہے میاں بیوی میں پیار و محبت مزید بڑھ سکتا ہے۔

ہپناٹزم تو ان مسائل و مشکلات کے حل کرنے کا نام ہے۔

آج کل اکثر میاں بیوی کے تعلقات میں کشیدگی کا سبب نفسیاتی الجھنیں بھی دیکھنے میں آ رہی ہیں۔ جن کا تعلق سطح ردعمل ہوتا ہے ہپناٹسٹ کو چاہیے کہ دونوں میاں بیوی کے زندگی کی چھان بین کرے اور ان سے سوالات کر کے پوچھے اور انکا صحیح حل نکالے۔ ہپناٹسٹ کو بہت ہوشیاری سے یہ کام کرنا ہوگا کہیں ایسا نہ ہو کہ لاشعور دھوکہ دے لاشعور میں چھپے ہوئے رازوں کو اگلوانا ہوگا۔ جب صورتحال معلوم ہو جائے تو پھر میاں بیوی دونوں کو مشورے دیئے جائیں اور مختلف اوقات میں صبر و تحمل کے ساتھ ان کو باہمی زندگی گزارنے کیلئے جکڑ دیا جائے تاکہ باقی ماندہ زندگی خوش اسلوبی پیار و محبت سے گذر سکے۔

ہپناٹزم کیلئے ضروری ہدایات

☆ معمول کا عامل پر مکمل یقین ہو اور اس کے ساتھ پوری عقیدت ہونی چاہیے۔
☆ ہپناٹزم کیلئے مکمل طور پر خوشگوار ماحول ہونا چاہیے۔
☆ ہپناٹزم کی مشقیں زیادہ تر شام کو کامیاب ہوتی ہیں۔

☆ کمرے میں تیز روشنی نہیں ہونی چاہیے۔
☆ کمرے میں اگربتی یا خوشبو ہلکی ہونی چاہیے۔
☆ ہپناٹزم کے تجربات کرتے وقت بالکل سنجیدہ ہونا چاہیے۔
☆ کمرے میں شور و غل نہیں ہونا چاہیے۔
☆ ہپناٹزم کرتے وقت خود اعتمادی کا ہونا بہت ضروری ہے۔
☆ ہپناٹزم کرنے والے کے دل میں اگر بے اعتمادی کا خیال آ جائے تو تجربات ناکام ہو جاتے ہیں۔

عامل اور معمول کا تعلق کیسا ہونا چاہیے؟

جب بھی انسانی دماغ کو کوئی بھی اطلاع ملتی ہے تو لاشعور کے اشارے پر ویسا ہی عمل کرتا ہے لیکن یہ ضروری ہے کہ اطلاع دینے والا ذریعہ پر اعتماد ہو۔ یہی بات ہپناٹزم میں ضروری ہوتی ہے اگر معمول کو عامل پر مکمل یقین نہ ہوگا تو اس پر کچھ بھی اثر نہیں پڑ سکتا۔ اگر عامل معمول کو سلانے میں کامیاب ہو جائے تو پھر مسخر کرنے میں کوئی مشکل پیش نہیں آتی۔

ایسی صورت میں مسخر شخص عامل کا گرویدہ ہو جاتا ہے۔ عامل پھر جو بھی کہے وہ ماننے کو تیار ہو جاتا ہے مثال کے طور پر اگر اس کو کہا جائے کہ تم نے فلاں چیز نہیں کھانی اگر کھائے گا تو تم کو فلاں بیماری لگ جائے گی تو وہ چیز ہرگز نہیں کھائے گا۔ اگر کوئی بیماری ہو جائے تو اسکو شفایاب ہونے کی امید دلائے وہی کامیاب حکیم تو ڈاکٹر ہوتا ہے۔ جو اپنے مقناطیسی الفاظ میں مریض کو شفایابی کا یقین دلاتا ہے۔

یہی وہ بنیادی ہپناٹزم ہے۔

ہپناٹزم اور فوبیا

بعض لوگوں کو فوبیا کی بیماری لگ جاتی ہے جو کہ بہت پریشان کن ہوتی ہے اور مختلف لوگ اس بیماری میں مبتلا ہو جاتے ہیں فوبیا کی بہت سی اقسام ہیں یہاں ہم چند اقسام کا ذکر درج ذیل کر رہے ہیں جن کو پڑھ کر معلوم ہو جائے گا کہ فوبیا کیا ہے اور اس سے نجات

کیسے ممکن ہے۔ دراصل فوبیا سے مراد ہر قسم کا ڈر خوف ہے۔

ایروفوبیا ...... ہوا سے خوف آنا	مونوفوبیا ...... تنہائی سے خوف آنا
زوفوبیا ...... جانوروں سے ڈرنا	نیوفوبیا ...... ہر نئی چیز سے ڈرنا
ہیماٹوفوبیا ...... خون سے ڈرنا	نیکروفوبیا ...... لاش سے ڈرنا
ڈیموفوبیا ...... ہجوم سے خوف کھانا	نکٹوفوبیا ...... اندھیرے سے ڈرنا
پائیروفوبیا ...... آگ سے خوف کھانا	اکلیروفوبیا ...... بلندی سے خوف کھانا
ایسٹرافوبیا ...... بجلی کا خوف	انتھروفوبیا ...... لوگوں سے ڈرنا
کائنوفوبیا ...... جنسی فعل سے خوف	ہائیڈروفوبیا ...... پانی سے خوف کھانا
گائنوفوبیا ...... عورتوں سے خوف کھانا	

ہر ڈر اور خوف کسی نہ کسی طرح سے ہر انسان کے ذہن میں سوار ہوتے ہیں اور پریشان کرتے ہیں ان کے پیچھے کوئی نہ کوئی وجہ ضرور چھپی ہوتی ہے۔ ایسے خوفوں کو دور کرنے کیلئے ہپناٹسٹ کے لئے ضروری ہے کہ ایسے مریضوں کی وجوہات کا اصل پتہ لگائے اور مریض کے ذہن سے ہپناٹک نیند میں سجیشن دے کر ختم کرے۔

ہپناٹزم میں صاف ستھرا لباس کیوں ضروری

ہپناٹزم میں صاف ستھرا لباس اس لئے ضروری ہے کہ اس سے اپنے نفس کی تربیت ہوتی ہے۔

☆ اچھے لباس سے جسمانی کشش بڑھ جاتی ہے۔
☆ اچھے لباس سے نفاست اور سلیقہ ظاہر ہوتا ہے۔
☆ اچھے لباس سے شخصیت پروقار نظر آتی ہے۔
☆ اچھے لباس سے انسان بارعب معلوم ہوتا ہے۔
☆ اچھے لباس سے انسان کا جسم نکھر جاتا ہے۔

نوٹ: یہ کوئی ضروری نہیں ہوتا کہ لباس قیمتی ہی ہو لباس چاہے معمولی ہو لیکن صاف ستھرا ہونا ضروری ہے۔

آسٹرول پروجیکشن

Asteral Projection

ماہرین ٹیلی پیتھی اثیری جسم کو آسٹرول پروجیکشن کا نام دیتے ہیں۔

یہ نورانی پیکر ہمارے جسم سے علیحدہ ہو کر بھی ایک شفاف اور چمکدار دھاگے کے ذریعے یہاں جسم سے کچھ نہ کچھ تعلق ضرور رکھتا ہے۔ بعض لوگ اس نورانی پیکر کو ہمزاد بھی کہتے ہیں جب لاشعور کی طاقتیں ایک مرکز جمع ہوتی ہیں تو انسانی جسم سے توانائی کا بہاؤ تیز ہو جاتا ہے تو اس کا اثر نورانی پیکر پر بھی ہوتا ہے ان نورانی پیکر شعاعوں کو الیکٹرو میگنیٹ یا موج مقناطیسی کرنٹ بھی کہتے ہیں۔

سرنیٹ پاور

دوسری طرف اس نورانی پیکر کی توانائی کنڈالنی شکتی سے بھی تعلق رکھتی ہے جسے سرنیٹ پاور کہتے ہیں۔

انسانی جبلت اور اس کا کردار

ٹیلی پیتھی کے علم کے حصول میں انسان کو راہ راست پر رکھنے کیلئے انسانی جبلت کا کردار بڑا اہم ہوتا ہے انسان کے اندر جس طرح سے دوسری مخفی چیزیں موجود ہیں اور ان کا انسانی زندگی میں بڑا اہم کردار ہے اس طرح انسان کے اندر موجود ایک قوت جبلت بھی ہے اس قوت کے ماتحت ہر انسان اپنی مرضی کا یقین کرتا ہے اور اسی کے زیر اثر اپنا کام سرانجام دیتا ہے۔ انسان کا لاشعور جبلت کی بنیاد پر اپنا وجود قائم ہے۔ جب وہ کام کرتے کرتے تھک جاتا ہے تو وہ انسان کی ریڑھ کی ہڈی میں پاور ہوتی ہے اس سے قوت طلب کرتا ہے سست ہو جانے کی صورت میں لاشعور قوت عصابی نظام سے حاصل کرتا ہے اگر لاشعور کو پاور یا اعصابی نظام سے قوت دستیاب نہ ہو تو پھر پورے لاشعور کا نظام خلل کا شکار

ہو کر جنون میں مبتلا کر دیتا ہے اور انسان اپنے آپکو بہت کچھ سمجھنے لگتا ہے لیکن اس پر کنٹرول کرنے کیلئے اللہ تعالیٰ نے انسان کے لاشعوری میں ایک قوت رکھی ہے جس کو استعمال میں لا کر انسان راہ راست پر رہتا ہے۔ یہ قوت انسان کو وراثت میں ملتی ہے۔

جبلت کو بنیادی درجہ حاصل ہے ہر کام کرنے کیلئے جبلت کا کردار بڑا اہم حصہ ہوتا ہے اس لئے اس کو مضبوط اور بیدار کرنا بہت ضروری ہے۔

انسانی جبلت کا کوئی بھی واقعہ برا نہیں ہے یہ جذبات اور خواہشات اللہ کی طرف سے عطا ہوئی ہیں آپ ان سے زندگی کی تکمیل کیلئے بھرپور فائدہ لے سکتے ہیں اور اپنی شخصیت کو نکھار سکتے ہیں۔

روشن ضمیری کیا ہے؟

ٹیلی پیتھی میں روشن ضمیری وہ قوت ہے جس سے اشیاء کو مدت سے زیادہ ہو جانے پر معلوم کر سکتے ہیں۔ آگے کا حال معلوم کر لینا اور روشن ضمیری سے ہونے والی باتیں معلوم کی جاتی ہیں اور وہ چیزیں بھی جو موجودہ نظر سے غائب ہوں۔ روشن ضمیری میں اطلاع کے بغیر دوسرے ذہن کی بھی مدد حاصل ہو سکتی ہے۔

مثلاً بچے اپنے ماں باپ سے شوہر بیوی سے قریبی ذہنی رابطہ رکھتے ہیں ایک شخص ایک کمرے میں بیٹھا ہوا ہے اور وہ دوسرے کمرے کی سب چیزوں کو دیکھ سکتا ہے حالانکہ اس نے دوسرے کمرے کو دیکھا تک نہیں روشن ضمیری ایک گوہر مقصود ہے۔ روشن ضمیری میں ہر وقت انسان اللہ کے حضور سجدہ ریز رہتا ہے اور وہ دنیا سے اپنا بڑا گہرا تعلق رکھتا ہے ایسی صورت میں روحانی سماعت بڑی حساس ہوتی ہے۔ روشن ضمیر شخص کو ظاہری دنیا کا کوئی بھی شور وغل سنائی نہیں دیتا۔ لیکن اس کو باطنی آوازیں سنائی دیتی ہیں کیونکہ اس پر اسرار حیات واضح ہو جاتے ہیں ان لوگوں کے نزدیک دنیا کی کوئی حیثیت نہیں ہوتی یہ ایک ایسا باطنی نور ہوتا ہے جو کہ ہر عام آدمی کو نہیں ملتا اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت سے ملتا ہے۔

یقین کی اقسام

یقین بڑی چیز ہے یقین ہمارے ہر کام پایہ تکمیل تک پہنچتا ہے یقین کے بغیر کوئی کام مکمل نہیں ہو سکتا یقین ہی تو ایک ایسی شے ہے جو انسان کا حوصلہ بڑھاتی ہے۔ تو اس لئے انسان کو چاہیے کہ جو بھی کام شروع کرے مکمل یقین کے ساتھ کرے۔

علم الیقین:

علم الیقین اسے کہتے ہیں کہ سامنے پانی کا گھڑا پڑا ہے اور اس میں پانی بھی موجود ہے اور یہ پانی پیاس بجھا سکتا ہے۔ اسے ہم علم الیقین کہیں گے۔

عین الیقین:

عین الیقین اسے کہتے ہیں کہ ہم پانی والے گھڑے کے پاس گئے گھڑے کا ڈھکنا اٹھایا پانی کو آنکھ سے دیکھا اسے ہم عین الیقین کہیں گے۔

حق الیقین:

حق الیقین اسے کہتے کہ ہم نے گھڑے میں سے پانی پیالے میں ڈالا اور پی لیا پانی کی حقیقت معلوم ہوگئی پانی اور آپ میں کوئی حجاب نہ رہا۔ اسے ہم حق الیقین کہیں گے۔

یاد رہے کہ ہر چیز سنوارے سنور جاتی ہے۔ بنانے بن جاتی ہے۔ گر انسان کا بناؤ شکار بہت ہی مشکل کام ہے لیکن جب کوئی ہزاروں لاکھوں میں سے ایک آدھ طالب اصلی کامل آدم اور باطنی انسان کی صورت میں کسی کامل کے ہاتھ سے بن ٹھن کر سنور جاتا ہے تو اس پر اللہ کے فرشتے بھی عش عش کرتے ہیں اور اس کی تعظیم کرتے ہیں۔ جو شخص نفسانی ظلماتی مادی جہان میں معنوی طور پر مر جاتا ہے تو اصلی روحانی جاودوانی نورانی جہان میں طفل نورانی پیدا ہو جاتا ہے۔ موت کے بعد جب اس کا نوری جثہ بڑھ کر عاقل ہو جاتا ہے مادر باطنی زبان سیکھ جاتا ہے تو وہاں کی اشیاء اسماء اور حقائق سے واقف ہو جاتا ہے اس کے بعد وہاں کے روحانی اور باطنی لوگوں کی باتیں سنتا اور سمجھتا ہے اور وہاں کے مدرسوں روحانی کالجوں میں سے باطنی علوم نظریہ نظر حاصل کرتا ہے تو اس وقت اسکا معاملہ شک وشبہ سے

گذر جاتا ہے اور اس کا درجہ یقین علم الیقین سے گذر کر عین الیقین تک پہنچ جاتا ہے ایسے سالک کا معاملہ شنید سے دید، دید سے یافت تک پہنچ جاتا ہے جس کو حق الیقین کہتے ہیں۔

کشف

اللہ کے نیک بندے جب کسی بات یا آنے والے واقعات کا یا کسی نیک کام و بدانجام معلوم کرنا چاہتے ہیں۔ تو ان کو کشف ہونے لگتا ہے تو خواب یا مراقبے کے اندر ان کو آنے والے واقعات نظر آنے لگتے ہیں اور ظہور پذیر ہوتے رہتے ہیں۔ جب ان کی نظر بڑی وسیع ہو جاتی ہے تو اپنے محلے شہر اور ملک کے حالات معلوم ہونے لگ جاتے ہیں لیکن بعض اوقات انسان دنیا کے مشاغل میں متفرق ہونے کی وجہ سے محسوس نہیں کرتا بعض دفعہ انسان اپنے اندر گھبراہٹ محسوس کرتا ہے بے چینی محسوس کرتا ہے کہ اور پھر کوئی ناخوشگوار واقعہ رونما ہو جاتا ہے انسان کا دل جتنا زیادہ رنجیدہ ہوگا اتنا ہی زیادہ سخت واقعہ رونما ہوگا اور کبھی کبھی دل میں بڑی خوشی پیدا ہو جاتی ہے اور چند روز کے بے خوشی مل جاتی ہے۔ ایسے بھی لوگ ہیں جن کے ظاہری جسم پر آنے والے واقعات کا اثر کچھ یوں ہوتا ہے کہ آنکھ پھڑ کنے لگتی ہے کبھی جسم کا کوئی حصہ پھڑ کنے لگتا ہے۔ غصہ آجاتا ہے نیند نہیں آتی۔ ہاتھوں میں پکڑی ہوئی چیزیں گر جاتی ہیں۔ کتے بھونکتے ہیں عجیب و غریب آوازیں نکالتے ہیں۔ یہ باتیں آئندہ آنے والے برے حالات کا پیش خیمہ ثابت ہو سکتی ہیں۔ اگر گھر میں کوئی خوشی آنے والی ہوتی ہے تو گھر میں بڑی رونق معلوم ہوتی ہے۔ علم مخفیہ کا علم ہو جاتا ہے۔

اس کی تین قسمیں ہوتی ہیں:

محاضرہ: اس میں عقل و دلیل سے کام لیتے ہیں۔

مکاشفہ: اس میں علم و بیان سے کام لیتے ہیں۔

مشاہدہ: اس میں ذاتی تجربے سے کام لیتے ہیں۔

اول سے علم الیقین ہوتا ہے۔

دوسرے میں عین الیقین حاصل ہوتا ہے۔

تیسرے میں حق الیقین حاصل ہوتا ہے۔

کشف کے ذریعے انسان سینکڑوں ہزاروں میل دور کے ہونے والے واقعات کا بڑی آسانی سے مشاہدہ کر لیتا ہے۔

کشف دراصل صور کی ترقی یافتہ صورت ہے جو اس وقت پیدا ہو سکتی ہے جبکہ اس کو پیدا کرنے کیلئے مسلسل مجاہدے ریاضتیں کی جائیں اس کے حصول کیلئے مشقوں سے اپنے عضلات حرکات کو اپنے ارادے اور نفس کا پابند بنایا جا سکتا ہے۔

مکاشفہ

مکاشفہ کے معنی خفیہ باتوں کا معلوم ہو جانا۔

ریاضت اور مجاہدے سے کشف ہوتا ہے۔

آئندہ آنے والے واقعات کی جھلک دل پر منعکس ہوتی ہے۔

ایک کشف تو تزکیہ نفس کے بعد حاصل ہوتا ہے۔

دوسرا ریاضت اور مجاہدے کے بعد حاصل ہوتا ہے۔

سائیکو کنیس اور تربیت

ذہنی قوت سے مادی اشیاء کو حرکت دینے کے عمل کو سائیکو کینس کہتے ہیں اور اس کو عام حروف سے PK کہا جاتا ہے کیونکہ غیر معمولی حسی ادارک کی ساری قسموں میں ہمارے وجدان کا بہت عمل ہے لیکن اس کا اندازہ لگانا بہت مشکل ہے کہ ہمارا وجدان کب کام کرتا ہے اور کب نہیں۔ اس لئے ٹیلی پیتھی یا سائیکو کنیس کا تجربہ کامیاب رہے گا یا نہیں کبھی ہماری صلاحتیں کام کرتی ہیں کبھی نہیں۔ جب ذہنی قوت کے ذریعے کسی چیز کو حرکت دینے کی کوشش کرتے ہیں تو کامیابی کا انحصار اس بات پر ہوتا ہے کہ آپ کے ذہن میں اس وقت کتنی توانائی موجود ہے اگر یہ توانائی زیادہ ہے تو کامیابی جلدی ہوگی اگر کم ہوگی تو کامیابی ممکن نہیں اس کے لئے بہت مشق کی ضرورت ہوتی ہے۔

نرائیڈ کا خیال

نیند کی حالت میں جو کچھ انسان دیکھتا ہے اس کو خواب کہا جاتا ہے بعض لوگ خواب پر یقین رکھتے ہیں اور بعض نہیں یقین رکھتے۔

خواب انسان کی تحت الشعوری خواہشات کا مظہر ہے۔ انسان کے اندر جو جذبات پوشیدہ طور پر پرورش پاتے ہیں۔ سوتے قوت وہی خیالات غیر شعوری طور پر خواب میں نظر آتے ہیں۔ بعض خواب ایسے بھی ہوتے ہیں جو ان حالات کا نتیجہ نہیں ہوتے انسان خواب میں ایسی ایسی چیزیں دیکھتا ہے جو اس کی سوچ سے بالاتر ہوتی ہے۔

موت اور نیند میں فرق:

موت اور نیند میں فرق یہ ہوتا ہے کہ موت کی حالت میں روح جسم سے علیحدگی اختیار کر لیتی ہے۔ اور نیند کی حالت میں روح جسم کا ساتھ چھوڑ دے تو دماغ کے ساتھ اس کا رابطہ قائم رہتا ہے۔ اس عالم میں روح جہاں جاتی ہے جو کچھ کرتی ہے دیکھتی ہے سنتی ہے۔ دماغ کو اس کی پوری اطلاع ملتی رہتی ہے۔

خواب میں انسان بہت سی ایسی باتیں دیکھتا ہے جن کو وہ جسمانی طور پر نہیں دیکھ سکتا۔ بعض خواب تو بڑے صاف عام فہم ہوتے ہیں اور بعض میں بڑی پیچیدگی ہوتی ہے سمجھ میں نہیں آتے۔

تجربات اور مشاہدات

تجربات اور مشاہدات سے یہ بات واضح ہو چکی ہے کہ نیند اور خواب کے وقت انسان کے وجود سے انسانی اور حیوانی اور از خارج ہوتا ہے لیکن جمادی اور نباتی اس میں موجود ہوتا ہے اور وقت نزع انسان سے حیوانی نباتی اور اپے خارج ہو جاتا ہے صرف معدنی یا جمادی اس میں باقی رہ جاتا ہے اور وہ مٹی ہے جو ہم جنس میں مل جاتی ہے انسان میں جمادی نباتی حیوانی اور برق حیات موجود ہے۔

انسان کے جسم میں دو سلسلے ہر وقت موجود رہتے ہیں۔

ا۔ ظاہری خارجی سانس جو ہر وقت جاری رہتا ہے۔

۲۔ باطنی داخلی خیالات کا سلسلہ ہے۔ یہ سلسلہ انسان سے منقطع نہیں ہوتا یہ ہر دو سانس اور خیالات کے سلسلے میں ہر وقت انسان کے جسم کے ساتھ وابستہ رہتے ہیں اور ان کا آپس میں بڑا گہرا تعلق ہوتا ہے۔

ٹیلی پیتھی میں سانس کی مشق بہت ضروری ہوتی ہے جس وقت آپ کے اعصاب میں جذباتی تناؤ پیدا ہو جائے تناؤ محسوس کریں تو آہستہ آہستہ گہری سانسیں لی اور منٹ تک یہ مشق کریں اس طرح سے آپ کا جسم اعصابی تناؤ سے نجات حاصل کرے گا۔

کشش

ایک دوسرے کو کھینچنے کو کشش کہتے ہیں۔ کشش ہر چیز میں موجود ہوتی ہے یہ کشش چیزوں کی جسامت اور ان کے مرکز سے فاصلے تناسب سے کم و بیش ہوتی رہتی ہیں۔ ہم اس کشش کو اس لئے محسوس نہیں کر سکتے کہ ہمارے گرد و پیش کی چیزوں کے مقابلے میں زمین کی کشش بہت زیادہ ہوتی ہے۔

مثلاً کسی چیز کو فضا میں سے پھینکا جائے تو وہ زمین پر گرتی ہے حالانکہ دونوں اپنی اپنی طرف کھینچتے ہیں مگر زمین کی جسامت بڑی ہوتی ہے اس لئے وہ اپنی طرف کھینچ لیتی ہے اور وہ زمین پر گر پڑتی ہے۔

کشش اتصال اور کشش ثقل کے ذریعے جسم کے اجزاء ایک دوسرے کے قریب آتے ہیں اور ایک دوسرے کو جذب کرتے ہیں یہ کشش ہر جسم میں مختلف ہوتی ہے۔

حاضرات ارواح کا علم

Spiritualism

اہل یورپ میں یہ علم کئی سالوں سے رائج ہے۔ جس کا وہاں پر بڑا چرچا ہے اور بہت بڑا مذہبی صورت اختیار کر چکا ہے امریکہ میں کروڑہا لوگ اس کے متصور پیروکار بن چکے ہیں اب تو پورے یورپ میں پھیلا ہوا ہے۔ اس میں بڑے بڑے فلاسفر، سائنسدان،

ڈاکٹر پڑھے لکھے لوگ اس میں شامل ہیں اور جوک در جوک اس میں شامل ہو رہے ہیں۔ وہاں تو انجمنیں سوسائٹیاں بن چکی ہیں کالج بن چکے ہیں ان میں اس کی تعلیم دی جاتی ہے۔ لندن میں ایک سائیکک نیوز ہے جو اس کی بڑی تشہیر کر رہا ہے وہاں کے لوگ بڑے شوق سے اس کا مطالعہ کرتے ہیں اس میں بڑی دلچسپی لیتے ہیں۔ مگر یہ بہت افسوس سے کہنا پڑ رہا ہے کہ ہمارے ملک میں نوجوان طبقہ کا مطالعہ کی طرف بالکل دھیان ہی نہیں ہے۔ اگر ہے بھی تو فحش قسم کی کتابیں اور ناول وغیرہ پڑھتے ہیں۔ گندی گندی فلمیں دیکھتے ہیں مگر وہ روحانیت کا علم حاصل کرنے کیلئے وقت نہیں نکال سکتے۔

یورپ میں تو روحوں کو حاضر کرنے کیلئے بڑے بڑے جلسے منعقد کئے جاتے ہیں اور ان میں ایک عامل ضرور ہوتا ہے۔ ان حلقوں میں تین آدمی ہوتے ہیں ایک عامل اور دو اس کے مددگار ہوتے ہیں اور باقی لوگ سینکڑوں کی تعداد میں دیکھنے والے ہوتے ہیں ان محفلوں میں روحیں آتی ہیں۔ شکلیں دکھاتی ہیں اور بولتی ہیں حتی کہ بند کمروں سے چیزیں باہر اٹھا کر پھینک دیتی ہیں اور باہر کی چیزیں اندر لاتی ہیں حاضرین محفل کو چھو کر جاتی ہیں بلکہ بے شمار ایسے ایسے کام کئے جاتے ہیں کہ عقل حیران رہ جاتی ہے۔

ابتدائی تاریخ:

اس علم کی ابتدائی تاریخ کچھ یوں ہے کہ امریکہ کے ایک گاؤں ہیڈس فیل میں ہوا۔ اس کی تفصیل یوں بیان کی جاتی ہے کہ اس گاؤں ہیڈس فیل میں ایک شخص جس کا نام ٹیکمان تھا رہتا تھا۔ اس کے گھر رات کو آوازیں کئی روز تک سنائی دیتی رہیں۔ اس کے گھر والے ان آوازوں سے بے حد پریشان اور خوفزدہ ہو گئے کہ انہوں نے اس مکان کو چھوڑ دیا۔ جب یہ لوگ وہاں سے چلے گئے تو دوسرا شخص اس مکان میں رہائش پذیر ہو گیا۔ ان کو بھی وہاں آوازیں سنائی دینے لگیں۔ انہوں نے اس مواقع کے اطلاع آس پاس کے لوگوں کو دی تو لوگ اس واقعہ کی تصدیق کیلئے آئے تو معلوم ہوا کہ یہ آوازیں کسی غیر مرئی چیزوں کی ہیں۔ ان میں سے ایک شخص میڈام فوکس نامی تھا اس نے اپنا خیال ظاہر کیا کہ یہ آوازیں کسی روح کی ہے اور یہ روح کسی مسافر مقتول کی ہو سکتی ہے۔

واقعہ:

چند سال پہلے یہ شخص سفر کرتا ہوا اس گاؤں میں آیا اور رات کو اس مکان میں ٹھہر گیا۔ اس کے مال و دولت کی وجہ سے اس کو قتل کر دیا گیا ہے یہ واقعہ اکثر لوگوں میں مشہور ہو گیا کوئی تو ماننے لگ گیا کوئی مذاق اڑانے لگ گیا۔ اس کے بعد فوکس اپنے بال بچوں کو لیکر وولیسٹر نامی شہر میں چلا گیا۔ اس شہر میں بھی یہی خبر پھیلی ہوئی تھی وہاں پر بھی لوگوں نے مذاق کرنا شروع کیا۔

تحقیق و تفتیش

جب یہ واقعہ طول پکڑ گیا تو ان لوگوں نے سوچا کہ اس کی تحقیق و تفتیش کی جانی چاہیے چنانچہ انہوں نے تین آدمیوں کی کمیٹی بنائی اور ان کی تحقیق کیلئے بھیجا لیکن کمیٹی کسی نتیجہ پر نہ پہنچ سکی۔ اس بات کا اور بھی زیادہ مذاق شروع ہو گیا۔ اسی دوران اور مقامات پر بھی اس قسم کے واقعات رونما ہونے شروع ہو گئے اور اس واقعہ کی تحقیقات بھی زیادہ شروع ہو گئیں۔ بالآخر چار سال کی تحقیق و تفتیش کے بعد ان لوگوں نے ان آنے والی آوازوں سے ٹیلی گراف کا کام لیا اور بھی بڑے بڑے روحانی جلسے ہونے شروع ہو گئے لوگ میڈم کے ساتھ بیٹھ جاتے جب آوازیں یا کھٹ کھٹ ہوتی یا میز کے پائے ہل جاتے تو اس حرف کو لکھ لیتے اس طرح تمام حروف کو ٹیلی گراف کی طرح جس وقت جمع کرنے اور ان کے الفظ اور فقرے بنا کر دیکھتے تو وہ روح کی بات اور ان کے سوالات کے جوابات بن جائے اس طرح ابتداء میں روحوں کے ساتھ بات چیت کا سلسلہ شروع ہو گیا اور اس علم میں مزید ترقی ہوتی چلی گئی۔

اس کی مزید تحقیق کیلئے واشنگٹن کی پارلیمنٹ نے اپنے ذمہ لے لی۔

ان لوگوں نے اس پوشیدہ قوت کا مشاہدہ کیا جو بڑے بڑے بادی اجسام کو حرکت دے دیتی ہے چیزوں کو الٹ پلٹ کر دیتی ہیں۔ تاریک کمرہ میں مختلف شکل اور رنگوں کی روشنی ظاہر ہوتی ہے۔ مکان کے اندر مختلف قسم کی آوازیں آتی ہیں۔ ان آوازوں کے ظاہر کرنے والوں کو معلوم کرنے کی بڑی کوشش کی گئی مگر کوئی کامیابی نہ ہوئی اور یہ بھی حقیقت

ہے کہ کوئی تو ایسی چیز ہے جو یہ کام کر رہی ہے۔ اس کے بعد واشنگٹن پارلیمنٹ نے ایک تحقیقاتی کمیٹی مقرر کی جس نے تحقیق و تفتیش کے بعد اعلان کر دیا کہ اس کے بعد یہ علم ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں پھیل گیا ہے اس کے معتقدین کروڑوں کی شکل میں ہو گئے ہیں۔

لندن میں کمیٹی کا قیام:

1867ء میں لندن میں کمیٹی بنائی گئی کہ ان تمام روحانی حوادث کی تحقیق و تفتیش کرے کمیٹی نے اٹھارہ ماہ کی جدوجہد کر کے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ حادثہ روحانی کا اعلان کر دیا تو انگیریز متحد ہو کر رہ گئے۔

ڈاکٹر جارج ساکسن نے پندرہ سال تک اس کا بہت گہرائی سے مطالعہ کیا اور وہ لکھتے ہیں کہ مجھے مشاہدہ و مطالعہ کے بعد مجھے مذہب روحانی پر مکمل کامل یقین ہو گیا ہے۔

پھر انہوں نے ایک انجمن جس کا نام مباحثہ نفیسہ قائم کی۔ جس کا کام اس قسم کے غیر طبعی حوادث و واقعات سے متعلق لوگوں کے سامنے پیش کرتا ہے۔

علامہ ولاس نے بھی ایک کتاب لکھی ہے جس کا نام عجائب روحانی ہے۔

پیشگی اطلاع...... پیش بینی

اللہ تعالیٰ نے انسان کو بعض ایسی ایسی قوتوں سے سرفراز کیا ہے کہ جو ذہن کو شعور کی سطح سے بلند ترین مقامات پر لے جاتی ہیں اور مخفی پر اسرار نظارے کرا دیتی ہیں اس طرح کے واقعات ہر دور میں ہوتے رہے ہیں۔ جن کو فرق عادت یا مافوق الفطرت سے تعبیر کیا جاتا ہے اس میں القاوجدان کشف اشراف اور تمام کراماتی حالتیں ہوتی ہیں اگر ہم دنیا کے تمام مذاہب کو غور سے دیکھیں تو سب کی بنیاد روحانیت پر ہی رکھی گئی ہے۔ اس کو اسی دور جدید میں سائیکی کا لقب دے دیا گیا ہے حالانکہ روحانیت اس سے کہیں زیادہ بلند و بالا مقام رکھتی ہے کیونکہ روحانیت میں تمام حقیقی رازوں سے واآشنا ہوتی ہے اس لئے دنیا میں اور دنیا کے اندر جتنے بھی مذاہب موجود ہیں ان میں کاہن جوگی سادھو یوگی راہب جادوگر درویش فقیر موجود رہے ہیں اور رہیں گے ان میں سے کئی تو عالم جہان کی باتیں کرتے ہیں

اور کئی نا قابل علاج بیماریوں کے مریضوں کو شفا بخشتے نظر آتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ نظر آتی ہے کہ انسان کے اندر ایک ایسی طاقت موجود ہے جو خدائی طاقت کہلاتی ہے اللہ تعالیٰ نے ہی یہ طاقت عطا کی ہے جس سے انسان مادی قوتوں کے علاوہ پر اسرار قوتوں سے استفادہ حاصل کرتا ہے دنیا کے اندر جب ہم نئی نئی ایجادات کو دیکھتے ہیں تو بڑے حیران ہوتے ہیں لیکن اس بات پر کبھی بھی سنجیدگی سے غور نہیں کیا کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو بے شمار اور لاتعداد قوتیں اور صلاحیتوں سے نوازا ہے اگر ہم ان صلاحیتوں پر قابو پالیں اور اس کا صحیح استعمال کریں تو دنیا کے اندر ایسا انقلاب آسکتا ہے جو عملی نمونہ ہوسکتا اور یہ دنیا سمٹ کر ذرے کی طرح آپکے پاس آسکتی ہے اور آپ کائنات کی ہر چیز کو آسانی سے دیکھ سکتے ہیں۔ سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ کے واقعہ کو دیکھیں جب انہوں نے مسجد نبوی میں خطبہ پڑھتے پڑھتے ہزاروں میل دور لڑنے والی فوج کو ضروری ہدایت دی اور فوج نے قریب کی پہاڑی سے آپ کی صاف آواز کو سنا تھا۔

نورانی پیکر کیا ہے؟

What is Light Soul Body?

لطیف مادہ کی طاقتور لہریں کائنات میں ہمیشہ موجود ہوتی ہیں اس انرجی کو ایتھر کہتے ہیں اس کی تین اقسام ہیں اور تین ہی رنگ ہوتے ہیں۔

۱۔ کیمیائی ایتھر: (آگ)

اس کا رنگ سبز ہوتا ہے

۲۔ لائٹ ایتھر: (روح)

اس کا رنگ گہرا نارنجی ہوتا ہے اس کو نورانی بھی کہتے ہیں اور بعض اوقات سنہرا محسوس ہوتا ہے۔

۳۔ لائف ایتھر: (ہمزاد)

اس کا رنگ ہلکا نیلگوں یا آسمانی ہوتا ہے یہ روحانیت کی علامت ہوتا ہے اور

پراسراریت ہے۔

سائنسی اصطلاح:

سائنسی اصطلاح میں ایتھر کو فیلڈ آف فورس کہتے ہیں۔

روحانیت کی دنیا میں نورانی پیکر جتنا نمایاں ہوتا جائے گا روحانیت اتنی ہی زیادہ بڑھتی چلی جائے گی۔ ماہرین کہتے ہیں کہ شعور معطل ہو جاتا ہے تو یہ نورانی پیکر ہمارے جسم سے علیحدہ ہو کر عجائبات کو دیکھنے کیلئے نکل جاتا ہے تو فیلڈ آف فورس مادے کی لطیف ترین فورس ہے اور یہ مادے تین طرح کے ہوتے ہیں۔

۱۔ سیال جیسے پانی ۲۔ ٹھوس جیسے برف ۳۔ گیس جیسے بھاپ

اس کے علاوہ ایک قسم اور نور بھی ہے لیکن سائنس اس کو نہیں مانتی اگر ہم بھی اس نوری حیثیت کو ماننے سے انکار کر دیں تو پھر فطرت کے بعض پہلوؤں کا علم بھی حاصل نہیں کر سکتے اور نہ ہی قدرت کے بیشمار مظاہر کی تشریح کر سکتا ہے۔ انسان بذات خود اجسام کا مجموعہ ہے۔ ایک ظاہر مادی جسم ہتا ہے اور دوسرا روحانی جسم جو نظروں سے ظاہر اور اوجھل ہوتا ہے ایک عکس آپ آئینہ میں دیکھتے ہیں اور دوسرا عکس آپ کو پرچھائیں کی صورت میں نظر آتا ہے لیکن اس کے علاوہ ایک اور بھی وجود ہوتا ہے جو نظر نہیں آتا مگر اس کی کبھی کبھار اس کی نورانی شعاعیں نظر آجاتی ہیں۔

نورانی پیکر کی شعاعیں

اگر آپ ان کو دیکھنا چاہتے ہیں تو ایک طریقہ یہ ہے کہ اپنے ایک ہاتھ کو سپیشل فیلڈ سے نکلنے والی الیکٹرا وائیلٹ ریز کی دھار پر رکھ دیں تو اس صورت میں آپ کے جسم کے فروس ڈسچارج یا اس سے بہنے والی توانائی کا عکس دیکھا جا سکتا ہے۔

جو لوگ ادراک ماورائے حواس کی مشقیں کرتے ہیں ان کے لئے یہ بہت ضروری ہے کہ اپنے اس نورانی توانائیوں کے پیکر کو اپنے جسم میں جذب کریں اس کے لئے مشقیں موجود ہیں یہ وہی جس کو سرنیٹ پاور کہتے ہیں اور یہ شمع بینی کی مشق سے پیدا کی جا سکتی ہے اس نورانی پیکر کو براہ راست کنٹرول کرنا ضروری ہے کیونکہ جس وقت آپ خیالات بھیجنا

شروع کریں گے تو اس وقت یہ نورانی پیکر درمیان میں حائل ہوگا اور مشکلات پیدا ہوں گی۔

روحانی علم

یہ کس قسم کی ارواح ہیں جن کو لوگ حاضر کرتے ہیں۔

ہمارے ملک میں بھی کوئی ایسا شہر نہیں ہے جس میں اس قسم کے غیبی غیر مرئی آوازیں نہ آئی ہوں اور ایسے واقعات نہ ہوتے ہوں ہم ایسی جگہوں مکانوں وغیرہ کو جنہوں بھوتوں کی رہائش گاہیں کہہ کر چھوڑ دیتے ہیں اور ان میں رہنے کی جرأت نہیں کرتے یورپین لوگ اس قسم کے رونما ہونے والے واقعات کی تحقیق و تفتیش کرتے ہیں اور ہم نظر انداز کر دیتے ہیں۔ یورپین لوگوں کے نزدیک اس علم کے تین بڑے اصول ہیں۔

۱۔ غور اور فکر میڈیٹیشن کہا جاتا ہے۔

۲۔ تصور اور تفکر کہا جاتا ہے۔

۳۔ اپنے حواس سے بات چیت کرنے اور خبر رسانی کے طریقے

اب ہم ان کے طریقے بیان کرتے ہیں۔

طریقہ نمبر 1:

اس کے لئے میز بنائی جاتی ہے اور اس کے نیچے پہیے بھی لگائے جاتے ہیں جو روح کی طاقت سے ہلنے اور پھرنے لگ جاتے ہیں۔

اس کے پاس ایک میڈم یعنی عامل اور دو معاون ہوتے ہیں اور لوگ ہوتے ہیں۔ اس میڈم پر روح فطرتی طور پر مسلط ہوتی ہے۔

اس کو حلقہ میں بلا کر دعوت دی جاتی ہے اور اس کے ذریعہ سے دوسری مطلوبہ روحوں کی حاضرات کی جاتی ہے روح کی حاضری کیلئے میڈم یا عامل کو بے ہوشی میں جانا پڑتا ہے۔ میڈم چاہے تو خود توجہ سے اپنے اوپر بے ہوشی طاری کر لیتی ہے یا اسے معاون یا مددگار ہپناٹزم کی مقناطیسی نیند سلا کر بے ہوش کر دیتا ہے ایسی حالت میں اس کی مسلط روح آ کر اس کے سر پر سوار ہو جاتی ہے اس کے بعد اس سے بات چیت شروع کی جاتی ہے بات چیت آوازوں کھٹ کھٹ سے شروع کی جاتی ہے۔

ایک بار کی کھٹ کھٹ سے جواب صحیح سمجھا جاتا ہے۔
دو دفعہ کی کھٹ کھٹ سے جواب نفی ہوتا ہے۔

طریقہ نمبر 2:

جس وقت میڈم پر روح مسلط ہو جاتی ہے اور میز ہلنے لگتی ہے اور کھٹ کھٹ کی آوازیں آنے شروع ہو جاتی ہیں تو ایک شخص میز پر حروف تہجی پڑھتا جاتا ہے جس حرف پر کھٹ کھٹ کی آواز آتی ہے اس حرف کو لکھ لیا جاتا ہے اس طرح سے جو حروف جمع ہو جاتے ہیں ان کے الفاظ اور فقرے جوڑ کر سوال کا جواب اور روح کی بات معلوم کی جاتی ہے۔

طریقہ نمبر 3:

میز کے اوپر ایک دل شکل کی گاؤ دم لکڑی بنائی جاتی ہے جس کا ایک سرا لمبا پوائنٹر کی طرح ہوتا ہے اس کے نیچے تین پھرنے والے پہیے لگے ہوتے ہیں میڈم اپنے دونوں ہاتھ اس دل کی شکل کی گاؤ دم لکڑی پر رکھ لیتا ہے اور معاون بھی اپنے کی انگلیاں میڈم کے ہاتھوں پر رکھ دیتے ہیں تا کہ روح کے ساتھ رابطہ ہو سکے۔ میز کے سامنے حرف تہجی لکھے ہوتے ہیں اور روح میڈم کے جسم میں داخل کر کے باری باری حرف تہجی کے ایک ایک حروف کی طرف اس گاؤ دم لکڑی کے سرے سے اشارہ کرتی جاتی ہے اور میز پر ایک آدمی ان حروف کو نقل کرتا جاتا ہے اس طرح یہ حروف جمع ہو جاتے ہیں پھر ان کو ٹیلی گراف کی طرح فقرے جوڑ کر روح کی مطلوبہ بات بنالی جاتی ہے۔

طریقہ نمبر 4:

ایک ڈبیا کے اندر کاغذ اور پنسل رکھ دی جاتی ہے اور میڈم اس ڈبیا یا صندوق پر اپنا ہاتھ رکھ دیتا ہے تو وہ اوراق خود بخود روح کی تحریر سے لکھے جاتے ہیں۔

طریقہ نمبر 5:

عامل اپنے ہاتھ میں پنسل رکھتا ہے اور روح اس پر مسلط ہو کر اس کے ہاتھ کو غیر ارادی حرکت دے کر نیچے کاغذ یا تختی پر اپنا مطلب لکھتی جاتی ہے یہ زیادہ ترقی یافتہ میڈم اور پڑھی لکھی روح کا کام ہے۔

طریقہ نمبر 6:

روح میڈم کی زبان سے بولتی ہے اور سوالوں کے جواب دیتی ہے حاضرین سے خطاب کرتی ہے بعض دفعہ تو مرئی شکل اختیار کے قریب ہو جاتی ہیں اور حاضرین کو چھوتی ہیں۔ چیزوں کو الٹ پلٹ کر دیتی ہیں بند کمروں سے چیزوں کو باہر پھینک دیتی ہیں اور باہر کی چیزیں بند کمروں میں لا کر رکھ دیتی ہیں۔ ایسی عجیب وغریب حرکتیں کرتی ہیں کہ انسانی عقل حیران ہو جاتی ہے۔

روحانی عاملوں کے چند واقعات

روحانی عاملوں کے چند عجیب وغریب واقعات جو ان سے روحوں کے ذریعے رونما ہوئے ہیں درج کیے جا رہے ہیں۔

☆ ولیم کروکس لکھتے ہیں کہ ہم نے ایک عامل جس کا نام آنس نموکس تھا کو دیکھا کہ وہ ایک جگہ پر مقالہ روحانی بھی لکھتے اور اسی وقت دوسرا موضوع کسی میڈم کو لکھواتے اور ساتھ ہی کسی تیسرے آدمی کے ساتھ کسی مخالف موضوع پر بھی گفتگو کرتے۔

☆ بارون گلاستو لکھتے ہیں کہ میں نے ایک ڈبیہ میں سفید کاغذ اور پنسل تالے میں رکھے اس کی چابی اپنی پاس رکھ لی جب میں نے تالہ کو کھولا تو بہت پریشان ہوا کہ سفید کاغذ کو لکھا ہوا پایا۔

واقعہ:

ایک لڑکی کی تحقیق کی گئی کہ وہ روح کے مسلط ہونے کے وقت آٹھ مختلف زبانوں یونانی، پرتگالی، ہندی، ہسپانوی، فرنچ، اطالوی، لاطینی اور انگریزی میں کلام کرتی تھی حالانکہ وہ بالکل ہی انگریزی وغیرہ نہ جانتی تھی۔

ایک عامل کا بیان ہے کہ ہم نے ایک لڑکے کو دیکھا جو میڈم شپ کا ماہر تھا وہ علم سے بالکل فارغ تھا جب اس پر روح مسلط ہوتی اس وقت فلسفہ منطق اور معرفت کے مسائل دریافت کیے حالانکہ وہ بالکل ان پڑھ لڑکا تھا۔

تصورات کے ذریعے سے

Concentration

یہ ایک نہایت پوشیدہ بے ریا زود اثر ذکر ہے اس میں نہ کسی وقت کے تعین کی ضرورت ہوتی ہے نہ اس جگہ وغیرہ کی پابندی ہوتی ہے نہ ہی اس میں کسی خاص گنتی کی ضرورت ہوتی ہے مگر اس کے بغیر باطن کا کھلنا ناممکن ہوتا ہے اور تمام منزل طالب بغیر تصور کے ہرگز طے نہیں کر سکتا اگر غور کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ ان کی غرض وغایت انسان کی وتجہ تصور تفکر کی نصرت کو ایک مرکز اور ایک نقطے پر لاتا ہے۔ جیسے مختلف معبودوں کی طرف سے توجہ کو ہٹا کر واحد معبود کی طرف انسان مائل ہو جاتا ہے انسانی توجہ کو ایک ہی نقطے پر مبذول کرنے کیلئے ضروری ہے۔ تصور کا طریقہ انسان کی توجہ کو ایک مرکز پر لانے کیلئے بہترین طریقہ ہے۔ صاحب تصور کے لئے ضروری ہے کہ پاک صاف رہے اور اپنے دل سے غیر خیالات کو نکالے۔

یوں تو تصور کئی طرح کے ہوتے ہیں لیکن دو مقام زیادہ اعلیٰ ہوتے ہیں آنکھیں اور دل جن میں یہ ظاہر اور پوشیدہ رہتا ہے۔ تصور اندرونی اور بیرونی ہوتا ہے۔ لیکن بیرونی تصور ضروری ہے جب تک بیرونی تصور نہ ہو اندرونی تصور نہیں ہو سکتا کیونکہ جب تک کسی چیز کا مشاہدہ نہیں کرتے اس وقت تک ذہن قبول نہیں کرتا لیکن بعض اوقات سنی سنائی باتوں کا خیال ضرور ہوتا ہے لیکن ان کے دیکھنے کے بغیر ان کو تصور میں لانا ممکن نہیں ظاہری تصور آنکھوں میں سمایا رہتا ہے اگر تصور سچا ہوگا تو ظاہری آنکھوں سے نکل کر باطنی آنکھوں میں جا کر ایک روشنی پیدا کر دیتا ہے اور اسی روشنی میں سے اپنے مطلوب کو دیکھتے ہیں اس کی حرکات وسکنات کو دیکھتے ہیں اور اسی روشنی میں سے قدرت کے دلچسپ نظاروں کو دیکھتے ہیں۔ ٹیلی پیتھی کے تصورات یا عکس تصویر عموماً ٹکروں کی صورت میں ذہن کے اندر آتی ہے یہی وہ وقت ہوتا ہے جب تجربے اور مہارت کی ضرورت ہوتی ہے۔

تصور کے یہ فائدے ہیں کہ یہ ایک پوشیدہ بے ریا بے رجعت زود اثر طریقہ ہے اس کے بغیر باطنی لطائف کا کھلنا ناممکن ہوتا ہے مقام منزل طالب بغیر تصور کے ہرگز طے

نہیں کر سکتا قرب، مشاہدہ، عرفان، القان اگر ان کے اصولوں پر غور کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے انسان کی توجہ تصور اور تصرف کو ایک مرکز اور ایک نقطہ پر لاتا ہے۔

حاضرات ارواح

یورپین لوگوں نے اس کی تحقیق کر کے اس سے بڑے مفید نتیجے نکال لئے ہیں اور اس کو ترقی دیکر اسے باقاعدہ علم وفن کے درجے تک پہنچا دیا ہے۔ ہمارے بزرگان دین نے اپنے زمانے میں اس علم اور باطنی طاقت کے وہ حیرت انگیز کمالات دکھائے اہل یورپ کے نزدیک اس علم کے حصول کے تین بڑے اصول ہیں۔

اول غور وفکر میڈیٹیشن کہا جاتا ہے۔

دوئم تصور وفکر یعنی خیال کو ایک مرکز پر جمانے کی مشق کرنا کنسنٹریشن کہا جاتا ہے۔

سوئم اپنے حواس سے بات چیت کرنے اور خبر رسانی کی بہت طریقے ہیں۔

یورپ کے لوگوں میں یہ وصف ہے کہ جب وہ ایک نئی چیز کو دیکھ لیتے تو اس کی تحقیق کرنے میں مصروف ہو جاتے تھے جب تک اسے معلوم نہیں کر لیتے تھے چھوڑتے نہیں تھے۔ اہل عقل لوگوں نے اس پوشیدہ قوت کا مشاہدہ کیا جو بڑے بڑے اور بھاری اجسام کو حرکت دے دیتی ہے جو بظاہر طبعی اصولوں کے خلاف سمجھی جاتی تھی مگر بشری طاقت نے یہ کر کے دیکھا دیا۔

یورپ کے اندر اس علم کی ہزاروں لاکھوں کتابیں موجود ہیں جن کا مطالعہ وہ لوگ بڑے شوق سے کرتے ہیں اور اس علم میں بڑی گہری دلچسپی لیتے ہیں۔ ہپناٹزم کا عمل تو در کنار اب تو یورپ کے لوگ روحوں کو حاضر کرنے کیلئے روحانی جلسے کرتے ہیں۔

ان حلقوں میں تین آدمی میز پر بیٹھ جاتے ہیں جن میں ایک میڈم ہوتا ہے اور دو اسکے معاون ہوتے ہیں بعض دفعہ تو یہ حلقے سینکڑوں ہزاروں کی تعداد میں ہوتے ہیں۔ ان حلقوں میں روحیں آ جاتی ہیں شکلیں دکھاتی ہیں چند کمروں میں چیزیں اٹھا کر لے جاتی ہیں۔ باہر سے چیزیں اٹھا کر اندر لے آتی ہیں سامان الٹ پلٹ کر دیتی ہیں حاضرین کے جسموں کو چھوتی ہیں دیواروں پر نقش نگار بنا جاتی ہیں اہل یورپ کے روحانی حالات بیان

کرتے ہیں اور حیرانی بھی ہوتی ہے مگر یہ بالکل حقیقت ہے کہ اہل یورپ کو روحانی دنیا کا پتہ چل گیا ہے۔

عالم امر کے غیبی لطیف مخلوق تین قسم کی ہوتی ہیں:

اول قسم: ملائکہ یعنی فرشتے

دوئم قسم: جن

سوئم قسم: ارواح

جن اور ملائکہ انبیا کے پاس حاضر ہوتے تھے۔

جن اولیاء اکرام کے پاس حاضر ہوتے تھے۔

تیسری قسم ارواح کے حاضر ہونے کا ثبوت قرآن پاک کی آیات سورۃ بقرہ سے ثابت ہوتا ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ اسلام کے زمانے میں ایک آدمی قتل ہو گیا جس کے قاتل کا پتہ نہیں لگ رہا تھا اور قوم میں جھگڑا اور فساد کا خطرہ پیدا ہو گیا چنانچہ انہوں نے اللہ کے نبی حضرت موسیٰ علیہ اسلام سے رجوع کیا کہ آپ اس قاتل کا پتہ لگائیں چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ اسلام نے ان لوگوں کو ایک خاص قسم کی گائے تلاش کرنے کا حکم دیا۔ تلاش کرنے کے بعد ویسی ہی گائے مل گئی تو موسیٰ علیہ اسلام نے اس کو ذبح کرنے کا حکم دیا جب وہ ذبح ہو گئی تو آپ نے حکم دیا کہ اس کے فلاں عضو کے گوشت کو اس مقتول کے جسم پر مارو۔ جب مارا گیا تو مقتول زندہ ہو گیا اور اس نے اپنے قاتل کا نام بتا دیا۔ اس طرح سے یہ جھگڑا ختم ہو گیا پس اس سے ثابت ہوا کہ حضرت موسیٰ علیہ اسلام نے اللہ کی طرف سے عطا کیا ہوا علم روحانی طاقت سے اس مقتول کی روح کو حاضر کیا اور اس سے صحیح حالات دریافت کر لئے۔

اگر چہ اب نبوت کا سلسلہ ختم ہو چکا ہے مگر پیغمبر خدا کی آسمانی کتاب اس کا علم اس کی روحانی طاقت بطور وراثت امت مرحومہ کے پاس موجود ہے جو قیامت تک رہے گی۔

آخر الزمان نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد پاک ہے کہ میری امت کے علماء بنی اسرائیل کے پیغمبروں کی طرح ہوں گے ان کے علم کے وارث ہوں گے۔

اگر کوئی اس علم کا ماہر ہو تو وہ روح کی حاضرات کرے تو ضرور روحانی حاضر ہو کر ہم کلام ہو جاتی ہے۔ یہ حاضرات ارواح کا طریقہ ہی تو تھا۔

حاضراتی چیزیں

عاملین جو ان حاضراتی چیزوں کو حاضر کرتے ہیں وہ کیا ہیں؟ ان کے متعلق بیان کرتے ہیں روحانی جہانوں میں سب سے نیچے ادنی عالم ناسوت کا جہاں ہے۔ جہاں تمام سفلی نفوس رہتے ہیں ان میں جن بھوت شیاطین سفلی ارواح رہتے ہیں جس سے انسان کا نفس ناسوتی عنصری مخلوق کے مشابہ ہوتا ہے تو بعض دفعہ موقع پا کر سفلی ارواح میں سے ہم جنس مخلوق اس میں داخل ہو جاتی ہے اور انسان کے وجود میں اپنا مسکن بنا لیتی ہیں اس طرح سے یہ انسانی موجود میں وقتاً فوقتاً آ جاتی ہیں تو اس کے تمام جسم و دماغ پر قبضہ کر لیتی ہیں اور اس میں بولتی چالتی ہیں۔

غیبی مخلوقات کا دیکھنا

اللہ تعالیٰ کی ذات صفات اور اس کی قدرت کی لطیف غیبی مخلوقات یعنی جن ملائکہ ارواح وغیرہ تمام لطیف دنیا کی غیبی لطیف چیزیں جن کا دیکھنا اور معلوم کرنا ظاہری حواس اور مادی عقل کا کام دیتی ہیں۔ ان کے معلوم کرنے اور محسوس کرنے کیلئے باطنی حواس کی ضرورت ہوتی ہے جس طرح ظاہری ایک دوسرے کا کام نہیں کر سکتے اسی طرح ظاہر حواس باطنی حواس کا کام نہیں کر سکتے۔

باطنی حواس کیلئے مجاہدہ اور ریاضت کی ضرورت ہوتی ہے۔ جو لوگ ہمارے راستے میں کوشش اور محنت کرتے ہیں ہم انہیں اپنے راستے دکھا دیتے ہیں۔

مثال ٹیلی پرنٹر

ٹیلی پرنٹر ایک جگہ سے دوسری جگہ یا ایک شہر سے دوسرے شہر حتی کہ دوسرے ممالک میں پیغامات بھیجنے اور وصول کرنے والا آلہ ہوتا ہے یہ بجلی سے چلتا ہے اس کے

ذریعے سے بیک وقت کئی جگہوں پر پیغابات اس مشین کے ذریعے بھیجے جاتے ہیں ان کے ذریعے پیغام موصول ہو رہے ہیں یہ مشینیں دفتروں ڈاکخانوں سرکاری دفاتر میں موجود ہیں۔

جس طرح سے یہ مشین ایک جگہ سے بیک وقت کئی جگہوں پر پیغام بھیج سکتی ہے اور وصول بھی کرسکتی ہے تو کیا ٹیلی پیتھی جو کہ روحانیت سے منسوب ہے یہ کام کیوں نہیں کرسکتی لہٰذا اس نقطہ کو آگے چل مفصل طور پر بیان کردیا گیا ہے۔

آج تو سائنس اس بات کو تسلیم کرچکی ہے جس طرح ٹیلی پرنٹر ہزاروں میل دور سے پیغام وصول کرسکتا ہے اور بھیج بھی سکتا ہے۔ قدرت نے کوئی بھی ایسی خواہش پیدا نہیں کی جس کی تکمیل نہ ہو۔ صرف اس میں محبت صبر وتحمل کی ضرورت ہوتی ہے۔

روحانیت کی بنیاد میں سائنس کا بڑا عمل دخل ہے اور اس کے سہارے سے یہ علم دن بدن ترقی کرتا چلا جارہا ہے۔ روحانیت کی بدولت ہی آج یہ سب کچھ ہو رہا ہے۔

یورپ کے عاملین

یورپ کے عاملین جن غیبی مخلوق کی حاضرات کرتے ہیں وہ عالم ناسوت کے جن شیاطین اور سفلی ارواح ہوئی ہیں جن کے پاس آتی ہیں کرشمے دکھاتی ہیں۔ ناری مخلوق ہوئی ہے اللہ کی مخلوق کو دکھ پہنچانے اور ان کو گمراہ کرنے کے لئے یہ کام کرتے ہیں ان برے کاموں میں شیاطین بھی ساتھ مل جاتے ہیں پرانے زمانے میں بتوں کے اندر داخل ہو کر لوگوں کو کفر اور شرک بت پرستی ہیں مبتلا کردیتے ہیں پیش گوئیاں کرتے بتوں کے اندر سے لوگوں کے سوالوں کے جوابات دیتے تھے۔

یورپ کے حلقوں میں یہ ارواح اکثر میڈم کے پیچھے اور بائیں جانب آجاتی تھیں بند کمروں میں ہوا چلنے لگتی تھی کمروں میں پردوں وغیرہ کو آگ لگ جاتی تھی۔ یہ سب کام سفلی ارواح کے ہوتے ہیں۔ یورپین لوگوں نے اس کام کو پیشہ بنا رکھا ہے بڑے بڑے جلسے ہوتے ہیں اور تماشائیوں کی بڑی تعداد ہوتی ہے۔ ان جلسوں سے عاملوں کو بہت پیسے مل جاتے ہیں۔

افسوس یہ ہے کہ لوگوں نے اس کو ذریعہ معاش بنا رکھا ہے۔ چاہیے تو یہ تھا کہ اس سے نصیحت حاصل کرتے۔

معجزات اور روحانی کمالات

اس کتاب میں حاضرات ارواح واقعات بند کمروں میں سے چیزیں اٹھا کر باہر پھینک دینا یا بڑی چیزیں اندر لے جانا اور دیگر کرشمات کو دکھانا یا ظاہر کرنا صحیح ہے ہماری پیاری کتاب قرآن مجید میں پیغمبروں کے معجزات روحانی کمالات کوڑھ کے مریضوں کو صحیح کرنا اندھوں کو روشنی مل جانا مردوں کو زندہ کردینا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت سلیمان علیہ اسلام، حضرت عیسیٰ علیہ اسلام، حضرت موسیٰ علیہ اسلام کے معجزات حقیقی ہیں ان میں ذرہ بھر بھی شک کی گنجائش نہیں ہے۔

اسی طرح اولیاء کرام کی کرامات کو مان لینا چاہیے کہ وہ اعلیٰ روحوں کی حاضرات کرکے حیرت انگیز کرامات دکھا دیتے تھے جن سے انسانی عقل حیران ہو جاتی ہے۔

ہمارے پیغمبران اسلام اولیاء کرام کے مقابلے میں یورپ والوں کے سفلی شعبدہ بازیاں کوئی حقیقت نہیں رکھتیں۔ اہل یورپ نے روحانیت کو ماننا شروع کردیا ہے کردیا ہے کہ یہی اصل حقیقت ہے۔

حضرت میاں میر صاحبؒ کا واقعہ

اگلے زمانے کے بزرگان دین اللہ تعالیٰ کے سے طالب ہوتے تھے۔ وہ باطنی دولت اور روحانیت سے مالا مال ہوتے تھے۔ اس لئے ان کے دلوں میں دنیا کی بالکل محبت نہ ہوتی تھی اور نہ ہی دنیا کی دولت ومحبت سے ان کو کوئی سروکار ہوتا ہے۔ وہ تو ہر وقت اللہ کی یاد میں مشغول رہتے ہیں اور ہر وقت موت کا انتظار کرتے رہے تھے۔ دنیا کی حقیقت ان کے سامنے ایک فانی سے ہوتی تھی۔ آخرت کی زندگی کو اس فانی زندگی پر ترجیح دیتے تھے۔

درویش تو صرف اللہ کے توکل پر قائم رہتا ہے انسے تو صرف ایک چادر ہی کافی ہوتی ہے اپنے ستر کو ڈھانپنے کیلئے۔ اسے نہ کھانے پینے کی فکر ہوتی ہے اور نہ ہی اوڑھنے

بچھونے کی اگر ایسے سچے درویش کامل مل جائیں تو بہت خوش قسمتی کی بات ہوگی ایسے لوگ مل جائیں تو ان کی دل و جان سے عزت کی جائے ان پر دل و جان کو فدا کر دینا چاہیے اگر ان کی قدموں کی خاک کا سرمہ بھی بنالیا جائے تو بہت خوش قسمتی کی بات ہوگی۔

واقعہ:

حضرت میاں میر صاحبؒ ایک دن اپنے درویشوں کے ساتھ اپنے حجرے کی چھت پر صبح کے وقت تشریف فرما تھے اس وقت آپ ایک درویش کی ران پر سر رکھ کر آرام فرما رہے تھے اور باقی درویش اپنی گوڈریوں میں سے جوئیں نکال رہے تھے کہ اتنے میں آپ کے درویش نے شہنشاہ شاہجہاں بادشاہ کو ان کے بڑے لڑکے دارا شکوہ کو حضرت صاحب کی زیارت کیلئے آتے دیکھا تو ہنس دیا آپ نے اس درویش سے ہنسی کی وجہ پوچھی تو اس نے عرض کیا کہ بادشاہ شاہجہاں اور دارا شکوہ آپ کی زیارت کرنے کیلئے آ رہے ہیں اس پر آپ نے فرمایا (نادان) میں نے تو یہ سمجھا کہ تجھے اپنی گوڈری سے کوئی بڑی جوں مل گئی جس پر تو خوش ہو رہا ہے ان لوگوں کی نظروں میں بادشاہ دنیا کی حقیقت جوں اور پسو سے بھی کم ہے۔

حضرت میاں میر صاحبؒ کی قدم بوسی کے بعد شاہجہاں اور دارا شکوہ ایک طرف کونے میں درویشوں کے ساتھ بیٹھ گئے تو حضرت میاں میر صاحبؒ منہ میں الائچی چبا رہے تھے اور اس کا فضلہ تھوکتے تھے شاہجہاں بادشاہ سے بطور تبرک اپنی چادر کے ایک کونے میں جمع کرتا جاتا تھا۔ یہ ہیں اللہ والوں کی باتیں جو دنیا اور دنیا کے بادشاہوں کو پاؤں کی ٹھوکر مار دیتے ہیں۔

تخت ملکہ سبا اور آصف بن برخیا

جب حضرت سلیمان علیہ اسلام کو ملکہ سبا کے تخت کی ضرورت پڑی تو حضرت سلیمان علیہ السلام نے حکم فرمایا کہ میرے لشکر میں سے کون ایسا ہے جو ملکہ سبا کے تخت کو لا کر حاضر کرے اس وقت ایک جن نے کہا کہ اے اللہ کے پیارے نبی میں آپ کے اٹھنے سے پہلے تخت کو لا سکتا ہوں مجھ میں یہ طاقت ہے اور میں یہ کام کر سکتا ہوں۔ اس پر ایک شخص جس

کو علم کتاب حاصل تھا بولا کہ میں آپ کے پلک جھپکنے سے پہلے لا سکتا ہوں۔ تو ایسا ہی ہوا کہ تخت بلقیس آپ کے سامنے حاضر تھا۔ جب دیکھا تو فرمایا کہ یہ سب میرے رب کے فضل سے ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے برگزیدہ بندوں کو بڑی طاقت عطا فرمائی ہے وہ ایسے ایسے کام کر دیتے ہیں جو ناممکن ہوں جن کے بارے میں انسانی عقل حیران رہ جاتی ہے۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر بند کمروں سے چیزوں باہر جا سکتی ہیں یا غیب ہو سکتی ہیں تو اولیاء کرام کی روحانی طاقت کو بھی ماننا پڑے گا کہ وہ انسانی عقل سے باہر جو چیز ہوتی ہے اسے کر کے دکھا دیتے ہیں۔

مجموعی طور پر تاریخ مثالیں

سکندر اعظم نے راجہ پورس پر رات کے وقت حملہ کرنے کا ارادہ کیا تو اس کو راستے میں دریا نظر آیا دریا پوری طغیانی پر تھا۔ سکندر اعظم کی فوج کے سپہ سالار نے حملہ کرنے سے انکار کر دیا۔ سکندر اعظم ایک بلند حوصلے اور مضبوط ارادے کا مالک تھا اس جنگ کو وہ ہر حالت میں جیتنا چاہتا تھا وہ خود اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر سب سے آگے پہنچا۔ جب اس نے دریا کی طغیانی کو دیکھا تو اس نے سوچا کہ کیا وہ بالآخر اس نے اپنے لاشعور کو یکسو کر کے ارادہ کیا کہ جنگ میں فتح ہر قیمت پر حاصل کرنی ہے تو اس نے فوجیوں کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر ایک بہت ہی جذباتی تقریر کی اور یہ کہا کہ دریا میں طغیانی نہیں ہے یہ دریا ہمارے بلند حوصلوں کو نہیں روک سکتا میں سب سے پہلے اپنے گھوڑے کو دریا میں اتارتا ہوں۔ دیکھتے ہی دیکھتے سکندر اعظم نے اپنے گھوڑے کو دریا میں اتار دیا اور فوج حیران رہ گئی اور سکندر اعظم دریا عبور کر کے دوسرے کنارے پر کھڑا ہنس رہا تھا سکندر کے اس عمل نے ساری فوج کو ہپناٹائز کر دیا ساری فوج دریا میں کود پڑی اور راجہ پورس کی سوئی ہوئی فوج پر حملہ کر کے راجہ پورس کو قیدی بنالیا اور فتح حاصل کر لی۔

حضرت شمس الدین ترکؒ

مخلوق خدا کو آپ سے بہت فیض حاصل ہوا تھا اکثر ہندوؤں نے آپ کے ہاتھ

پر اسلام قبول کیا۔ ایک دفعہ آپ سیاحت کرتے ہوئے ایک پہاڑ پر پہنچے تو دیکھا کہ ایک سادھو آنکھیں بند کر کے بیٹھا ہوا ہے آپ نے اس کے قریب پہنچ کر اس کے قلب کو حرکت دی تو اس نے فوراً آنکھیں کھول دیں تو آپ کو پارس کا ایک ٹکڑا دیا آپ نے اس ٹکڑے کو پانی میں پھینک دیا۔ سادھو کو بڑا ناگوار گزرا اور بولا کہ تم نے اتنا قیمتی پتھر پانی میں پھینک دیا تم کو اس کی قدر نہیں تھی کہنے لگا کہ میرا پتھر مجھے واپس دے میں آپ کو یہاں سے نہ جانے دوں گا۔ آپ اس کی بات سن کر پانی میں اتر گئے اور کہا کہ اپنا پتھر اٹھا لے اس نے دیکھا کہ وہاں تو ہزاروں پتھر ایسے پڑے ہوئے تھے وہ دیکھ کر حیران ہو گیا۔

آپ نے فرمایا کہ بے ادب سادھو اللہ کے بندے جس پتھر پر بھی نظر ڈال دیتے ہیں وہی پارس بن جاتا ہے۔ سادھو یہ دیکھ کر مسلمان ہو گیا اور اس کے جتنے چیلے تھے وہ بھی مسلمان ہو گئے۔ اللہ والے کی نظر نے ایک سادھو کو کامل بنا دیا۔

ایک دفعہ آپ نے کچھ دیہاتیوں کو بھاگتے ہوئے دیکھا اور بھاگنے کا سبب پوچھا تو پتہ چلا کہ یہاں کا حکم بڑا ظالم ہے پیداوار ہوئی نہیں اور وہ روپے مانگتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ تمہارے پاس جتنے کدال، ہل کھرپے اور لوہے کا سامان ہے لے آؤ سب سامان لیکر آپ کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ آپ نے سارا سامان آگ میں رکھ دیا اور آپ غائب ہو گئے صبح کو انہوں نے دیکھا تو وہ تمام سونا بنا ہوا تھا۔

اللہ پاک جب فضل و کرم کرنا چاہتا ہے دیر نہیں کرتا۔

حضرت مخدوم علاؤ الدین صابر کلیدیؒ

ایک روز آپ جمعہ کی نماز ادا کرنے گئے تو اگلی صف میں بیٹھ گئے۔ امرا آتے گئے اور آپ کو وہاں سے ہٹاتے گئے اس طرح آپ اگلی صف کے ثواب سے محروم ہو گئے جب دو دفعہ اسی طرح ہوا تو آپ کو مسجد سے نکلنا پڑا تو آپ نے حضرت بابا فریدؒ اپنے مرشد کو لکھا کہ یہ ماجرا ہوا ہے۔ آپ کی طرف سے جواب آیا کہ جگہ تمہاری نگری ہے تمہیں اجازت ہے دودھ پیو یا گوشت کھاؤ آپ پھر ایک دن مسجد میں جمعہ کی نماز پڑھنے کے لئے گئے تو پھر وہی واقعہ پیش آیا اور آپ کو مسجد سے باہر نکال دیا گیا جس وقت خطبہ ختم ہوا آپ نے فرمایا اے

مسجد اما تو اپنا کام ختم کر چکا اور تو ابھی تک کھڑی ہے تو بھی سجدہ کر۔ اتنا کہتے ہی مسجد نیچے آگئی اور تمام لوگ اس کے نیچے دب گئے اور شہروں میں وبا پھیل گئی ایک ایک گھر سے دس دس جنازے نکلنے لگے اور یہ شہر تباہ و برباد ہو گیا۔ یہ ایسا واقعہ تھا کہ تاریخ میں اس کی مثال نہیں ملتی۔

عامل کا معمول سے بیماریوں کیلئے نسخہ جات دریافت کرنا

عامل اپنے معمول کو توجہ دے کر بیہوش کر دیتا ہے اور اس سے دور دراز کی باتیں اور پوشیدہ راز معلوم کرتا ہے مختلف بیماریوں کیلئے نسخہ جات دریافت کرتا ہے۔ معمول جو کچھ بتاتا ہے اکثر درست ہوتا ہے اس طرح ایک علاقے کا عامل دوسرے علاقے کے امور سے واقفیت حاصل کر سکتا ہے وہ جس وقت چاہے معمول کو بیہوش کر کے اپنی مرضی کے مطابق ہو چاہیے پوچھ سکتا ہے۔

نوٹ: عامل خبروں کے متعلق دریافت کرے تو پیاروں کے متعلق کسی اور سے کام لے اس سے عامل کو کسی قسم کا دھوکہ نہیں ہوتا وہ اعتماد کیا تو معمول کی باتوں پر یقین کرتا ہے عامل کیلئے یہ ضروری ہے کہ جب معمول بیداری کیلئے کہے تو اس کو فوراً پیدا کرے۔

ہدایات

میرے ہاتھ میں جو بھی چیز ہے اس کو غور سے دیکھتے رہیں پھر آپ یہ محسوس کریں گے کہ ایک بہت بھاری پن آپ کے جسم اور دماغ پر چھایا جا رہا ہے۔ اس بھاری پن کے ساتھ آپ کو آہستہ آہستہ نیند آنی شروع ہو جائے گی۔

اپنے جسم کو بالکل ڈھیلا چھوڑ دیں سانس آہستہ اور گہرے لیں اور میری آواز پر پوری توجہ رکھیں۔

کیا آپ کی ٹانگ بھاری ہوتی جا رہی ہے۔

آپ کے دونوں بازو بہت بھاری ہوتے جا رہے ہیں۔

آپ کی پلکیں جلدی جلدی کھلنے اور بند ہونے لگتی ہیں۔

آپ کو اپنی آنکھیں کھلی رکھنے میں مشکل پیش آ رہی ہے۔

میرے ساتھ اس چمکیلی چیز پر نظر جمائے رکھیں اب آپ کے کیلئے مشکل ہوتا جا رہا ہے۔

میری آواز پر زیادہ توجہ رکھیں۔

آپ کی آنکھیں اور دماغ تھکاوٹ محسوس کر رہے ہیں اب آپ اپنی آنکھیں بند کر کے گہری نیند سونا چاہتے ہیں۔

آپ جیسے ہی آنکھیں بند کریں گے آپ کو نیند آنے لگی گی مگر آپ میری آواز سنتے رہیں گے جب میں اسے تین تک گنتی پوری کرلوں تو آپ کے لئے آنکھوں کو کھولے رکھنا ممکن ہوگا۔ آپ فوراً اپنی آنکھیں بند کرلیں گے جب میں تین تک گنتی پوری کرلوں گا اور آپ گہری نیند سو جائیں گے۔

ا۔ ذرا ٹھہر کر، آپ کا سارا جسم بھاری ہوتا جا رہا ہے اور نیند آ رہی ہے۔

۲۔ آہستہ آہستہ آپ کا سر بہت بھاری ہو کر جھکنے لگا ہے آپ کی پلکیں جھپکنے لگی ہیں آپ آنکھیں بند کر کے گہری ہپناٹک نیند میں سو جانا چاہتے ہیں۔

۳۔ اجازت کی آواز میں۔ اپنی آنکھیں بند کرلیں اور گہری نیند میں سو جائیں خوب گہری نیند آپ کو آنے لگی گی اب آپ سو گئے ہیں اس وقت تک نہیں جاگیں گے جب تک میں آپ کو جاگنے کیلئے نہیں کہوں گا اس کے بعد وہ جلد ہی کرسی پر پیچھے کی طرف لڑھک جائے گا اور اس کی آنکھیں بند ہو جائیں گی اور وہ گہری نیند سو جائے گا۔

مختلف مشقوں کے کرنے کا ٹائم

ماہرین نے ہر مشق کرنے کا الگ الگ ٹائم مقرر کیا ہے آپ جس مشق کو بھی کریں اس کے ٹائم کا خاص خیال رکھیں۔ مشق کا انتخاب آپ نے خود کرنا ہے جو بھی آپ کو آسان معلوم ہو کریں۔ مشقوں میں بہت سے طریقے دیئے گئے ہیں مگر آپ نے ایک ہی اپنانا ہے جو آپ کو پسند ہو۔ لیکن یہ بات یاد رہے کہ ہر مشق کرنے کیلئے مستقل مزاجی ہونی چاہیے۔ ہمت اور مستقل مزاجی سے انسان بہت جلد کامیابی حاصل کر لیتا ہے۔ اگر آپ پہلی کسی بھی مشق میں کامیابی حاصل کر لیتے ہیں تو پھر دوسری مشق شروع کر دیں اس طرح مسلسل قدم

آگے کی طرف بڑھاتے جائیں ایک دن آپ غیبی طاقتوں کو حاصل کرلیں گے۔

جیسا کہ آپ نے پچھلے ابواب میں مسمریزم ٹیلی پیتھی اور ہپناٹزم کے بارے میں پڑھ چکے ہیں اب ہم آگے چل کر ان کی مشقوں کے بارے میں طریقے بیان کریں گے جن پر عمل پیرا ہو کر ہر ذی شعور انسان ایک اچھا مسمرسٹ بن سکتا ہے اور مخلوق خدا کی بھلائی کیلئے ایک اعلیٰ درجے کا فریضہ سرانجام دے سکتا ہے۔

میڈم کو بیہوش کرنے کی مشق

آپ اس عمل کو کرنے کیلئے ایک بلی کا بچہ لیں اس کو کھلائیں پلائیں اور اس سے خوب پیار کریں ایک تنہا مکان میں اس کو اپنے مقابل بیٹھا کر اس کے گلے میں رسی باندھ کر اسے باندھ دیں اس کے بعد اس کی پیشانی اور آنکھوں پر نظر جماؤ متواتر کئی روز تک اس عمل کو کریں کچھ دنوں کے بعد آپ کی قوت مقناطیسی بلی کے بچے میں آ جائے گی اور وہ تم سے بہت پیار کرنے لگے گا آپ جو بھی اس کو اشارہ کریں گے اس کو وہ سمو لے گا اور اس پر عمل کرے گا اگر آپ اس کو بیہوش کرنا چاہتے ہیں یا ملانا چاہتے ہیں تو اس کے دونوں بازو پکڑ کر اس کی آنکھوں کی پتلیوں پر نظر جمائیں اور دل میں ارادہ کر کے کہیں کہ میں تمہیں خواب مقناطیسی میں ڈال رہا ہوں۔ تھوڑی ہی دیر میں اسے نیند آنے لگے گی اور تم اس کو پاس کرنا شروع کر دو تھوڑی دیر بعد وہ گہری نیند سو جائے گا جب آپ کو اس میں کامیابی حاصل ہو جائے گی تو سمجھ لیں کہ آپ انسان کو بھی بے ہوش کرسکیں گے۔

میڈم کو ہوش میں لانا

عمل کرنے سے قبل عامل کو چاہیے کہ معمول کو کہہ دے کہ تم اتنی دیر تک سوتے رہو گے اور خود ہی جاگ جانا اگر عامل یہ کہنا کسی وجہ سے بھول گیا ہو تو معمول گہری نیند سو گیا ہو تو عامل الٹا پاس کرنا شروع کر دے اور تصور رکھے کہ معمول کے جسم سے وہ طاقت نکال رہا ہوں جو اس کے اندر داخل کی گئی تھی اور اس طرح تھوڑی دیر بعد معمول ہوش میں آ جائے گا۔

آئینہ سکندری بنانے کا طریقہ

ایک بٹن کی ڈبیہ بازار سے خرید لیں اس کا سائز 2 انچ قطر کا ہو۔

سنگ مقناطیس 1 حصہ، چپڑا لاکھ 1 حصہ، کاجل ضرورت کے مطابق

طریقہ: پہلے مقناطیس کو خوب پیس کر باریک سفوف کی طرح کر لیں اور چپڑا لاکھ کو آگ پر گرم کر لیں لیکن کسی تانبے پیتل کی کڑاہی میں گرم کریں جب لاکھ پگھل جائے تو اس میں مقناطیس ملا دیں جب اچھی طرح حل ہو جائے تو کاجل ملا دیں اور ڈبیہ میں ڈال کر بھر لیں۔

اپنے گرد حصار کھینچنے کا صحیح طریقہ

جب مخصوص شعاعیں متحرک ہوتی ہیں وہ ہم سے مشابہ ہوتی ہیں اس لئے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہم خود ہی ہوا میں اڑ رہے ہیں ذہنی نگاہوں کے سامنے بیشمار مناظر آنے لگتے ہیں تصویری مناظر دھندلے نظر آتے ہیں جو دہشت سے بھرپور ہوتے ہیں۔ ہمارے کانوں میں آوازیں آنے لگتی ہیں اور یہ اتنی گرجدار ہوتی ہیں کہ ہمارے کانوں کی قوت سماعت متاثر ہوتی ہے خوفناک شکلیں نظر آنے لگتی ہیں۔ سائے ناچتے نظر آتے ہیں۔ انسانی وجود پر کپکپی طاری ہو جاتی ہے۔ حالانکہ یہ سب کچھ فریب نظر ہے اس سے ڈرنا نہیں چاہیے پھر بھی اس سے بچنے کیلئے اپنے گرد حصار کھینچ لیں تا کہ آپ محفوظ رہ سکیں۔

حصار اس طریقے سے کھینچا جانا چاہیے کہ اپنے سارے جسم کے گرد شہادت والی انگلی سے بڑا گول دائرہ بنائیں اور دائرہ کے چاروں طرف چار کنکریاں رکھ دیں یہ آپ کی دماغی قوت کا حصار ہے اس دائرہ کے اندر کوئی چیز داخل نہ ہوگی۔

اثر بھرنے کی ترکیب

صبح سویرے اٹھیں اور نماز پڑھیں اس کے بعد ایک کمرہ میں بیٹھ جائیں اور اس جام دونوں ہاتھوں کی انگلیوں سے پکڑ ایک گھنٹہ متواتر اس کو دیکھتے رہیں دل میں خیال کریں کہ میری مقناطیسی قوت اس میں بھر رہی ہے اور قوت روشن ضمیری پیدا کر رہی ہے جو اس کو

دیکھے روشن ضمیری پیدا ہو جائے۔

حالات دریافت کرنے کا طریقہ

پاک صاف جگہ ہونی چاہیے اور کپڑے بھی صاف پاک ہونے چاہئیں خوشبو وغیرہ لگا لیں اور پرسکون جگہ پر بیٹھ جائیں اور اپنے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں میں پکڑ لیں مصالحہ پر چنبیلی کا تیل دو چار قطرے ٹپکائیں اپنا منہ جنوب کی طرف کر لیں دل میں خیال کریں کہ غائب کا راز مجھ کو معلوم ہو جائے ایک ہفتہ کے بعد آپ کو عجیب وغریب منظر دکھائی دیں جب نظارے دکھائی دینے لگیں تو جس جگہ کے حالات دیکھنے ہوں وہاں کا دھیان کریں فوراً وہ جگہ اور حالات سامنے آجائیں گے۔

مسخر کسے کہتے ہیں؟

اگر آپ کسی کو مسخر کرنا چاہیں تو اس کے لئے مختلف طریقے ہیں جن کے ذریعے سے مسخر کیا جاسکتا ہے جو کہ درج ذیل ہیں:

۱۔ عامل کے زبانی احکام کے ذریعے مسخر کیا جاسکتا ہے۔
۲۔ خود مسخری جس کے ذریعے سے خود معمول اپنے لاشعور کو مسخر ہونے کا حکم دیتا ہے۔
۳۔ ٹکٹکی باندھ کر دیکھنا

یوں تو اس کے علاوہ اور بھی بیشمار طریقے موجود ہیں لیکن زیادہ تر زبانی ہدایات کا طریقہ لیکن بعض اوقات دوسرے طریقوں کے ساتھ بھی ملا کر کیا جاتا ہے۔

طریقہ تو آپ کوئی بھی اپنا سکتے ہیں مگر اس میں سب سے ضروری بات یہ ہے کہ سب سے پہلے اس کی تیاری کرنا ضروری ہے۔

مثلاً کمرہ سادہ ہو۔ ساؤنڈ پروف ہو۔ آرام دہ کرسی ہو۔ صوفہ ہو۔ کمرے میں زیادہ روشنی نہ ہو۔

کسی بھی معمول کو ہپناٹائز کرنے سے پہلے اس کے متعلق تمام معلومات حاصل کرنا ضروری ہے۔

افادیت ہپناٹزم اہمیت اور نوعیت سے آگاہ کریں۔
نیند سے آگاہ کریں نیند میں ذہنی وجسمانی سکون ملتا ہے۔
شروع شروع میں لوگ ڈرتے ہیں جب وہ ہپناٹائز ہوتا دیکھ لیتے ہیں تو ان کا ڈر دور ہو جاتا ہے۔

معمول کی تیاری

جب معمول تیار ہو جائے تو اس کو گدی والی کرسی پر بٹھا دیں ٹانگیں دراز ہونی چاہئیں ایڑیاں فرش پر لگی رہیں۔اس کے بعد معمول کو کہیں کہ بالکل تیار ہے اگر وہ کہے کہ تیار ہے۔تو اس کے بعد کرسٹل بال یا پین لائٹ جیسی کوئی چیز اپنے ہاتھ میں پکڑ کر مسخر کئے جانے والے شخص کو آنکھوں میں تقریباً ایک فٹ کے فاصلے پر اور اس کے سر سے تھوڑا اسا اوپر کی طرف رکھیں پھر اس کو کہیں کہ اس چیز کی طرف ٹکٹکی لگا کر دیکھے اور اپنی نگاہ اس سے ہٹنے نہ دے اس پر پوری توجہ رکھے اس کے بعد ذیل کے احکام دے کر اس کو سلانے کی کوشش کریں۔حکم ہلکی آواز اور میٹھی زبان سے دیں اس کے بعد تھوڑا انتظار کریں پھر حکم دین اس کے بعد پھر رک جائیں اب ذیل کے الفاظ میں اس کو حکم دینا شروع کر دیں۔

مسخر کو چیک کرنے کا طریقہ

مسخر کو چیک کرنا کہ وہ سو گیا ہے کہ نہیں کیونکہ کئی لوگ عام کو دھوکہ دینے کی کوشش کرتے ہیں اور بیوقوف بنانے کی کوشش کرتے ہیں تو ان کو چیک کرنے کیلئے ان ہدایات پر عمل کریں۔

☆ اپنی آنکھوں کو بند نہ کریں بلکہ کھلی رکھیں
☆ اپنی آنکھوں کے سامنے کسی کی تصویر رکھ لیں
☆ آپ تصور کریں کہ ہم اس تصویر سے بات چیت کرنا چاہتا ہیں
☆ اب پھر یہ تصور کر لیں کہ آپ کے خیالات کی لہریں صاحب تصویر کے ذہن سے ٹکرا رہی ہیں اس تصور کو دیر تک جاری رکھیں۔

نوٹ: جب آپ تھک جائیں آنکھیں بند کر کے سو جائیں۔

قوت ارادی کا عمل

طریقہ مشق:

ایک باریک سوئی لے لیں اس کے درمیان میں ایک دھاگہ باندھیں دھاگہ کو اس طریقے سے باندھیں کہ جب سوئی کو اٹھایا جائے تو اس کا وزن برابر رہے جیسے ترازو برابر ہوتا ہے اب ایک کمرہ ہو جس میں بالکل داخل نہ ہو چاروں طرف سے بند ہو اب دیوار کے ساتھ ایک کیل ٹھونک دیں سوئی کو اس کے ساتھ باندھیں۔

اب سوئی کے مقابل دوزانو ہو کر بیٹھ جائیں اور اس طریقے سے سانس لیں کہ سوئی نہ ہلنے پائے اس کے بعد دائیں ہاتھ کی انگلیاں اکٹھی کر کے سوئی کے قریب لے جائیں یاد رکھیں کہ انگلیاں ساتھ نہ لگنے پائیں اب ہاتھ کو آہستہ آہستہ پیچھے کی طرف ہٹاتے جائیں اور دل میں ارادہ کریں کہ سوئی انگلیوں کی طرف کھنچی چلی آ رہی ہے روزانہ اس مشق کو ایک گھنٹہ کریں۔ایک ہفتہ مشق کر لینے سے سوئی آپ کے ہاتھ کے ساتھ کھنچی چلی آئے گی اس طرح ہاتھ کو سوئی کی طرف لے جاؤ سوئی پیچھے چلی آئے گی۔

رویائے صادقہ کیا ہے

رویائے صادقہ اصل میں کشف الہام وجدان کے ضمرے میں آتے ہیں عالم بیداری میں یہ تینوں صورتیں پیش آتی ہیں اور نیند میں بھی ایسی صورت آ جائے تو اس کو رویائے صادقہ بھی کہہ سکتے ہیں۔

جب آپ مستقل بینی کی مشق شروع کریں گے تو آپ کے اندر آہستہ آہستہ یہ صلاحیت پیدا ہوتی چلی جائے گی اور آپ خوابوں اور رویائے صادقہ میں فرق محسوس کر سکیں گے رویائے صادقہ یعنی سچے خواب جو صبح صادق کی طرح وقوع پذیر ہوتے ہیں جن کے ذریعے انسان غیبی امور اور آئندہ کے اوقات دریافت کر لیتا ہے جنہیں بیداری میں ہرگز حاصل نہیں کر سکتا۔

پاسوں کی قسمیں اور تعریف

پاسوں کی مختلف قسم کی بارہ قسمیں ہیں جو حسب ذیل ہیں:

۱۔طویل پاس
۲۔افقی پاس
۳۔الٹے چھوٹے پاس
۴۔کشتی پاس
۵۔دافع پاس
۶۔سیدھے پاس
۷۔الٹے طویل پاس
۸۔چھوٹے پاس
۹۔مقامی پاس
۱۰۔فرضی پاس
۱۱۔نزدیکی پاس
۱۲۔کافوری پاس

طویل پاس:

یہ سر سے پاؤں تک کیئے جاتے ہیں مقناطیسی اثر پھیلانے یا اخراج فاسد مادہ ہوتا ہے یہ لیٹے ہوئے انسان پر کیئے جاتے ہیں۔

الٹے طویل پاس:

یہ خلاف پاؤں سے سر تک کیئے جاتے ہیں ان سے مقناطیسی اثر خارج کیا جاتا ہے مسمریزم کا اثر دور کرنے اور میڈیم کو ہوش میں لانے کیلئے کیئے جاتے ہیں۔

افقی پاس:

ان میں بیٹھے ہوئے انسان پر عمل کیا جاتا ہے۔

چھوٹے پاس:

یہ پاس کسی خاص عضو حصہ سے لیکر دوسرے عضو حصہ تک کیئے جائیں ان کو چھوٹے پاس کہتے ہیں۔

الٹے چھوٹے پاس:

ان کو پاسوں کو چھوٹے پاسوں کی مخالف شکل کیا جاتا ہے یعنی جو پاس اوپر کی طرف کسی اعضا سے لیک کس عضو تک کیئے جایں جس طرح گردن سے سر کی چوٹی تک۔

مقامی پاس:

جو ایک ہی جگہ پر کیئے جائیں ان کو مقامی پاس کہتے ہیں۔

کشتی پاس:

یہ پاس معمول کو ملانے یا تماشہ وغیرہ دکھلانے کیلئے ہوتے ہیں۔

فرضی پاس:

یہ پاس اس وقت کیا جاتا ہے جب کوئی شخص دور ہو جس جگہ مریض آپ نے دیکھا ہے اس کے پاس تصور کے ذریعے خود جا کر اس کی تصویر پاس کر کے اس کی بیماری کو دور کر سکتے ہیں۔

دافع پاس:

کسی اثر کو دور کرنے روکنے کو کہتے ہیں۔ جس طرح کوئی اپنی ڈھال پر وار کو روکتا ہے اسی طرح آپ ہتھیلی کو آگے کر کے اس کو دھکا لگائیں اور فوراً خیال کریں کہ رک کر ٹھہرو۔

نزدیکی پاس:

یہ وہ پاس ہیں جو کسی مرض کو دور کرنے میں استعمال ہوتے ہیں انگوٹھے کے ساتھ تین انگلیاں نیز ہتھیلی کے نصف حصہ کو نہایت آہستگی کے ساتھ مریض کے ماؤف سے چھوتے ہوئے گذارنا چاہیے نزدیکی پاس کرتے وقت انگوٹھا اور انگلیاں اکڑی ہوئی اور ذرا نیچے کو خم کھائی ہونی چاہیے۔

سیدھے پاس:

یہ پاس سر سے پاؤں تک کیئے جاتے ہیں ان کو سیدھے پاس کہتے ہیں یہ معمول پر مسمریزی اثر ڈالنے یا خواب کا اثر ڈالنے کیلئے کیئے جاتے ہیں۔

کافوری پاس:

کافوری پاس اس وقت کیئے جاتے ہیں جب سیدھے پاس کرنے سے معمول کے دل پر پڑے جس سے اسے سانس لینے میں مشکل پیش آئے۔

پاس کی مشق کرنے کا طریقہ

ایک کمرے میں ایک کرسی کو رکھ لیں اور خیال کریں کہ اس کرسی پر کوئی شخص بیٹھا ہوا ہے تین فٹ کے فاصلے پر اس خیالی شخص پر خواب مقناطیسی طاری کرنے کیلئے کرسی کے پاس کھڑے ہو جائیں اور اپنے دونوں ہاتھ پھیلا دیں اور انگلیاں کھلی رکھیں اس شخص کی آنکھوں سے تین انچ فاصلے پر رہیں ہاتھوں کی پشت اوپر کو رکھیں اور اپنے دونوں ہاتھ پیروں کی طرف آہستہ آہستہ لائیں اور ہاتھ کھول کر پھر واپس لائیں مگر یاد رہے اسی راستے پر نہیں بلکہ کرسی کے دونوں پہلوؤں پر پہنچ جائیں یہ زیریں پاس ہے۔ زیریں پاس میں نیند آتی ہے اور اوپر کے پاس سے معمول جاگتا ہے۔ اس لئے اوپر کا پاس جسم معمول کے سامنے نہیں کرنا چاہیے۔ یہ مشق دس منٹ یا آدھا گھنٹہ تک کرنی چاہیے پاسوں کو آہستہ آہستہ کرنا چاہیے۔

قلیل پاس فی منٹ دس اور طویل پاس فی منٹ پانچ سے زیادہ نہ کریں۔

پاسوں کی ماہیت

پاس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ کسی شخص کو ہم خیال بنانے کیلئے یہ ضروری ہوتا ہے کہ اپنی قوت مقناطیسی کو اس کے جسم میں داخل کرے پاس کرنے کے مختلف طریقے ہوتے ہیں مسمریزم ایک بہت وسیع علم ہے مسمریزی پاس بہت طرح کے ہوتے ہیں چند ایک بہت وسیع علم ہے۔ مسمریزی پاس بہت طرح کے ہوتے ہیں۔

ا۔ سماسی پاس:

اس کو کہتے ہیں جو جسم یا معمول کے کپڑوں سے مس کرتے ہوئے کیے جائیں۔

۲۔ زیریں پاس:

یہ پاس خواب طاری کرن کیلئے کیے جاتے ہیں ایسے پاسوں کو سر سے شروع کر کے سینے سے نیچے ہوتے ہیں۔ جب مسمریزی تمام جسم میں پھیلانا ہوتا ہے تو سر سے شروع کر کے پیروں تک لا کر کیے جاتے ہیں ان کو زیریں پاس کہتے ہیں۔

۳۔ بالائی پاس:

یہ مذکور بالا پاسوں کا عکس ہے۔

سینے کے ذرا نیچے ہاتھوں کی پشت زمین کی طرف ہتھیلی اوپر کو انگلیاں پھیلی ہوئی رکھ کر دونوں ہاتھ سر تک اٹھائے جاتے ہیں ستر پر جا کر دونوں ہاتھ علیحدہ کر کے حرکت کرتے ہوئے نیچے لاتے ہیں اس کا مطلب یہ کہ معمول ہوش میں آجائے۔

مسمریزم میں قوت مقناطیسی کو انگلیوں کے پوروں سے خارج کیا جاتا ہے۔

مسمرائز کو پاس کرنے کے وقت کسی چیز کی ضرورت نہیں ہوتی یہ صرف ہاتھ سے جھاڑا کرتے ہیں۔

مشقوں سے ہونے والے مضر اثرات

ان مشقوں کے ذریعے ہر انسان با کمال بن سکتا ہے لیکن جہاں اس کے بہت سے فوائد بھی ہیں وہاں ان کے نقصانات بھی ہیں۔ اگر ان مشقوں کو صحیح طریقہ سے نہ کیا جائے تو مندرجہ ذیل نقصانات ہو سکتے ہیں۔

1۔ دماغی فتور	2۔ اعصابی انتشار
3۔ جسمانی امراض	4۔ خون کی کمی
5۔ جنسی امراض	6۔ رعشہ وغیرہ
7۔ کنٹھیا	

دماغی فتور: اس مرض میں انسان کے دماغ میں ایک قسم کا خلل واقع ہو جاتا ہے جس سے اکثر وہ بھول وغیرہ کے مرض میں مبتلا ہو جاتا ہے اور بعض اوقات جذب کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔

اعصابی انتشار: مختلف وہموں میں مبتلا ہونے کا نام اعصابی انتشار ہے۔

جسمانی امراض: ضبط جنون کے خوابی ذہنی خلفشار وغیرہ

خون کی کمی: شعوری مراکز پر زبردست دباؤ سے خون کی کمی کی شکایت پیدا ہو جاتی

ہے۔ آنکھیں یرقان زدہ نظر آتی ہیں۔

رعشہ: یہ عارضہ شعور مطلق کی مدافعت سے پیدا ہوتا ہے جبکوئی انتقال افکار کی مشقیں کرتا ہے تو اس کی قربیبیں شعور سے شعور برتر تک پہنچتی ہیں اور غط ضرب اس میں خلل کا باعث بن کر انسان میں کئی قسم کے عوارض کے علاوہ رعشہ کا باعث بنتی ہیں۔

خاص مشق

ایک گلاس لیں اور اس میں پانی بھر لیں پھر اس گلاس کو داہنے ہاتھ کی انگلیوں پر رکھ لیں اور اس کے بعد اس بازو کو آگے تان لیں ایسی صورت میں آپ کا وہ ہاتھ یقیناً کانپ رہا ہوگا لیکن آپ کو اس کپکپاہٹ رعشہ پر قابو پانا ہوگا کیونکہ آپ کے خیالات میں انتشار پیدا ہوتا ہے اس مشق کو چند سیکنڈ سے شروع کر کے دس منٹ تک پہنچایئے اس وقت تک آپ اس کپکپاہٹ پر یقینی طور پر قابو پا سکیں گے۔

گلاس پر نظریں جمانے کی مشق

اس گلاس پر نظریں جمانے کی مشق کریں۔ پانی کو غور سے دیکھتے رہیں اور اپنی تمام ذہنی و جسمانی قوتوں سے کام لیکر اس پانی کی لرزش کو دور کر لیں پانی کی لرزش اسی وقت دور ہو سکے گی جب آپ کے ہاتھ کی کپکپاہٹ ختم ہو جائے گی اس کے بعد گلاس والے ہاتھ کو آہستہ سے حرکت دیکر بائیں شانے کی طرف چلیں لیکن اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ پانی میں کوئی سرزش پیدا نہ ہو اسی طرح آپ اپنے ہاتھ کو آہستہ آہستہ شانے تک پہنچا دیں آپ کی نظریں مسلسل پانی پر ہی جمی رہیں اس کے بعد اپنے اس ہاتھ کو اسی طرح آہستہ آہستہ واپس لائیں اور اسے عمودی لکیر کی طرح اپنی آنکھوں کے سامنے رکھیں۔ اس مشق کو کرتے وقت خاص خیال رکھیں کہ آپ کی گردن اپنی جگہ قائم رہے وہ گلاس کے ساتھ نہ گھومنے پائے آپ اپنی پتلیوں کو آنکھوں میں حرکت دیتے رہیں اس صورت میں آپ کی آنکھیں سخت مدافعت کریں گی لیکن آپ نے اسی مدافعت کو کنٹرول کرنا ہے۔

نزدیک اور دور کی نظر درست کرنے کی مشق

ایک مربع فٹ کا سفید موٹا کاغذ لیں اور اس کو روپے کے برابر گولائی میں سیاہ کر دیں اور اس سیاہی میں ذرا بھر بھی سفیدی نہ رہے اور اس کاغذ کو اپنے بستر والی جگہ کے سامنے والی دیوار پر لگا دیں تا کہ اس کو آسانی سے دیکھ سکو۔ بس اس سیاہ داغ کو غور سے دیکھیں اور سانس ناک سے لیں اور منہ بند رکھیں اور آنکھیں بھی نہ جھپکائیں جتنی دیر آسانی سے یہ مشق ہو کرتے رہیں۔ اس مشق میں آپ کی آنکھوں سے پانی نکلے گا مگر کوئی اندیشہ نہ ہے اس مشق سے دور اور نزدیک دونوں نظریں صحیح ہو جاتی ہیں۔

یاد رہے کہ قریب کی چیز دیکھنے والوں کی جو دور کی چیز نہ دیکھ سکیں۔ پتلی دور کی چیز دیکھنے سے سکڑ جایا کرتی ہے اور دور میں لوگوں کے قریب کی دیکھتے وقت پھیل جایا کرتی ہے اس لئے دونوں قسم کے لوگوں کے دیکھنے میں فرق آ جایا کرتا ہے۔ اس لئے ڈاکٹر عینک تجویز کرتے ہیں جو ان کی پتلی کو پھیلائے۔

نزدیک کی نظر درست کرنے کی مشق

جس آدمی کو دور کی شے صاف نظر آتی ہو لیکن قریب کی نظر نہ آتی ہو تو سفید کاغذ کے اوپر چنے کی دال برابر لفظ لکھ کر دیوار پر لٹکا دیں اور پانچ چھ فٹ کے فاصلے پر سے ٹکٹکی باندھ کر دیکھیں اور پلک نہ جھپکائیں۔ اس مشق کو روزانہ آدھ گھنٹہ کریں ایک ہفتہ کے اندر اندر پتلی سکڑنے لگے گی آنکھوں کے بندھے ہوئے گولے جس کے ذریعہ روشنی دماغ کے اندر جاتی ہے مضبوط ہو جاتی ہے۔ اس مشق کے دوران مرغن غذا کا استعمال کریں۔

سورج پر نظر جمانے کی مشق

سورج پر نظر جمانے کے مشق کے دو وقت ہوتے ہیں ایک صبح سورج طلوع ہونے سے پہلے اور دوسرے شام سورج غروب ہونے کے وقت۔

کھلے میدان میں جا کر آفتاب کو دیکھیں بدن کو سیدھا رکھیں اور نظر جما کر دیکھیں

ایسا کرنے سے پہلے پہلے دو چار روز آفتاب برابر سیاہ متحرک نظر آئے گا آخر کار بالکل ساکن ہوگا۔ اگر عامل چاہے تو بیٹھ کر اپنی آنکھیں بند کر کے اپنی دونوں ایڑیوں کے درمیان دیکھے اور جو بات دریافت کرنی ہو دریافت کرے وہ روشن ضمیر بھی ہو سکتا ہے۔

سورج کو ایسے وقت میں نہ دیکھے جب اس کا عکس پانی میں پڑ رہا ہو۔

اس مشق کے دوران حرارت کا اثر ہوتا ہے عامل کو چاہیے کہ اس دوران سرد اشیاء کا استعمال کرے۔

اس مشق کا عامل اگر کسی اندھیرے مکان میں ہو یا کسی اندھیری جگہ سے گزر رہا ہو تو اپنے اس عمل سے روشنی کر سکتا ہے۔

دوسرے کا ماضی الضمیر معلوم کر لینا

مشہور بانی الضمیر معلوم کرنے والے مسٹر ایڈون جمیس کہتے ہیں کہ میں کسی کے خیالات کو پڑھ نہیں سکتا بلکہ جن خیالات کو طبعی شکل میں سائل پیدا کر دیتا ہے ان کو دوبارہ ظاہر کر دیتا ہوں۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ جب ہم کوئی بات یاد رکھنا چاہتے ہیں اس کو بار بار خیال کرتے ہیں۔

سبق یاد کرنے کیلئے اس کو بار بار پڑھتا ہے صرف اس لئے کہ خیال کا مادہ متواتر زبان اور دل میں آنے سے دیرپا ہو جائے ورنہ ایک مرتبہ بھی کہنا کافی ہوتی ہے بھولی ہوئی باتوں کو بعض دفعہ ہم یاد کرنے کی کوشش کیا کرتے ہیں ایسا کرنے سے بھولی بات فوراً یاد آ جاتی ہے۔

یورپ کے روشن ضمیروں نے انسانوں کے منہ سے نکلی ہوئی باتوں کی مختلف اشکال بنتی دیکھیں حالانکہ وہ باتیں زبان سے بھی ادا نہ کی گئی تھیں اور انہی باتوں کو انہوں نے پڑھ کر عوام پر ظاہر کر دیا۔

پہلا قائدہ:

اگر ماضی الضمیر معلوم کرنے کا خواہش مند ماہر مسمریزم ہے تو وہ اپنے معمول کو حالت خواب میں کر کے اور جس شخص کا ماضی الضمیر معلوم کرنا چاہتا ہے اس کا معمول سے

تعلق پیدا کر کے حالات معلوم کر سکتا ہے لیکن تاوقتیکہ معمول اچھا نہ ہوگا یہ کام نہیں ہو سکتا۔

دوسرا قائدہ:

دو شخص مقرر وقت پر دو مختلف کمروں میں جہاں کامل تنہا ہی ہو بیٹھیں ایک ان میں سے یہ کوشش کرے کہ اس کے دل میں کوئی خیال نہ کرے اور دوسرا کوئی شخص مفرد خیال اپنے تصور میں جما کر کوشش کرے کہ دوسرے شخص کے دل میں وہ بات چلی جائے۔ چند منٹ روزمرہ مشق کرتے رہیں اور دونوں شخص لکھتے رہیں کہ پہلے شخص کے دل میں کونسی بات زیادہ آئی تھی اور دوسرے نے جو بات دل میں ڈالنا چاہی تھی وہ کیا تھی۔ دو ہفتہ کے بعد تاریخ وار حالات ملانے سے معلوم ہو جائے گا کہ چند یوم کے خیالات مل گئے ہیں اس طرح ابتداء میں چھوٹی چھوٹی باتیں صحیح ہونے لگ جائیں تو دوسرے کے قلب میں ڈالے جا سکتے ہیں۔

تیسرا قائدہ:

ایک شخص کسی تنہائی میں بیٹھے اور دوسرا شخص کسی کاغذ پر کوئی چھوٹی سی بات لکھ کر اس کی پیشانی پر لگائے پہلا شخص اس کے حال کو بغور اس تاریکی میں دیکھنے کی کوشش کرے جو آنکھیں بند کرنے سے پیدا ہوتی ہیں اور جو بات دل میں آئے کہہ دے۔ اس مشق کو پانچ دس مرتبہ کرنے سے کامیابی ہونے لگی اور اس طرح روشن ضمیری بھی ہو سکتی ہے۔ اس طرح سے حالات معلوم کر لیتے ہیں کہ حتیٰ کہ مکان کی اینٹ چونا وغیرہ دکھا دینے سے اس مکان کی تاریخ شکل بیان کر دیتے ہیں۔ پروفیسر ڈینجین نے اپنے لڑکے کے ذریعے تین سو برس پہلے آتش فشاں اٹلی میں دب گیا تھا حال معلوم کر لیا تھا۔

آزاد گوئی

آزاد گوئی یعنی فری سپکنگ کا رواج تو ہزاروں سال سے رائج چلا آ رہا ہے جو جذبات کی گندگی و صفائی کیلئے استعمال ہوتا چلا آ رہا ہے کیوں کہ ہمارے ذہن میں بہت سے خیالات جنم لیتے ہیں اور وہ ہمیں ایک جگہ پر مستقل ٹھہرے رہنے نہیں دیتے ان کی وجہ سے ہمارا ذہن منتشر رہتا ہے۔

ماہر نفسیات:

ماہر نفسیات نے بعض ایسے طریقے ایجاد کیے ہیں کہ ان کے استعمال کرنے سے ذہن مکمل طور پر پاک وصاف ہو جاتا ہے اور نئی قوت پیدا ہو جاتی ہے۔

ڈاکٹر ڈیف:

ڈاکٹر ڈیف کے مطابق جس طرح ہم اپنے رہنے والے مکان کی صفائی کرتے ہیں جھاڑ و دیتے ہیں۔ رنگ روغن کراتے ہیں۔ مکان میں سے گندگی نکل جاتی ہے اور بدبو وغیرہ ختم ہو جاتی ہے۔ تو مکان میں سے خوشبو آتی ہے اور مکان اچھا اور روشن چمکتا ہوا نظر آتا ہے۔ اسی طرح اپنے جذبات کا ہر موقع اظہار کرتے رہا کریں دماغ کی کھڑکیوں کو ہمیشہ کھلا رکھیں تا کہ گندی ہوا کا اخراج ہوتا رہے اور باہر کی تازہ ہوا اندر داخل ہوتی ہے۔

تلازمہ خیال:

ایک خیال دوسرے خیال میں جکڑا ہوا ہے اگر کسی بھی مخصوص یاد کو لاشعور میں سے نکال کر شعور میں لانے کی کوشش کی جائے تو یادوں کے ذخیرے میں کھلبلی مچ جاتی ہے سالوں پرانی بھولی ہوئی باتیں شعور کی سطح پر آ کر جمع ہو جاتی ہیں اور ان کیساتھ خوشگوار ناخوشگوار واقعات منسلک ہوتے ہیں جن کے ساتھ تلخ تجربات بھی شامل ہوتے ہیں یکدم سامنے آجاتے ہیں ایسے میں انسان کو بڑی اذیت ہوتی ہے اس کے لئے آزاد تلازمہ خیال کے ذریعے سے تحلیل نفسی کی جاتی ہے۔

آزاد خیال تلازمہ سے یہ مراد ہے کہ پرانی یادوں اور خیالوں جو ایک دوسرے کے ساتھ منسلک ہیں ایک خاص خیال کے ذریعے سے ابھارنا اور محاسبہ کرنا ہوتا ہے۔

آزادگوئی کی مشق

جب بھی آپ اپنے خیالات کے ہاتھوں یا ذہنی اذیتوں سے تنگ و پریشان ہو جائیں تو آپ ایک تنہائی والے کمرے میں چلے جائیں اور کمرہ کو اندر سے بند کر لیں اس کے بعد آپ کے ذہن خیال میں جو کچھ بھی آئے اسے بولتے چلے جائیں مگر آواز ہلکی رہے شروع میں خیالات کی بڑی بھرمار ہو گی لیکن پھر ان میں آہستہ آہستہ کمی ہوتی چلی جائے گی اور آپ بولتے بولتے تھک جائیں گے اور آپ کو کمزوری محسوس ہونے لگے گی۔ اس کے



بعد آپ کو محسوس ہونے لگا کہ جیسے لاشعور کی سطح سے رنگ برنگ کے خیالات کی لہریں شعور کی سطح پر ابھر رہی ہیں ان میں سے آپ کے وہ جذبات غصہ، نفرت، احساسات، جوش خوف وغیرہ کی لاتعداد یادیں ابھریں گی اور آہستہ آہستہ ان کے اثرات ختم ہوتے چلے جائیں گے آپ کو سکون حاصل ہو جائے گا۔ جب بھی آپ کو یہ صورت پیش آجائے تو اس طریقہ سے اپنی اوور ہالنگ کر لیں اور زندگی سکون سے گزاریں۔

لفظ اسم اللہ کی مشق

اس مشق کو کرنے کیلئے ایک سفید کاغذ لیں اس پر نیلی یا سبز رنگ کی سیاہی سے اسم اللہ لکھیں اور اس کے چاروں طرف سیاہی پھیر کر سیاہ کر دیں اور پھر اس کاغذ کو کسی دیوار پر تین فٹ کے فاصلے پر لگا دیں۔ جہاں سے بآسانی نظر آسکے۔ رات کو سونے سے پہلے دس منٹ تک اس اسم اللہ کو پوری ذہنی یکسوئی سے دیکھیں۔ پہلے پہلے تو آپ کے ذہن میں مختلف خیالات آئیں گے اس کے بعد آہستہ آہستہ ختم ہو جائیں گے اور پھر آہستہ آہستہ اس لفظ میں روشنی پیدا ہونے لگے گی پندرہ دن یہ مشق کرنے کے بعد مشق جمانے والی نظر سے یہ اسم مبارک غائب ہو جاتا ہے۔ اس کی جگہ ایک نورانی ہالہ بننے لگتا ہے اس کے بعد جس دیوار پر وہ کاغذ چسپاں ہوا ہے وہ اور اسم اعظم دونوں ہی نظروں سے غائب ہو کر روشنی سی نظر آنے لگتی ہے اور یہ روشنی آہستہ آہستہ بڑھتے بڑھتے پورے کمرے میں پھیل جاتی ہے اس مشق کو کرنے کیلئے رات دو بجے کا وقت صحیح ہوتا ہے۔

ٹیلی پیتھی ڈاکٹر شوینک کے بقول

طرز تنفس کی مشقوں کیلئے صبح کا وقت بڑا موزوں ہوتا ہے اس لئے ایسے وقت کا انتخاب کریں کھلی جگہ ہو جہاں پر تازہ آب و ہوا ہو۔ مشق کرنے سے پہلے جسم پر ہلکا سا تیل مل لیں نیز نیند یا بیماری کی حالت میں مشقوں کو ہرگز نہ کریں۔

مشق کرنے کا طریقہ

شمال کی طرف رخ کر کے کھڑا ہو جائیں اور اپنی دونوں آنکھیں بند کر لیں پھر دونوں پاؤں کو آپس میں ملا لیں اس کے بعد اپنے داہنے ہاتھ کے انگوٹھے سے ناک کا داہنا نتھنا بند کر لیں اور کھلے ہوئے نتھنے تازہ ہوا اندر کی طرف کھینچیں اور مسلسل کھینچیں یہاں تک کہ سانس کی آمد بند ہو جائے اس کے بعد داہنے ہاتھ کی چوتھی انگلی اور چھنگلی کو ملا کر اس سے بایاں نتھنا اچھی طرح بند کر دیں انگوٹھے سے دایاں نتھنا اسی طرح بند رہنے دیں اور اس وقت تک سانس خارج نہ کریں جب تک دم گھٹتا ہوا محسوس نہ ہونے لگے۔ پھر انگوٹھا ہٹا لیں اور آہستہ آہستہ سانس خارج کرنا شروع کر دیں۔ اس مشق کو روزانہ دس بار کریں آپ کے اندر بہت جلد ایک عجیب قسم کی قوت پیدا ہو جائے گی۔

ٹیلی پیتھسٹ ڈاکٹر ڈیورچ

کے مطابق جیسے جیسے انسان ترقی کرتا جاتا ہے تو سانس کی ہر لہر سے بدن میں کپکپاہٹ پیدا ہو جاتی ہے سر اور بدن میں بھاری پن آجاتا ہے اور رگوں اور پٹھوں میں برقی رو آجاتی ہے بدن سے بالکل سستی اور کاہلی ختم ہو جاتی ہے۔

1۔ کان کی مشق:

اس مشق کیلئے پرسکون جگہ یا کوئی الگ کمرہ ہونا چاہیے اس میں جا کر آلتی پالتی مار کر بیٹھ جائیں اور اپنا منہ شمال کی جانب رکھیں اور آنکھیں بند کر لیں ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھیں جسم کو بالکل ڈھیلا چھوڑ دیں پر اپنے تمام خیالات کو کانوں تک مرتکز کریں آپ کو اس وقت ایسا محسوس ہونے لگے گا کہ آپ کے کانوں میں آوازیں آ رہی ہیں آپ کی ساری ذہنی توجہ سننے کی طرف ہی ہو جیسے آپ کائنات کی ساری آوازیں سننے کی کوشش کر رہے ہیں۔ شروع شروع میں کانوں میں ہلکی ہلکی سیٹیاں بجیں گی پھر ان سیٹیوں کی آوازیں تیز ہونے لگیں گی جب ان سیٹیوں کے ساتھ ہواؤں کی آوازیں بھی گونجنے لگیں گی تو یہ خیال کریں کہ اب وہ آوازیں آہستہ آہستہ صاف ہو رہی ہیں کچھ دیر بعد ان آوازوں کو بخوبی سمجھ سکیں گے۔ جب آپ کو آوازیں صاف سنائی دینے لگیں تو سمجھ لیں آپ ان آوازوں کے مفہوم کو سمجھ رہے

ہیں۔ دماغ پر بوجھ نہ ڈالیں اور نہ ہی کسی کو بتلاتے پھریں۔

اس مشق کو پانچ ہفتوں تک مسلسل جاری رکھیں۔ بیشک آپ کو دوسرے تیسرے ہفتے میں ہی کامیابی شروع ہو جائے گی۔ لیکن آپ مقررہ مدت کو پوری کریں۔

2۔ البصیری مشق:

یہ مشق مشاہدہ حاصل کرنے کیلئے بہت ضروری ہوتی ہے۔

طریقہ مشق:

کسی کرسی یا صوفہ جو کہ بہت آرام دہ ہو اس پر بیٹھ کر کمر گردن اور پشت کو سیدھ میں ملا کر آنکھوں کو ناک کی چونچ پر گاڑ دیں اور ناک کی چونچ پر نظریں جما کر یہ تصور کریں کہ ناک کی چونچ سے روشنی نکل رہی ہے لیکن یہ مشق شروع میں ذرا مشکل معلوم ہوتی ہے کیونکہ یہ نظروں کو تھکا دیتی ہے اس مشق کو کرنے کے لئے انتہائی تجربہ کار استاد کی نگرانی میں ہی کرنی چاہیے تب یہ بہتر نتائج برآمد ہو سکتے ہیں۔ اس مشق کو پہلے پہلے دس سیکنڈ تک کریں پھر آہستہ آہستہ بڑھاتے ہوئے پینتالیس منٹ تک لے جائیں۔

مشق کرنے کے بعد آنکھوں کو ڈھیلا اور پپوٹوں جو کہ تھک گئے ہوں گے ان کو آرام دینے کیلئے اپنی آنکھیں بند کر لیں اور داہنی آنکھ کی پتلی کو بائیں آنکھ کی پتلی کو پہلے دائیں طرف موڑیں اور نیچے گھمائیں اس کے بعد بائیں آنکھ کی پتلی کو پہلے دائیں طرف اور پھر بائیں طرف موڑیں اور آنکھ کی پتلی کو اوپر نیچے گردش دیں اس عمل کو چند سیکنڈ تک جاری رکھیں اس سے آپ کی آنکھوں کو کسی قسم کی کوئی تکلیف نہ ہوگی۔

تصورات کیلئے مشق کرنے کا طریقہ

جب آپ سونے لگیں تو چارپائی کا سرہانہ شمال کی طرف کر لیں اور آنکھیں بند کر لیں اور چیز کا تصور کرو اس کا رنگ شکل لمبائی چوڑائی حتیٰ کہ سب کچھ آنکھوں کے سامنے لانے کی بھرپور کوشش کریں اور یہ خیال کرتے ہوئے سو جائیں۔ یہ مشق ایک ہفتہ سے سات ہفتہ تک کریں۔ شروع میں چیز دھندلی نظر آئے گی اس کے بعد بالکل صاف نظر آنے

لگی گی اس کے بعد جب بھی تصور کریں گے آپ کو بالکل صاف نظر آئے گی۔

جب مشق مکمل ہو جائے تو ادھر رات کے وقت چت لیٹ کر اپنے ہاتھ میں چھڑی لے لیں اب ایسی چیز کا تصور کریں جس کو چھڑی مارنے سے آواز آئے جب وہ چیز سامنے آجائے اور آپ کو یقین ہو جائے کہ وہ چیز آپ کے سامنے ہے تو چھڑی اس کو ماریں تو کانوں میں زوردار آواز سنائی دے گی پس اس وقت آپ خوش ہو جائے گیں کہ یہ تصور پکا ہوا گیا ہے۔

پی کے کی صلاحیت کیلئے مشق

اس مشق کو شروع کرنے سے پہلے ہم آپ کو آگاہ کیے دیتے ہیں کہ بعض اوقات لاشعور آپ کو اس مقصد سے باز رکھنے کے لئے عجیب قسم کی حرکتیں کرتا ہے اور ڈراتا ہے آپ اپنے دل کو مضبوط رکھیں تو آپ کامیاب ہو جائے گے۔

ایک کمرہ تنہائی والا ہو اس میں مکمل اندھیرا کر دیں۔

شیشے کا ایک گلاس لیں اور پانی سے بھر لیں اور ایک چائے والی پرچ لیں ایک شربت پینے والا اسٹرا لیکر سگریٹ کے دھوئیں کو گلاس میں آہستہ آہستہ ڈالیں۔ جب دھواں گلاس کی تہہ میں چلا جائے تو اس کو چائے کی خالی رکابی سے ڈھک دیں۔ اب آپ کو اندازہ ہو جائے گا کہ دھواں گلاس کی تہہ میں تھوڑی دیر تک جما رہے گا اب ذہن کو پوری توجہ کے ساتھ دھوئیں پر لگا دیں اور توجہ کے ساتھ دھوئیں کو اپنی ذہنی قوت سے اپنی مرضی کے مطابق حرکت دینا شروع کر دیں اور اپنی قوت کو برقرار رکھتے ہوئے دھوئیں کو کبھی گلاس کے درمیان اور کبھی سطح پر لانے کی کوشش کریں یہ کوشش آپ کی کامیاب ہوگی اور گلاس میں دھواں آپ کی مرضی کے مطابق حرکت کرنے لگ جائے گا۔

روشن ضمیری کیلئے مشق

روشن ضمیری کی مشق کا طریقہ یہ ہے کہ ایک بڑا آئینہ لیں۔ جس میں آپ کا سارا جسم نظر آئے۔ اس میں دیکھنا شروع کر دیں عکس کی بائیں آنکھ کی پتلی کو نظر کا مرکز بنا لیں اور

یکسوئی قلب کے ساتھ توجہ کریں کہ تمہاری مقناطیسی آنکھوں سے نکل عکس پتلی کے ذریعے سے اس کے دل ودماغ پر اثر کر رہی ہے اور وہ ابھی ابھی بے ہوش ہوا ہے۔ ہر روز آدھا گھنٹہ مشق کرلیں دس پندرہ دنوں میں آپ روشن ضمیری کی حالت میں پہنچ سکتے ہیں۔

اس عمل کیلئے تنہائی بہت ضروری ہے۔ ایک کمرہ الگ ہونا چاہیے۔

خوراک: سردوتر اشیاء، مکھن، دودھ زیادہ استعمال کرنی چاہئیں۔ اس لئے کہ گرمی خشک میں اضافہ ہوجاتا ہے۔

پرھیز: نشہ آور چیزوں کا استعمال نہ کریں۔ ترش اشیاء اور گوشت سے بھی پرہیز کریں۔

جب آپ اس عمل میں کامیابی حاصل کرلیں گے تو روشن ضمیری ہو جائے گی اور تمام مشقیں آپ کے لئے آسان ہو جائیں گی اور آپ دنیا کے ہر کام میں کامیابی حاصل کرسکیں گے۔

یکسوئی

ذہن کو ایک جگہ پر ہی رکھنے کیلئے آپ دن بھر لوگوں سے ملاقات کرتے رہیں اور جن لوگوں سے آپ ملیں ان کے چہرے غور سے دیکھیں اور ان کی ساری خصوصیات کو ذہن نشیں کرلیں اور لیٹتے وقت ان لوگوں کے نام اور چہرے یاد کرنے کی کوشش کریں۔ اکیلے اکیلے آدمی کا نام دہرائیں اور اس کے چہرے کا تصور کریں اگر آپ اس مشق کو کریں گے تو آپ کی یادداشت بہت اچھی ہو جائے گی اب سالوں بعد بھی ایسے شخصوں کا نام اور چہرہ یاد رکھ سکیں گے جن سے آپ کی ملاقات ہوئی ہے اس مشق کو آپ روزانہ کریں آپکو عمل کی ابتدا اس یقین کے ساتھ کرنا ہوگی کہ آپ میں صلاحیت موجود ہے اور میں اس کام کو ہر ممکن کر سکوں گا اور اس کے بعد لیٹتے وقت اپنا ذہن ماضی اور مستقبل میں لے جائیں جن سے آپ کی ملاقاتیں ہوتی رہی ہیں آپ اپنے ذہن میں ماضی اور مستقبل کا عکس ابھرنے دیں آپ کو صاف اور شفاف نظر آنے لگ جائے گا۔

یکسوئی قلب کی مشق کرنے کا طریقہ

ایک کمرہ الگ ہونا چاہیے اور وہ بالکل صاف ستھرا ہو اس میں زیادہ تیز دار روشنی نہ ہو۔ کمرے سے میں صوفہ، پلنگ یا آرام دہ کرسی ہونی چاہیے۔ اس پر آرام سے بیٹھ جائیں اور اپنے جسم کے تمام عضلات کو ڈھیلا چھوڑ دیں اب آپ کے جسم دل ودماغ کو مکمل آرام سکون ہے کرسٹل کے عین بیچ میں جو سفید نقطہ نظر آتا ہے اس کو اپنی نظر کا مرکز بنالیں اور آنکھیں نہ جھپکیں ایک منٹ سے چار منٹ کے اندر اندر آپ پر غنودگی سی طاری ہونے لگی گویا تمہارا دماغ بے خبری کو قبول کر رہا ہے اور اسی حالت میں بار بار یہ فقرے دہرائیں۔

میری قوت بہت زور والی ہے۔

میں مجسم مقناطیسی ہوں

میں کامیابی حاصل کروں گا۔

میں مجسم دانائی ہوں۔

میری ذات سے وابستہ ہے۔

میں مجسم دلیر ہوں۔

مجھ میں مقناطیسی قوت بہت ہے۔

میں سرتاپا خوشی ہوں۔

کم از کم روزانہ اس مشق کو آدھا گھنٹہ کریں اس میں تمہاری قوت میں صحت میں نورانی خوشی میں اضافہ ہوگا۔ اب آپ پھر اپنی آنکھیں بند کرلیں اور پھر ایک بار وہی الفاظ دہرائیں۔ ہر روز رات کو سونے سے پہلے بستر پر لیٹ کر یا بیٹھ کر کرسٹل کی مشق کریں اور یہ الفاظ دہرائیں اور گہری نیند آجائے صبح آپ اٹھیں گے تو اپنے آپ میں نمایاں تبدیلی محسوس کریں گے۔

آپ کا دماغ نورانی شعاعوں سے منور ہونے لگے گا۔ وہ روحانی سرتوں سے لبریز ہو جائے گا۔ جب آپ کرسٹل کے عامل بن جائیں گے تو تمہاری آنکھوں میں غیر معمولی مقناطیسی قوت پیدا ہو جائے گی پھر جس شخص پر نظر ڈالوگا آپ کا گرویدہ ہو جائے گا۔

سورج کی مشق کا طریقہ

اپنی آنکھوں کو بند کرلیں اور اپنے دل میں جھانکیں اس سے پیشتر منہ پر سرخ یا سیاہ کپڑا ڈال لیں اور اپنی پوری قوت سورج کے دیکھنے کے تصور میں لگادیں کہ مجھے سورج نظر آئے گا۔

نوٹ: اگر آپ کی آنکھوں کو تکلیف ہونے لگے یا کپڑے کی وجہ سے دم گھٹنے لگے تو منہ سے کپڑا اتار دیں اور آنکھیں کھول دیں اور آرام کرلیں پھر دوبارہ مشق شروع کردیں شروع شروع میں یہ مشق پندرہ منٹ کریں۔ اس طرح مشق 45 منٹ تک کریں مشق کے بعد پہلے آپ کو سیاہ رنگ کے چھوٹے چھوٹے دھبے دکھائی دیں گے پھر آہستہ آہستہ سیاہی روشنی میں تبدیل ہوجائے گی تھوڑے دنوں کے بعد ایسی روشنی نظر آنے لگے گی جیسا کہ سورج نکلنے کے وقت ہوتی ہے پہلے یہ روشنی کچھ دیر نظر آئے گی پھر اندھیرا ہوجائے گا لیکن یہ مشق کرنے سے روشنی ساکن ہوجائے گی۔ جب آپ تھک جائیں زیادہ دیر روشنی برداشت نہ کرسکیں تو منہ پر سے کپڑا ہٹا کر آنکھیں کھول دیں اور منہ ہاتھ دھولیں اور دودھ پی کر سوجائیں اس مشق کو کرنے کے بعد جاگیں نہ اور نہ ہی کسی سے بات چیت کریں کیونکہ ایسا کرنے سے آگے کی مشق میں رکاوٹ پیش آسکتی ہے۔

آنکھوں کی روشنی تیز ہوجاتی ہے دل کو سرور آتا عقل تیز ہوجاتی ہے اور دنیا کے حالات کو جاننے کے قابل ہوجاتی ہے۔

نوٹ: اس مشق کو رات کرکرنا چاہیے پیٹ بھرا ہوا نہ ہو اور نہ ہی خالی ہو کمرے میں روشنی بالکل نہ ہو۔ بھوک و پیاس بھی نہ ہو تو پھر یہ مشق کریں۔

عکسی رابطے کی مشق

آپ تنہائی کمرہ لیں اور اس میں کوئی اور داخل نہ ہو اور نہ ہی کسی قسم کا شور وغل ہو۔ ایک تصویر چاہے کسی پرندے کی ہو۔ اس تصویر کو اپنے سامنے رکھیں اور پوری قوت توجہ سے ایک تصویر کر دیکھنا شروع کردیں۔ احتیاط رہے کہ اپنی نظر کو ادھر ادھر نہ کریں اور نہ ہی

کسی اور کا سوائے پرندے کے اپنے ذہن میں تصور لائیں جب آپ کو محسوس ہوجائے کہ آپ اس تصویر میں مکمل طور پر محو ہوگئے ہیں تو اپنی آنکھیں بند کرلیں اور تصویر کو ذہن میں مکمل طور پر رکھیں اور اس کو اپنے ذہن میں پھیلائیں جب تصویر سارے ذہن میں مکمل طور پر سما جائے تو اس کو دوسرے کمرے میں جو پہلے سے پہلے ہوا شخص ہے۔ اس کے پردہ ذہن پر منعکس کریں معمول فوراً اس تصویر کو معمول کرے گا۔

نوٹ: اس مشق میں بہت زیادہ یکسوئی ارتکاز توجہ سے کام لینا پڑتا ہے۔

آنکھوں کی مشق کا طریقہ

ایک بڑا آئینہ لے لیں اس کے سامنے بالکل سیدھے کھڑے ہوجائیں اور اس میں دیکھنا شروع کردیں عکس کی بائیں آنکھ کی پتلی کو نظر کا مرکز بنالیں ایک منٹ تک بلا آنکھ جھپکے اس کو دیکھتے رہیں اگر زیادہ دیر بھی دیکھ سکو تو دیکھو۔ اسی طرح روزانہ اپنی مشق کا وقت بڑھاتے جائیں۔ یہاں تک اس مشق کو آدھا گھنٹہ تک کرو آپ کی آنکھ تھک جائے گی آنکھوں سے پانی جاری ہوجائے گا۔ تو آپ آنکھوں کو ٹھنڈے پانی سے دھولیں۔

مشق کے دوران یہ درج ذیل خیالات بار بار دہرائیں۔

کوئی بھی چیز میرے حلقہ اثر سے باہر نہیں ہے۔

میری آنکھیں مقناطیسی ہوجائے گی اور مخاطب میرا مطیع ہوجائے گا۔

میری قوت مقناطیسی زبردست ہو رہی ہے۔

اگر آپ پندرہ منٹ تک یا زیادہ دیر تک کسی چیز کی طرف بغیر آنکھ جھپکے دیکھ سکو خود کریں جب تک اس میں کامیابی نہ ہو۔

شمع بینی کی مشق کرنے کا طریقہ

ایک موم بتی لیں اور اس کو روشن کریں اور اس کے دو فٹ کے فاصلے پر آلتی پالتی مار کر دوزانو ہو کر بیٹھ جائیں اب شمع کی لو کو ذہنی یکسوئی کے ساتھ دیکھنا شروع کردیں اپنی پلکیں نہ جھپکائیں کچھ دیر کے بعد آپ کو محسوس ہوگا کہ نیلے رنگ کی رنگ برنگی روشنی نظر آنے

لگے گی جو آپ کو پہلے نظر نہیں آ رہی تھی اس کا ہالہ بڑھتا جا رہا ہے اور خیالات کا ہجوم کم ہوتا جا رہا ہے یہ محسوس کرنے کی کوشش کریں کہ یہ روشنی آپ کی پیشانی کے اندر چل رہی ہے۔
آپ کو کچھ گرانی بھی محسوس ہو گی بالآخر آپ کو شمع کی لوں میں سے شبہ نظر آنے لگے کی کوئی ڈراؤنی چیز بھی نظر آ سکتی ہے مگر آپ مضبوط ارادے کے ساتھ دیکھتے رہیں۔ چند ہفتوں کی مشق کرنے سے ایک کے اندر مکمل ذہنی یکسوئی پیدا ہو جائے گی اور آپ کی توجہ میں قوت پیدا ہو جائے گی اور اس خوف سے آپ طرح طرح کے کام لے سکتے ہیں اس رنگ برنگی روشنی سے آپ کا دماغ منور اور روشن ہو جائے گا ایسا محسوس ہو گا جیسے نور ہی نور بکھرا ہوا ہے اب آپ تیری تیسری آنکھ سے رہے ہیں۔ اس مشق میں آپ کو اپنے جسم کو ڈھیلا چھوڑنا ہو گا آپ اپنی آنکھیں کھولیں گے تو آپ کو خاکے نظر آئیں گے ان کو واضع کرنے کی کوشش کریں تا کہ آپ پہچان سکیں۔

اس مشق میں یہ بھی ہو سکتا ہے کہ آپ پہلی بار کامیاب نہ ہوں لیکن کوشش کرنے سے آپ دوسری مرتبہ کامیاب ہو سکتے ہیں آپ میں تمام مناظر دیکھنے اور برقرار رکھنے کی صلاحیت پیدا ہو جائے گی۔ پھر آپ دور دراز سے چیزوں کو با آسانی دیکھ سکیں گے۔

ڈاکٹر ہیوڈ ہیولے کی مشق

جب بھی آپ کے گھر کے باہر دروازے پر لگی ہی گھنٹی بجے یا ٹیلی فون کی گھنٹی بجے آپ فوری طور پر نہ ہی دروازے والی گھنٹی بجے پر دروازہ کھولیں اور نہ ہی ٹیلی فون کا ریسور اٹھائیں۔ ایک لمحہ کے لئے رک جائیں فون کرنے والے یا دروازہ کھٹکھٹانے والے کا تصور کریں کہ یہ کون ہو سکتا ہے۔ قوت ادراک کے ذریعے سے اس کا عکس اپنے ذہن میں پیدا کریں کہ فون کس نے کیا۔ گھنٹی کس نے بجائی ہو گئی یہ کون ہو سکتا ہے کس کا فون ہو سکتا ہے ان پر غور کریں۔ لیکن ذرا دیر نہ لگائیں پھر اپنے ذہن کے فیصلے کے مطابق ریسور اٹھائیں اور تصدیق کر لیں یا دروازہ کھول کر دیکھ لیں کون ہے۔ ایسے تجربات کرنے سے آپ کو محسوس ہو گا کہ نتائج بہتر ہو رہے ہیں۔ بعض لوگوں کے اندازے شروع سے ہی بہت اچھے ہوتے ہیں ان میں صلاحیت عام لوگوں سے زیادہ ہوتی ہے۔

جاننے کوشش

کہ یہ فون مرد کا ہے یا عورت نے کیا ہے؟ اس کے لئے بھی یہی طریقہ استعمال کریں اور فیصلہ کریں کہ کس حد تک صحیح ہے یا غلط ہے۔

ٹیلی فون کا مقصد

اب ہم یہ جاننے کی کوشش کریں گے کہ ٹیلی فون کرنے والے کا مقصد کیا تھا اس کے لئے بھی وہی طریقہ استعمال کریں گے اور پھر اپنے فیصلے کے بعد اس کی تصدیق کریں گے۔

کچھ دنوں کے بعد آپ فون کرنے الے کا تصور اس کی شخصیت فون کرنے والے کا مقد معلوم کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے اس سے ٹیلی پیتھی کی صلاحیت میں بے پناہ اضافہ ہو جاتا ہے۔

تین مشقیں

عامل کیلئے ضروری ہے کہ جب یہ مشق شروع کریں تو ایک ایسا کمرہ ہو جو بالکل تنہا ہو اس میں کوئی شور وغل نہ ہو۔ فرش پر پالتی مار کر اس طرح بیٹھ جائیں کہ اس کا سر سیدھا رہے اور کمرے میں بالکل خم نہ ہو ہے اور اپنی آنکھیں بند کر اللہ پاک کا تصور دل میں باندھے کہ وہ اللہ کا دیدار کر رہا ہے اور اس سے لطف اندوز ہو رہا ہے جب تصور باندھ چکے تو سیدھے نتھنے سے اندر کو ایک گہری سانس لے جو ایک سیکنڈ میں ختم ہو جائے اور جسم کے اندر ایک سیکنڈ تک روکے اس کے بعد الٹے نتھنے سے خارج کرے کہ پورے ایک سیکنڈ میں خارج ہو جائے جب ایک بار سانس لے اور اس کو خارج کر دے تو پھر دوسری الٹے نتھنے سے لے اور سیدھے نتھنے سے خارج کرے اور اس طرح سے ایک سیکنڈ میں خارج کرے اور اس طریقہ سے ایک ایک کر کے چودہ سانس سیدھے خارج کریں اس مشق کو تین دن تک کریں اور ہر روز دن میں تین بار کریں لیکن اس مشق کو پیٹ بھرے ہوئے نہ کریں۔
جب عامل ایک سیکنڈ سانس والی مشق کرے تو اس کے بعد تین سکنڈ سانس والی

مشق شروع کریں اسی طریقہ سے کریں۔

جب تین سکنڈ کی مشق بھی پوری کریں تو پانچ سیکنڈ کی مشق تین دن تک اسی طریقہ سے کریں۔ تین دن اور دن میں تین بار یعنی صبح دوپہر شام کریں اس کے بعد اس مشق کو ایک ہفتہ تک کریں۔

اس مشق میں کسی جاندار شے کا تصور باندھنا ضروری ہے۔

قائم نظری کی مشق

ماہرین کا خیال ہے کہ ادراک ماورائے حواس کی تربیت کیلئے قائم نظری کی مشق بہت ضروری ہوتی ہے حالانکہ اس کے علاوہ اور بھی بہت سی دوسری مشقیں ہیں جن سے فائدہ حاصل ہوسکتا ہے۔ قائم فطری کی مشق کرنے کیلئے شمع بینی کا متبادل بلور بینی ہے لیکن یہ مشقیں اب پرانی ہو چکی ہیں اب ماہرین نے اب نئی مشقیں ایجاد کرلیں ہی انہیں مشقوں کی مدد سے قائم نظری کی بھی اتنی ہی مشق ہو جاتی ہے۔ جتنی کی شمع بینی یا بلوں بینی میں ہوتی ہے قائم نظری کی تربیت کیلئے شمع بینی کی مشق لازمی ہے۔

مشق کرنے کا طریقہ

شمع کو روشن کر کے تین یا پانچ منٹ کے فاصلے پر رکھیں اس کے بعد یوگا کی کنول بیٹھک کے انداز میں بیٹھ جائیں اور شمع کو دیکھنا شروع کردیں آنکھوں پر بالکل بوجھ نہ ڈالیں جب آنکھیں تھک جائیں تو آنکھیں جھپک لیں اس کے بعد شمع کی لو کی حرکت کا مشاہدہ شروع کردیں۔

شمع کے شعلے میں سے پیدا ہونے والے مختلف رنگوں کا مشاہدہ کریں اور ان رنگوں کو اس طریقے سے دیکھیں کہ ہر رنگ ذہن نشیں ہو جائیں اور پھر آہستہ آہستہ آنکھوں کو بند کرلیں اور دونوں ہاتھوں کو آنکھوں پر رکھ لیں لیکن شمع کی لو کو ذہن میں رکھیں۔ شمع کی لو اور رنگوں میں تبدیلی کا مشاہدہ تیس سیکنڈ تک کریں اگر اس دوران شمع کی لو تصویر سے غائب ہو جائے تو قوت ارادی کو استعما کرتے ہوئے اس تصویر کو واپس لائیں۔ آپ کے ذہن میں

اس کا تصور دھندلا ہونے لگے تو اس کو گھورنا نہ بند کریں اس کے بعد آنکھوں سے ہاتھ ہٹا کر گھٹنوں پر رکھ لیں اور آنکھیں کھول دیں آپ اس مشق کو دہرا بھی سکتے ہیں شروع کی لو بند آنکھیں کیے بغیر آپ کے ذہن میں قائم اور روشن رہے گی اور آپ کو ذہنی یکسوئی محسوس ہوگی۔

ٹیلی پیتھی کی مشق نمبر 1

بستر پر بالکل سیدھے چت لیٹ جائیں اور اپنے ہاتھوں کو اس طرح پھیلائیں جیسے کسی مرد کے ہاتھ گھٹنوں تک پھیلا دیے جائیں۔

دونوں ٹانگوں کے پنجوں کو بھی برابر جوڑ کر رکھیں کہ گھٹنے آپس میں ملے رہیں اور سر کے نیچے تکیہ رکھیں اور پوری طاقت سے سانس لیں اور سانس کو سینے میں روک لیں سانس کو رکتے ہوئے اپنے دھڑ کو کسی سہارے کے بغیر کمر کے نزدیک سے اس طرح سے آہستہ آہستہ اوپر کو اٹھائیں کہ آپ کا سر پشت کی جانب جھکا رہے اور پھر اسی حالت میں اٹھ کر بیٹھ جائیں۔

نوٹ: اس مشق سے آپ کی پنڈلیوں اور پٹھوں میں درد تھکان ہوگی مگر آپ پرواہ نہ کریں اس کو برداشت کریں آہستہ آہستہ آپ اپنے دماغ کو بہت ہلکا محسوس کرنے لگیں گے۔

ٹیلی پیتھی کی مشق نمبر 2

ایک گلاس شیشے کا لیکر اس کو اپنے دائیں ہاتھ کی انگلیوں پر رکھیں پر اپنے ہاتھ کو گھما کر آہستہ آہستہ پیچھے کی طرف لے جائیں لیکن یہ بات نہ بھولیں کہ آپ کی گردن اپنی جگہ سے نہ ہلے اور بالکل سیدھی رہے۔ اپنی نظروں کو پانی والے گلاس پر جمائے رکھیں کہ گلاس کا پانی نہ ہلے اور اپنے ہاتھ کو جس قدر پیچھے لے جا سکتے ہیں لے جائیں۔ اور پھر ہاتھ کو اپنی جگہ آہستہ سے احتیاط کے ساتھ واپس لائیں اور اپنے ہاتھ کو تقریباً دس سیکنڈ سیدھا اور سامنے رکھیں پھر آہستہ آہستہ دائیں طرف اور پھر بائیں طرف اپنا ہاتھ گھمانا شروع کردیں اس مشق کو ایک گھنٹہ تک کریں۔

حواس باطنی کو بیدار کرنے کیلئے ترغیب اور تحریک بہت ضروری ہے اس کے بغیر پوری طرح دفاع نہیں ہوسکتا۔

معمول کوسلانے میں ڈاکٹر ڈار کا طریقہ

ڈاکٹر صاحب معمول کو ایک کرسی پر بٹھا دیتے تھے اور اس کو دونوں ہاتھوں کو اپنے بائیں ہاتھ سے پکڑ لیتے تھے اور اپنا داہنا ہاتھ معمول کی پیشانی پر رکھ دیتے تھے اور خود معمول کی طرف ٹکٹکی باندھتے تھے اور اس کو بھی اپنی طرف ٹکٹکی بندھواتے تھے اور جب ان پر نیند کا غلبہ طاری ہونے لگتا تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اسکے سر کے اوپر رکھ دیتے اور ان کو علیحدہ کر کے شانوں اور بازوؤں اور ہاتھ کی انگلیوں تک مس کرتے ہوئے لاتے تھے اور پھر ہٹا کر جھٹک دیتے تھے۔ اس کے ہاتھوں کو بدستور اوپر لے جاتے اور انگلیوں تک لا کر جھٹک دیتے اس طرح سے معمول سو جاتا ہے۔

وہ جس معمول کو سلانا چاہتے تھے اس کے ایک ہاتھ کی ہتھیلی کے اوپر اپنے بائیں ہاتھ کے انگوٹھے کو دبا کر رکھ دیتے تھے اور پھر معمول کی طرف ٹکٹکی باندھ کر دیکھتے تھے اور ساتھ ہی اس سے بھی اپنی طرف اپنے دوسرے ہاتھ کی دو انگلیوں کو کھڑا کر کے معمول کی آنکھوں کے پاس لے جاتے تھے اور کوئی نصف انچ کے فاصلہ پر آنکھوں کے سامنے انگلیوں سے چکر باندھتے تھے اس طرح بھی دس پندرہ منٹ میں متاثر ہو کر سو جاتا تھا۔

معمول کوسلانے میں ڈاکٹر بریڈ کا طریقہ

مسمرسٹوں کے معمول کو متاثر کرنے اور خواب طاری کرنے کی قوت کو مختلف طریقوں سے استعمال کرتے ہیں ہر مسمرسٹ اپنا ایک خاص عمل تجویز کر لیتا ہے جس میں اس کو آسانی ہوتی ہے یہاں ہم چند مسمرسٹوں کے عمل کا ذکر درج کر رہے ہیں۔ جو شائقین کے لئے بہت مددگار ثابت ہوں گے۔

یہ ڈاکٹر صاحب مشہور ہپناٹسٹ سمجھے جاتے ہیں وہ اپنے طریقوں سے معمول کو سلا دینے کے بڑے ماہر ہو جاتے ہیں تو آیئے ان کے طریقہ عمل کو دیکھتے ہیں کہ وہ معمول کو

کس طرح گہری نیند سلا دیتے تھے۔

ڈاکٹر صاحب جس معمول کو متاثر کرنا چاہتے تھے ایک کرسی پر بیٹھاتے تھے اور ایک چھوٹا سا آئینہ معمول کی آنکھوں کے سامنے اس قدر بلندی پر لے جاتے تھے کہ اس کی طرف سے معمول کی نگاہوں پر بار بار پڑتا تھا اور معمول سے اس کی طرف غور سے دیکھا کرتے تھے اور کہتے کہ میری طرف غور سے دیکھو اور خود اپنی نگاہیں اور اس کی نگاہوں سے ملا دیتے ہیں اور پھر پانچ منٹ دیکھنے کے بعد اپنے ہاتھ کی دو انگلیاں اس کی آنکھیں کی طرف کو کھڑی کر دیتے تھے مگر اس سے اس کی آنکھیں بند نہیں ہوتی تھیں تو پھر اس سے اس شے کی طرف ٹکٹکی بندھواتے اور وہی عمل کرواتے جو پہلے کروایا تھا اور معمول کو نیند آجاتی تھی۔

گھڑے کو متحرک کرنے کی مشق

ایک علیحدہ کمرہ ہو جس میں شور وغل نہ ہو اور نہ ہی اس میں زیادہ آمد و رفت ہو۔

ایک مٹی کا گھڑا لیں اور اس کو میز پر رکھ لیں اور اپنا منہ جنوب کی طرف کر کے پہلے سے پاس رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھ جائیں اس طریقے سے کہ تمہارے دونوں ہاتھ آسانی سے گھڑے پر رکھے جاسکیں۔ دائیں ہاتھ کا انگوٹھا بائیں ہاتھ کی پشت پر رکھیں خیال رکھیں کہ آپ کے دونوں ہاتھ گھڑے سے چھوتے رہیں اور دباؤ نہ پڑے اس کے بعد یہ خیال کرنا شروع کر دیں کہ تمہارے ہاتھ سے مقناطیسی قوت نکل کر گھڑے میں اخل ہو رہی ہے۔ تقریباً پندرہ منٹ تک یہ عمل کرو۔ چند ہی منٹ بعد محسوس ہونے لگے گا کہ تمہاری انگلیوں کے پوروں سے کوئی طاقت نکل رہی ہے۔

پھر اس کے بعد درج ذیل طریقہ اپنائیں۔

☆ میری مقناطیسی انگلیوں سے نکل کر گھڑے میں داخل ہو رہی ہے۔

☆ دائیں سے بائیں ابھی اس میں حرکت ہوا چاہتی ہے۔

☆ گھڑے کو ہلا ہلا کر آدھا گھنٹہ تک یہ کرتے رہیں۔

☆ اب اس عمل کو بند کر دیں اور گرم گرم دودھ پئیں۔

☆ یہ عمل سات دن تک کریں گھڑا خود بخود حرکت کرنے لگا گا۔ یہ پہلے آہستہ آہستہ

حرکت کرے گا پھر تیزی کے ساتھ حرکت کرنا شروع کرے گا آپ گھبرائیں مت بلکہ اپنے ہاتھ گھڑے سے الگ کرلیں۔

جب عمل کو بند کرنا ہو تو دونوں ہاتھ گھڑے کے قریب لے جائیں اور یہ طریقہ اپنائیں:

☆ گھڑے کی رفتار اب دھیمی پڑنا شروع ہوگئی ہے۔

☆ اس کی رفتار کم پڑگئی ہے۔

☆ وہ ساکن ہونا چاہتا ہے۔

جب گھڑا ساکن ہو جائے تو یہ طریقہ اپنائیں:

☆ میری مقناطیسی قوت گھڑے سے نکل کر انگلیوں کے ذریعے واپس جسم میں جارہی ہے۔

☆ میں اپنی قوت مقناطیسی کو گھڑے سے واپس لے رہا ہوں۔

☆ دس منٹ کے اندر اندر میری قوت بحال ہو جائے گی۔

یہ عمل کرنے سے گھڑے یا کسی اور بھی قدرتی چیز پر چند منٹ توجہ دینے سے متحرک ہو جایا کرے گی۔

سابقہ تجربات

اس سے مراد یہ ہے کہ جب کوئی شخص کسی چیز کا ادراک حاصل کرلیتا ہے تو اس میں اس کے ماضی کے تجربات بھی مدد کرتے ہیں تو وہ شخص ان تجربات سے فائدہ اٹھاتا ہے تو جب ہم ماضی کے تجربات کو ذہن میں رکھتے ہیں تو یہ نئی چیزوں کے ادراک حاصل کرنے میں مددگار ثابت ہوتے ہیں۔

مثلاً: آپ نے ماضی میں کھانے والی میز کو دیکھا اور اس پر بیٹھ کر کھانا کھایا ہے تو یہ آپ کے ذہن نشین رہے گا۔ اس طرح سے سابقہ تجربات ہماری زندگی میں ادراک کے حوالے سے مثبت کردار ادا کرتے ہیں۔



دلچسپی

دلچسپی ایک ایسا عمل ہے جو ہمیں متعلقہ چیز کی طرف راغب کرتی ہے اور ہم اپنی توجہ اس کی طرف مبذول کرتے ہیں اگر دلچسپی نہ ہو تو ہم اس کی طرف توجہ نہیں کرتے اگر کسی بھی کام کی طرف توجہ نہ کی جائے تو پھر کام صحیح طور پر نہیں ہوتا اگر ہم کھلاڑی ہیں تو اس پر صحیح توجہ نہیں دے پاتے تو کھیل اچھا نہ ہوگا اگر اس کھیل پر صحیح توجہ دی جائے گی اچھا اور عمدہ ہوگا اور جیت بھی ہوگی ایسے ہی اگر ہم ٹیلی پیتھی میں صحیح توجہ نہیں دیں گے تو ہم کامیاب نہیں ہو سکتے اس لئے اس میں دلچسپی بہت ضروری ہوتی ہے۔

ذہانت

ذہانت سے مراد وہ حالات کا مشاہدہ کرنا ہوتا ہے۔ ذہانت ایک کارکردگی ہے جو صورتحال کے مطابق پیدا ہوتی ہے۔ ذہانت سے مراد کسی شخص کی قابلیت ہے، جس کی مدد سے وہ نئی صورتحال کا مقابلہ کرتا ہے اور اچھی طرح فیصلہ کیا جاسکتا ہے۔ ذہانت زندگی کے تمام شعبوں میں اپنا مقام رکھتی ہے اس لئے ٹیلی پیتھی میں ذہانت کا بڑا اہم رول ہوتا ہے۔ اسکے بغیر ٹیلی پیتھی سیکھی نہیں جاسکتی۔

ہیجان

ہیجان کے معنی لرزنا کانپنا شدید کپکپاہٹ اور اضطراری کیفیت ہے جس کو وہ خود کنٹرول نہیں کرسکتا کیونکہ ہیجان خود اختیاری نظام عصبی کے تحت تشکیل پاتا ہے۔

ہیجانی کیفیت فوراً پیدا ہو جاتی ہے لیکن اس کا اثر آہستہ آہستہ جاتا ہے۔ ہیجان کی کیفیت انسانی زندگی میں بڑی اہم ہے۔

☆ افلاطون نے ہیجانی قوتوں کو محرکاتی قوت کہا ہے۔

☆ ہنڈنگ کے نزدیک ہیجان ایک تیز اور شدید حس کا نام ہے۔

☆ ولیم ورنٹ کے بقول شعوری عمل کے بنیادی خیالات تاثرات اور ہیجانات میں

خیالات کا تعلق بیرونی زندگی سے ہوتا ہے جبکہ تاثرات اور ہیجانات انسان کے اندر سے پیدا ہوتے ہیں۔

☆ کانٹ کے نزدیک یہ ایک سیلاب کی طرح ہے جو انسانی کردار میں تیزی پیدا کر کے سوچوں اور حدوں کو توڑ دیتا ہے۔

ان تمام ماہرین کی تعریفوں کی روشنی میں یہ نتیجہ اخذ کرتے ہیں کہ ہیجان ایک بہت تیز عمل ہے جو انسانی کنٹرول سے باہر ہے۔ جو محرک کے ختم ہونے کے ساتھ ساتھ آہستہ آہستہ ختم تو ہو جاتا ہے لیکن اس کے احساسات دیر تک رہتے ہیں۔ عصبی فعلیاتی رد عمل جس کا اظہار غصہ اور خوف کی صورت میں نمایاں ہوتا ہے۔ پہلے ہم ہیجانی کیفیت کو محسوس کرتے ہیں اور اس کے بعد جسمانی علامات کا اظہار ہوتا ہے۔ چہرے پر غصے یا خوف کی علامات پیدا ہوتی ہیں اس کے بعد ہیجانی کیفیت پیدا ہوتی ہے اگر کوئی شخص نا قابل حالت کوئی چیز دیکھتا ہے تو پہلے اس کے چہرے پر شدید غصے کا اظہار ہوتا ہے اس کے بعد ہیجانی کیفیت پیدا ہوتی ہے۔ ہیجانی کیفیت میں پہلے انسان ذہنی طور پر ہیجان محسوس کرتا ہے اس کے بعد جسم اور چہرے پر اس کے تغیرات ظاہر ہوتے ہیں۔

خوف کا ہیجان اور جسمانی تغیرات

غصے کے ہیجان کی طرح خوف کے ہیجان میں جسمانی کارکردگی بالکل الٹ ہوتی ہے جسم بے حس ہو جاتا ہے انسان ہلنے جلنے سے معذور ہو جاتا ہے۔ جسمانی کارکردگی بالکل متاثر ہو جاتی ہے۔ بے سکونی میں کوئی بھی قسم کی مشق ہیجانی کا شکار ہو جاتی ہے۔

انسان جس ماحول میں زندگی گزارتا ہے اس میں اسے مختلف حالات اور واقعات سے واسطہ پڑتا ہے اس کے اندر طرح طرح کی خواہشات پیدا ہو جاتی ہیں اگر خواہشات پوری نہ ہوں تو وہ مایوسی کے ہیجان کا سبب بن جاتی ہیں اس کے ذہن پر مایوسی کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔

ٹیلی پیتھی کے علم سیکھنے کیلئے بڑے حوصلہ اور پختہ ارادہ کی ضرورت ہوتی ہے۔

الغرض مایوسی کے ہیجان والے لوگ اس میں کامیاب نہیں ہو سکتے کیونکہ مایوسی کا

ہیجان ہر کام ہر ارادے کو ختم کر دیتا ہے اور انسان اپنے کام میں ناکام ہو جاتا ہے۔

راگ یوگ کی منزلیں

راج یوگ کی آٹھ منزلیں ہیں جو درج ذیل ہیں:

1۔یم	2۔نیم	3۔آسن
4۔پرانایام	5۔پریتاہار	6۔دھارنا
7۔دھیان	8۔سمادھی	

نیم کے بھی پانچ اصول ہیں جو درج ذیل ہیں:

1۔اہنسا	2۔ست	3۔اسیتے
4۔برہم چریہ	5۔اپری گرہ	

تشریح:

1۔اہنسا: نفسیاتی خواہش کے لئے کسی بھی جاندار کو تکلیف دینے کا دل میں خیال نہیں کرنا چاہیے اہنسا پرمودھرم یعنی کسی جیو ماتر کو بھی دکھ نہ دینا ہی پرم دھرم ہے جو ہنسا نہیں کرتے ان کو کوئی ایذ نہیں پہنچا سکتا یوگی جنہوں کے پاس جب چور ڈاکو یا کوئی موذی جانور آ جاتے ہیں تو وہاں آ کر خود رحم کی صفت سے موصوف ہو جاتے ہیں۔

2۔ست: جو شخص پکا راست باز ہے کسی بھی لالچ میں آ کر سچائی کو نہیں چھوڑتا اور سچ ہی بولتا ہے اس میں خود بخود ہی روشن ضمیری آثار نمایاں ہونے لگتے ہیں اور ہمیشہ سچ بولنے والے کی زبان سے نکلی ہوئی بات کبھی جھوٹ نہیں ہوتی بلکہ پتھر پر لکیر ہو جاتی ہے۔

3۔اسیتے: بلا اجازت مارک کے کسی شے کو نہ چھونا پھر اس کا عامل جس اشیاء کو چاہے وہ خود حاضر ہو جاتی ہے۔

4۔برہم چریہ: دھیرج کی باحفاظت رکھ کر تعلیم حاصل کرنا اور اس کو محفوظ رکھنے کے جو کچھ فائدے اور نقصان نظر آ رہے ہیں جو کچھ منی کو بے فائدہ صرف کرتا ہے اور شہوت پرست ہو کر ناجائز استعمال کر کے مزہ لیتا ہے وہ زندہ درگور ہو جاتا ہے اس کو مختلف بیماریاں

گھیر لیتی ہیں۔ جو اس کی حفاظت کرتے ہیں یہ ان کی حفاظت کرتی ہیں انسان ہمیشہ تندرست رہ کر اپنی خواہشات کو پوری کر سکتا ہے۔

5۔اپری گرہ: یعنی نفس امارہ کو قابو میں رکھنا یوگی وہی ہے جو ہوس کو ترک کر دے جسے کسی بھی اشیاء کی ضرورت نہیں ہے ہر عامل کو چاہیے کہ وہ اپنے اوپر خواہشات کو حاوی نہ ہونے دے جب یوگی اپنی ضروریات کو کم کرتا ہے تو پرماتما کی قرابت ہوتی ہے اگر ایسا بننا چاہے تو نفس امارہ کو مار دے۔

پانچ اصول:

1۔سوچ	2۔سنتوش	3۔تپیا
4۔سوادھیانے	5۔ایشور پرندھان	

1۔سوچ: ہمیشہ پاک صاف رہنا جسم کی صفائی رکھنا روحانی صفائی یوگی خود صفائی پسند ہو۔ دوسروں کے اجسام کو نہ چھوئے۔ خود یکسوئی پیدا کرے تو سچی خوشی نصیب ہو جاتی ہے اور بلندیوں پر پہنچا دیتی ہے۔

2۔سنتوش: یعنی صابر رہنا، بیشمار دولت حاصل ہونے کے باوجود بھی سکون حاصل نہیں ہوتا جو آرزو خواہش ترک کرنے سے ہوتا ہے۔

3۔تپیا: علم کے ذریعے سے اپنی اصلیت معلوم ہو جاتی ہے جب اپنی اصلی حالت معلوم ہو جاتی ہے تو طبیعت ہشاش بشاش ہو جاتی ہے یعنی منزل مقصود کو پا لیتا ہے۔

4۔سوادھیانے

5۔ایشور پرندھان: سوائے ایک پرماتما کو ماننا اور کسی پر بھروسہ نہ رکھنا اور واحد جاننا اور سب کو اس کے زیر اثر ماننا وہی ذات ہے جو تمام کائنات کی مالک ہے۔ اسی سے جستجو کرنی چاہیے اور ہر وقت اسی کا دھیان رکھنا چاہیے۔

آسن اور تشریح

آسن اس نسبت کو کہتے ہیں جس سے انسان بہت دیر تک بیٹھ کر مشق کر کے اور جس نشست میں بہت دیر تک بیٹھ سکے اسی میں آرام معلوم ہوتا ہے۔

آسن کئی قسم کے ہوتے ہیں اور ان کے علیحدہ علیحدہ نام ہیں اور ہر ایک سے کئی بیماریاں دور ہو جاتی ہیں۔

پدم آسن: بائیں پاؤں کو اٹھا کر دائیں ران پر اور دائیں پاؤں کو اٹھا کر بائین ران پر رکھنا اور داہنے ہاتھ سے بائیں پاؤں کے انگوٹھے کو اور بائیں ہاتھ سے دائیں پاؤں کے انگوٹھے کو پکڑ رکھنا یہ آسن شروع میں تو بہت تکلیف دہ ہوتا ہے مگر آہستہ آہستہ آرام دہ ہو جاتا ہے۔ یوگی بہت دیر تک اس آسنی میں بیٹھ سکتا ہے۔

سدہ آسن: بائیں پاؤں کو جوڑ کر اسی ایڑی کو ران کے آخر میں رکھ کر چار زانوں بیٹھنا اور جسم کے بالائی حصہ کو خوب کس کر رکھنا اس کو سدھ آسن کہتے ہیں۔

پراکامیہ: ہزار برس تک زندہ رہنا۔

ایشتونگ: یعنی ماضی اور حال اور مستقبل کے حالات کا جاننا آپے میں ایشور سروپ ہو کر رہنا۔

یشتونگ: ہر فرد اشیاء کو اپنے مطیع و تابع کر لینا۔

تشخیص مرض

علاج کرنے سے پہلے ضروری بات تشخیص مرض ہے۔ جب مریض آئے اس کا حال پوچھا جائے اور مرض کے بارے میں اس طرح پوچھیں کہ مریض گھبرا نہ جائے موجودہ بیماریاں پیدا ہونے کے اسباب معلوم کریں۔ اثر پذیری اور قوت خیال کی کیا حالت ہے۔ آنکھوں کو دیکھو کہ چمکدار ہیں سر میں درد تو نہیں ہے آنکھیں دھندلی تو نہیں دکھائی دیتیں کھانسی تو نہیں ہے۔ پیشاب تو بار بار نہیں آتا ان تمام امراض کی تشخیص کرنا بہت ضروری ہے۔

بے خوابی کا علاج

جس طرح دوسری چیزیں انسانی جسم کیلئے ضروری ہوتی ہیں اسی طرح نیند بھی 6 سے 8 گھنٹے ضروری ہے۔ اگر نیند صحیح طرح سے نہ آئے تو اعصابی تکلیف شروع ہو جاتی ہیں جن سے بچنے کیلئے نیند کا آنا بہت ضروری ہے۔

سب سے پہلے مریض کو یقین دلایا جائے کہ اسے نیند ضرور آئے گی سلانے کیلئے ریت گڈی کا طریقہ اختیار کریں جب مریض نیند میں چلا جائے تو اس کو اس طرح سے سجیشن دیا جائے جس طرح آپ نیند میں چلے گئے ہیں اسی طرح جب بھی آپ سونا چاہیں گے تو آپ کو ہپناٹائز کر کے نیند میں لے جائیں گے اور آپ کی نیند بعد میں عام نیند میں بدل جائے گی۔

کھانا وقت پر کھائیں۔ زیادہ پیٹ بھر کر نہ کھائیں۔ زیادہ چائے اور کافی کا استعمال نہ کریں۔ دودھ ایسے مریضوں کے لئے بڑا فائدہ مند ہوتا ہے۔

کھانسی کا علاج

خواہ کھانسی خشک ہو یا تر ہو یا اس کا تعلق پھیپھڑوں کی خرابی سے ہو اس کے علاج سے چند دنوں کے عمل سے مریض تندرست ہو جاتا ہے۔

پہلے مریض کو مسمریزم کا پانی استعمال کرائیں اور جیالے اول اول لمبے لمبے دو اور پھر چھوٹے چھوٹے جو صرف اسی عضو تک محدود ہوں جس میں تکلیف ہو اور سب کے بعد میں مریض کے سینے پر اور پھیپھڑوں کے مقام پر اس کے کپڑوں کے اوپر پھونکیں مارو۔ مگر یہ سب کچھ اس وقت کریں جب مریض کو بحالت مستغراق پہنچا چکو۔

جب پھونکیں لگا لیں تو اپنا ہاتھ مریض کے دل دھڑکنے اور پھیپھڑوں والی جگہ رکھو اور اس حصہ کو اس طرح جنبش یا حرکت دو کہ دل زور سے اور جلد دھڑکنے لگتے اور پھیپھڑوں میں ہوا کی آمد و رفت آسانی سے ہو جائے۔

خون کی کمی کا علاج

اگر مریض کے جسم میں خون کی کمی ہو جائے تو تمام جسم پر دس منٹ تک دور کریں دل اور معدہ پر پانچ چھ بار گرم سانس پھونکیں بعدازاں دو منٹ تک لرزاں دور کریں اور مریض کو تین لمبے اور گہرے سانس لینے کو کہیں۔

بواسیر کا علاج

مریض کو الٹا لٹائیں اور دس پندرہ منٹ تک ہاتھوں سے ریڑھ کی ہڈی کے اوپر سے دور کریں اور بائیں ہاتھ کو داہنی طرف لائیں اور جسم کے نچلے حصہ پر آ کر دونوں ہاتھ ملائیں دو منٹ تک لرزاں دور کریں تین بار گہرا لمبا سانس لیں۔

امراض قلب کا علاج

سینے کے اوپر دونوں ہاتھوں کو اوپر کے رخ عامل اس طرح رکھیں کہ دونوں ہاتھوں کی پشت باہم مل جائے پھر ہاتھوں سے نصف دائرہ کی صورت میں اس طرح سے دور کریں کہ دونوں انگوٹھوں کے درمیان میں جگہ رہ جائے حتیٰ کہ بتدریج دونوں ایک دوسرے کی سیدھ میں ہو جائیں پھر دس منٹ تک معمولی دور کریں اور دو منٹ تک لرزاں اور پانچ چھ مرتبہ سینے پر گرم سانس پھونکیں تین بار مریض سے گہرے سانس لینے کو کہیں۔

اعضائے تناسل کی بیماریوں کا علاج

عامل کو چاہیے کہ مریض کو لٹائے یا سیدھا کھڑا کرے جیسا مریض پسند کرے پھر اپنے ہاتھوں سے دس منٹ تک اسی طرح دور کرے کہ وہ کندھوں کی ہڈی کے نچلے حصہ سے گزرتے ہوئے دونوں سروں تک پہنچ جائیں بعدازاں دو منٹ تک لرزاں دور کریں۔ گردن پر تین بار گرم سانس پھونکیں پھر چت لٹا کر چھ منٹ تک انتڑیوں کے اوپر سے تین یا چار انچ کے فاصلہ سے دور کریں اس طرح کہ ہاتھ انتڑیوں پر سے ہوتے ہوئے سرینوں

کے آر پار نکل جائیں۔ اس کے بعد چند منٹ تک انتڑیوں پر لرزاں دور کریں تین بار گرم سانس پھونکیں اور تین بار لمبا گہرا سانس لینے کی ہدایت مریض کو کریں گردوں کی بیماریوں کا بھی یہی طریقہ ہے۔

مردوں کی خاص بیماریوں کا علاج

مریض کو الٹا لٹا دیں اور دس منٹ تک سر کے پیچھے سے ایڑھی تک دور کریں پھر دو منٹ تک سر کے پیچھے سے ایڑھی تک دور کریں پھر دو منٹ تک لرزاں دور کریں اور دماغ کی جڑ اور کمر پر چار چار پانچ پانچ مرتبہ گرم سانس پھونکیں اور چت لٹا کر دس منٹ تک پیٹ سے پاؤں کے انگوٹھوں تک معمولی دو منٹ لرزاں دور کریں دل پر چار پانچ دفعہ گرم سانس پھونکیں۔

بواسیر کا علاج

مریض کو الٹا لٹائیں اور دس پندرہ منٹ تک دونوں ہاتھوں سے ریڑھ کی ہڈی کے اوپر سے دور کریں اور بائیں ہاتھ کو داہنی طرف لائیں اور جسم کے نچلے حصہ پر آ کر دونوں ہاتھ ملائیں دو منٹ تک لرزاں دور کریں تین بار گہرا لمبا سانس لیں۔ بواسیر کو آرام آ جائیگا۔

اعصاب کے مریض کا علاج

تمام اعصابی بیماریوں مثلاً لقوہ فالج سودا دیوانگی کا علاج اس طرح کریں کہ مریض کو چت لٹا دیں دس منٹ تک سر کے نیچے ایڑھی تک دور کریں پھر دو منٹ تک لرزاں دور کریں پھر الٹا لٹا کر پشت پر تھپکی لگائیں بعدازاں دل و دماغ کی جڑ اور کمر پر گرم سانس پھونکیں اور مریض کو تین بار گہرا سانس لینے کو کہیں۔

جلد کی بیماریوں کا علاج

جلد کی تمام بیماریوں جلن خارش پھوڑے پھنسیوں کے علاج کیلئے کہ عضو ماؤف

کے ذرا اوپر سے چار انچ نیچے تک دور کر کے ہر دفعہ ہاتھ الگ کریں لیکن اس بات کا خیال رکھیں کہ ہاتھ جسم سے چوتھائی انچ کے فاصلے پر اپنے جسم سے مس نہ کرے بعد ازاں اوپر سے نیچے کی طرف منہ کو ذرا فاصلہ پر رکھ کر ٹھنڈی سانس پھونکیں اور تین بار گہرا لمبا سانس لیں یہ سب علاج پندرہ منٹ میں ختم کر دیں۔

گردن کے درد کا علاج

گردن کے پاس حلق تک دور کریں ہاتھوں کو حلق کے پاس لا کر جدا کر لیں گردن اور رگوں پر ہاتھوں کو اس طرح پھریں جس طرح آٹا گوندھتے ہیں۔ یہ دونوں عمل پندرہ بیس منٹ تک کریں درد کے مقام پر چار بار گرم سانس پھونکیں دو منٹ لرزاں دور کریں مریض سے کہیں کہ تین بار لمبا گہرا سانس لے۔ گردن کا درد ختم ہو جائے گا۔

حلق کی بیماریوں کا علاج

مریض کو چت لٹا کر آنکھیں بند کرائیں اور دونوں ہاتھوں سے گلے کے قریب سے سینے تک اور سینے سے پاؤں تک معمولی دور کریں اور اس مقام پر داہنے ہاتھ کو بائیں طرف اور بائیں ہاتھ کو داہنی طرف لا کر الگ کریں اور پندرہ منٹ کے بعد پھیپھڑے پر گرم سانس پھونکیں حلق کے اندر یعنی گلے میں تکلیف ہو تو اس پر تین بار پھونکیں بعد ازاں دو منٹ تک لرزاں دور کر کے مریض کو دو تین بار لمبا گہرا سانس دلوائیں۔

زکام کا علاج

پندرہ منٹ تک دونوں ہاتھوں سے سر کے بالائی حصہ سے کسی قدر فاصلہ سے دور کرنا شروع کریں اور پیشانی پر سے گزرتے ہوئے ناک کی جڑ تک لا کر ہاتھوں کو علیحدہ کر لیں اگر گلے میں سوزش ہو تو گلے سے چھاتی تک دور کریں اس کے بعد دو منٹ تک لرزاں دور کریں۔ شورش کی جگہ گرم سانس پھونکیں اور مریض سے لمبے گہرے سانس لینے کو کہیں۔ زکام کو آرام آجائے گا۔

دانت کے درد کا علاج

اگر مریض کے دانت میں درد ہو رہا ہے تو مریض کو لٹا دیں یا کرسی پر بیٹھا دیں پھر آٹھ منٹ تک درد پر دونوں ہاتھوں سے معمولی طریق پر اور دو منٹ لرزاں دور کریں اور اس کو گہری سانس لینے کو کہیں اور درد کی جانب کان میں گرم پھونک ماریں جس جانب کے دانت میں درد ہو رہا ہے۔ درد کو آرام آجائے گا۔

کان کی بیماریوں کا علاج

عامل کو چاہیے کہ مریض کی پشت پر کھڑا ہو اور دونوں ہاتھوں کی دوسرے نمبر والی انگلیوں کو مریض کے کانوں کے اندر ڈالے اور نصف منٹ تک لرزاں رکھیں اور اس کے بعد سیدھی حالت میں کانوں میں سے نکال لیں پھر کان میں تین چار بار پھونک ماریں اور مریض کو ایک گہرا لمبا سانس لینے کی تاکید کریں۔

پیٹ کی بیماریوں کا علاج

مریض کی آنکھیں بند کروا دیں اور مریض کو چت لٹا دیں پر عامل اپنے سیدھے ہاتھ کو بائیں طرف اور بائیں ہاتھ کو داہنی طرف لا کر بیس منٹ پیٹ اور ناف پر سے دور کر کے پیٹ کے اطراف میں لائیں اور پھر علیحدہ علیحدہ کر لیں پھر چار منٹ تک لرزاں دور کریں چار پانچ بار ناف پر پھونکیں اور مریض کو تین بار لمبا سانس لینے کی ہدایت کریں۔ آرام آجائے گا۔

جوڑوں کے درد کا علاج

اس مرض میں اکثر مریضوں کے ہاتھوں کی انگلیوں سے درد شروع ہوتا ہے اس کے بعد یہ درد ہاتھوں اور کلائیوں تک پھیل جاتا ہے بعض دفعہ پاؤں گھٹنوں کہنیوں کے جوڑ بھی اس مرض میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

علاج:

کیس ہسٹری کے ذریعے سے اصل وجوہ کا پتہ چلائیں اس کے بعد یہ سجیشن دیں آپ اپنے آپ کو ہمیشہ نارمل رکھیں۔

آپ محسوس کریں گے کہ آپکا درد ختم ہو رہا ہے۔

درد ختم کرنے کیلئے اپنے اندر اس بات کو مضبوطی سے سمجھ لیں کہ درد ختم ہو رہا ہے اب درد کم ہو رہا ہے اب درد ختم ہو گئی ہے۔ آپ کا سارا جسمانی نظام صحیح ہو رہا ہے۔

علاج دردسر

مریض کو کرسی پر بٹھائیں اور عامل پیچھے کھڑا ہو کر اپنے جسم کا سہارا دے اور دونوں ہاتھوں کو اس کی پیشانی کے درمیانی حصہ پر رکھ کر انگوٹھوں کو سیدھا کھڑا کرلیں اور دس منٹ تک ہاتھوں کو آہستہ آہستہ مریض کے سر کے پیچھے کی طرف اپنی طرف کو کانوں کے درے تک لا کر علیحدہ کرلیں اور دو منٹ تک لرزاں دور کریں بعد میں دونوں ہاتھوں سے پیشانی سر اور اطراف پر کسی قدر دباؤ ڈالیں پھر مریض کو کہیں کہ تین چار لمبے لمبے سانس خارج کرے پھر اس کے سامنے کھڑے ہو کر تین چار بار جلدی جلدی تالیاں بجائیں آنکھیں کھلوائیں اور مریض کو گھور کر یقین کے ساتھ کہیں اب تو آپ کو آرام آ گیا ہے نا۔

ہپناٹزم سے علاج

قدیم زمانہ سے لیکر آج تک ڈاکٹر حکیم ہپناٹزم کے ذریعے سے مختلف بیماریوں کا علاج کرتے چلے آرہے ہیں۔ لیکن ہپناٹزم میں بھی بیماریوں کا شافی علاج موجود ہے۔

اگر کسی دوسرے طریقہ کے ساتھ ہپناٹزم کا طریقہ بھی استعمال کیا جائے تو یہ سونے پر سہاگہ کا کام دیتا ہے اور بہت اچھے نتائج جلد برآمد ہو سکتے ہیں۔

ذہنی، دماغی، اعصابی، نفسیاتی، ازدواجی اور دیگر بیماریوں میں ہپناٹزم کا طریقہ بڑا اکسیر ہوتا ہے۔ معمولی معمولی تکلیفات کو ماہر ہپناٹزم دور کر سکتا ہے۔

مشہور ہپناٹسٹ مسٹر برنرڈ ہولنڈز:

کہتے ہیں کہ جسمانی اور ذہنی امراض کا علاج ہپناٹزم کے ذریعہ موزی اور مکمل ہو سکتا ہے اور بیماری دوبارہ لوٹ کر نہیں آتی۔ ہپناٹزم جسمانی نقائص کو بھی دور کر دیتا ہے۔ کان کا درد، کھانسی، خارش، جلن، عصبی کمزوری، ضعف بصارت، فالج وغیرہ جیسی امراض کا علاج بذریعہ ہپناٹزم کیا جا سکتا ہے۔

ٹیلی پیتھی سے علاج

ٹیلی پیتھی انسان کی ذہنی قوتوں کا ایک بہترین نمونہ ہے اس لئے یہ نفسیاتی اور پیچیدہ امراض کے علاج کیلئے بے حد فائدہ مند ثابت ہوتی ہے۔ روحانی طریقہ علاج ہزار ہا سال پرانا چلا آرہا ہے جس کی گواہی پرانی تہذیبیں مصری، بابلی، یونانی، آشوری، برصغیر بخوبی دے رہی ہیں۔ اگر اس کا بغور مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ اس کے اندر جو یقین اعتقاد پایا جاتا ہے وہ انسان کے جسم میں موجود شفا بخشی قوتوں کو بحال کر کے اس کو روک کر دور کر دیتا ہے۔ جدید دور میں بہت سی بیماریوں کی وجوہات محض ذہنی عوارض نفسیاتی الجھنیں ہوتی ہیں جو ٹیلی پیتھی کے طریقہ علاج سے دور کی جا سکتی ہیں۔ سویڈن کے ڈاکٹر پیر ایلس نے اس طریقہ علاج پر بھرپور تحقیق کی اور بیشمار تجربات پر ہمارے لئے خزانہ چھوڑا۔ جس سے بے پناہ فوائد حاصل کئے جا رہے ہیں۔

اچھی باتیں

☆ قدرت کے آگے آنسوؤں کا ڈھیر لگاتا جا کوئی آنسو تو اسے پسند آہی جائے گا۔
☆ کسی کا دل مت دکھا ہوسکتا ہے کہ وہ آنسو تمہارے لئے سزا بن جائے۔
☆ زندگی میں وہ راہیں اپناؤ جہاں سے کچھ حاصل کرسکو۔
☆ دوسروں کی غلطیوں کو بھول جاؤ مگر اپنی ہرگز نہ بھولو۔
☆ ہر چیز کی قیمت ہوتی ہے اور انسان کی قیمت اس کی خوبیاں ہیں۔
☆ انسان کا سب سے بڑا کارنامہ ہے کہ وہ اپنے دل اور زبان کو قابو میں رکھے
☆ اللہ تعالیٰ کے نزدیک دو قطرے حسین ہوتے ہیں ایک خون کا قطرہ جو اللہ کی راہ میں بہے اور دوسرا وہ آنسو جو خوف خدا سے نکلا ہو۔
☆ انسان ہو کر ایسے کام نہ کرو کہ جس سے انسانیت کا دامن داغدار ہو جائے
☆ خدا نے اس کائنات کو محبت سے تخلیق کیا چنانچہ اس میں رہنا سیکھو
☆ دنیا میں سب سے مضبوط ترین چھت باپ ہے
☆ دنیا میں بہترین چھاؤں ماں ہے
☆ ماں دنیا کی سب سے مقدس ہستی ہے
☆ کتابیں انسان کی بہترین ساتھی ہیں
☆ تمام کتابوں سے افضل قرآن مجید ہے
☆ اچھی کتاب بہترین دوست ہے
☆ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے

آخر میں میری رائے

آخر میں مصنف اپنی رائے کا اظہار یوں کرتا ہے کہ یورپ میں مسمریزم ہپناٹزم اور سپر چولزم والوں نے تصور اسم اللہ ذات کی نقل اتاری ہے وہ لوگ اپنی نگاہ کو کسی خاص نقطے پر شیشے یا چراغ موم بتی کی لو روشن چیز پر نظر جمانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اسی طرح تصور اور خیال کی مشق سے وہ لوگ ایک برقی طاقت حاصل کر لیتے ہیں جس کے ذریعے سے اپنے معمول پر توجہ ڈال کر بے ہوش کر دیتے ہیں اور مقناطیسی نیند سلا دیتے ہیں۔ اور اپنی قوت خیال سے جو معمول کو حکم کرتا ہے وہ کرتا ہے۔ یہ طاقت وجود عنصری کی پیداوار ہوتی ہے لہٰذا اس علم کا عامل محض مقام ناسوت میں سفلی معاملے مادی شعبہ سے ظاہری تماشے دکھا کر نادان لوگوں کو حیران کر دیتا ہے لیکن اس سے اصلی فائدہ نہیں ہوتا کیوں مسمریزم اور ہپناٹزم کا معاملہ محض مقام ناسوت تک ہی محدود ہوتا ہے۔ اس کی اصل وجہ یہ کہ انسان کے تمام حواس اور قوت خیال جب ایک نقطے پر مرکوز ہو جاتے ہیں تو اس میں ایک برقی قوت پیدا ہو جاتی ہے تو ان میں ایسی حدت حرارت پیدا ہو جاتی ہے کہ آگ کی طرح دوسری چیز کو جلا دیتی ہے۔ اسی طرح جب انسانی خیالات اور حواس کا ایک نقطے پر اجتماع ہو جاتا ہے تو اس میں ایک برقی طاقت پیدا ہوتی ہے۔ جس سے ایک کمزور شخص بیہوش ہو جاتا ہے لیکن اس علم والوں کی مشق کا تصور مرکز ایک عادی شے اور فرضی نقطہ پر ہوتا ہے۔ جس سے محض خیالات کا اجتماع ہوتا ہے اس لئے مسمرائز اور ہپناٹائز کا سارا معاملہ اس مادی دنیا اور مقام ناسوت تک ہوتا ہے اس کا روحانی دنیا سے کوئی تعلق واسطہ نہیں ہوتا لیکن اس کے برعکس:

کوئی شخص اسم اللہ کی ذات کے نقش و کرم پر اپنے خیالات حواس توجہ تصور تفکر کرے اور اپنے دل میں ہر وقت نفس اللہ کی مشق کرتا رہے تو بیشمار باطنی قوتیں حاصل

ہو جاتی ہیں جس کا یہ نوری نوری ہرا ایجاد ہے۔

جو ہر چیز پر قادر مطلق ہے۔

مسمر یزم یا ہپناٹزم میں جو کچھ بھی ہے وہ صوفیوں کے ابتدائی لطیفہ نفس کا خاکہ ہے فرق صرف یہ ہے کہ تصوف کامل ہے

اور مسمر یزم ناقص ہے۔

تصوف نور ہے...... مسمر یزم نار ہے۔

تصور کا رخ دین کی طرف ہے

اور مسمر یزم کا رخ دنیا کی طرف ہے۔

تصرف مرجع خدا ہے...... مسمر یزم مرجع دنیا ہے۔

آخر میں!

بندہ ناچیز اپنے تمام کرم فرماؤں ان تمام مصنفین ٹیلی پیتھی ہپناٹزم کا تہہ دل سے مشکور ہے کہ اس کتاب کو لکھنے کیلئے ان کی کتابوں سے استفادہ حاصل کیا گیا ہے۔ اس مالک حقیقی کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس کی دی ہوئی ہمت اور توفیق سے یہ کتاب مکمل ہوئی۔

الحمد اللہ رب العالمین

شوکت علی شاکر

0307-4917497

مسمریزم کا علم خاص

انوکھی طاقت مسمریزم وہ روحانی طاقت ہے جو ایشور پرماتما نے ہر ایک بشر کے اندر پیدا کی ہوئی ہے۔ اس کو لوگ دیا بھی کہتے ہیں۔ اگر انسان طاقت پر قابو پائے تو وہ ایسے ایسے عجیب کام کرسکتا ہے جس کو دیکھ کر لوگ دنگ رہ جاتے ہیں اور ایسے شعبدے دکھا سکتا ہے کہ بیان نہیں ہوسکتے لیکن یہ ضروری ہے کہ اس پر عمل کرنے والا ہر طرح سے پرہیز گار ہو۔ صفائی قلب اس عمل کے لئے شرط اول ہے۔ مسمریزم کا عامل اپنی روحانی طاقت کے ذریعہ اپنے معمول پر خواب مقناطیسی کر کے اس سے تمام حالات آئندہ پیش کرنے والے معلوم کرسکتا ہے۔ دور دراز کی خبریں منگوا سکتا ہے۔ غرضیکہ ہر ایک کام اپنی حسب منشا لے سکتا ہے۔ اب ہم اس علم کے کچھ مختصر سے اصول درج کرتے ہیں۔

عاملوں کے اوصاف

اس عمل کو ہر ایک شخص خواہ مرد ہو یا عورت کسی مذہب کا ہو کرسکتا ہے۔ لیکن بدنی صحت اچھی ہو دل کی کسی بیماری میں مبتلا نہ ہو۔ بینائی کمزور نہ ہو۔ پرماتما پر یقین رکھے مکرو فریب سے پاک جھوٹ نہ بولے۔ رحم دل شان دار کسی نشی اشیاء کا استعمال نہ کرے۔ صحبت بد سے بچارہے۔

معمول کے اوصاف

معمول سات سال سے کم نہ ہو اور اٹھارہ سال سے زیادہ نہ ہو۔ خوبصورت شریں گفتار ہو۔ عامل اور معمول کے درمیان محبت پاک ہونی چاہیے۔ معمول اگر عورت ہو تو بہتر ہے کیونکہ بہ نسبت مرد کے اس پر جلد اثر ہوتا ہے۔ لیکن حاملہ نہ ہو معمول کی صحت اچھی

ہو۔ آنکھیں موٹی موٹی، بینائی تیز اور دروغ گوئی نہ ہو اور عامل کی طرح سے پرہیز گار ہو۔

آنکھوں میں قوت مقناطیسی پیدا کرنا

ایک سفید دبیز کاغذ کا ٹکڑا سات انچ مربع لے کر اس کے عین درمیان میں سیاہ روشنائی سے ایک گول داغ ایک ایک پیسہ کے برابر گول نشان لگاؤ۔ نشان بالکل گول ہو پھر ایک علیحدہ کمرہ اپنے لئے مخصوص کو جس میں طبیعت کو منتشر کرنے والا کوئی سامان نہ ہو اور اس کاغذ کو دیوار پر اپنی آنکھوں کے سامنے لگا دو اور پھر ہر روز اس کے سامنے چوکڑی مار کر بیٹھو اور اس کو بلا نشان گرنے پلکوں دیکھتے رہو۔ جب تک تمہاری نظر کام کرے اس کو دیکھو۔ جب نظر میں تکان ہو جائے تو بند کر دو اور ہر روز مشق کو بڑھاتے جاؤ۔ یہاں تک کہ تم ایک گھنٹہ متواتر بلا پلک جھپکنے کے دیکھ سکو اور دیکھنے کے وقت اپنے دل کو صاف رکھو اور کسی قسم کا خیال یا فکر تمہارے دل میں نہ ہو اور نہ ہی بوقت عمل کوئی اور شخص تمہارے پاس بیٹھا ہو اور عمل کا وقت بھی ایک ہی ہونا چاہیے پہلے دن جس وقت عمل کرو روزانہ بلا ناغہ ٹھیک اسی وقت عمل کرو۔

پہلے ایک دوروز آنکھوں میں تکلیف معلوم ہوگی لیکن رفتہ رفتہ عادت ہو جانے پر درست ہو جائے گی اور ایک ہفتہ کی مشق سے وہ سیاہ داغ کبھی زرد کبھی سبز اور کبھی سفید نظر آنے لگے گا۔

کبھی اس میں بادل چکر لگاتے نظر آئیں گے اور جوں جوں مشق بڑھے گی۔ وہ سیاہ داغ نظر سے غائب ہو کر کاغذ سفید نظر آیا کرے گا۔ جب تمہاری مشق ایک گھنٹہ کی ہو جائے اور نظر ڈالتے ہی سیاہ داغ نظر سے غائب ہو کر کاغذ سفید نظر آنے لگے تو اب نظر میں کشش مقناطیسی پیدا ہو جائے گی۔

معمول پر طاقت مقناطیسی ڈالنا

جب تم مشق اوّل میں کامیاب ہو جاؤ تو پھر اپنے معمول کو سامنے بٹھا کر اس پر عمل کرنا شروع کرو اس کی آنکھوں سے اپنی آنکھیں ملا کر بلا گرانے پلکوں کے اس طرف دیکھو اور دل میں خیال کرو کہ معمول کو بذریعہ مسمریزم بیہوش کر رہا ہوں تھوڑی دیر میں بعد معمول پر نیند کا غلبہ طاری ہو جائے گا اس وقت دونوں ہاتھوں سے پاس کرو۔ یعنی دنوں ہاتھوں کی انگلیاں نیچے کر کے معمول کے سر کے نیچے لاؤ اور خیال کرو کہ میں معمول کے اندر قوت مقناطیسی بھر رہا ہوں لیکن انگلیاں معمول کے جسم سے نہ چھو جائیں۔ ایسا کرنے سے معمول پر خواب طاری ہو جاوے گا۔

معمول کو ہوش میں لانے کا طریقہ

جب معمول کو ہوش میں لانے کی ضرورت ہو تو عامل کو واجب ہے کہ اپنے دل میں یہ خیال کرے کہ اب میں معمول کو بیدار کر رہا ہوں اور اپنے ہاتھ کو معمول کے چہرہ پر آنکھوں کے نزدیک لے جا کر انگلیوں کی طاقت کو اپنی طرف کھینچے اور خیال کرے کہ جو طاقت میں نے اس کے جسم میں داخل کی تھی اب وہ واپس لے رہا ہوں اس طرح پندرہ منٹ کرنے سے معمول کو بیہوشی دور ہو کر ہوش آنی شروع ہو جائے گی۔

عامل کے لئے ضروری ہدایات

عامل کو درجہ اوّل کا پرہیزگار ہونا چاہیے بوقت شروع عامل معمول سے نہایت شیریں گفتار سے پیش آوے اور محبت کی باتیں کرے اور دل میں کسی قسم کی برائی بغض حسد اور کوئی بد خیال نہ رکھے۔ اور ایشور پر ماتما کامل بھروسہ رکھے۔ بوقت عمل عامل اپنی طبیعت کو بالکل یکسو رکھے اور معمول کو جو بات پوچھے نہایت آہستہ اور واضح طور پر دریافت کرے۔

پیچیدہ سوالات جن کو معمول سمجھ نہ سکے ہرگز دریافت نہ کرے۔ ہر ایک سوال مختصر ہو اور لمبے لمبے سوال دریافت کر کے معمول کو تنگ نہ کیا جاوے۔ بحالت عمل معمول سے جو گفتگو ہو اس کو بحالت بیداری نہ بتلائی جاوے۔ ایک ہی وقت میں کئی قسم کے سوالات نہ کرنے چاہئیں۔ اس طرح سے معمول جواب میں غلطی کر دے گا۔

امراض کا علاج بذریعہ مسمریزم

جب تم میں باقی قوت مقناطیسی پیدا ہو جائے اور مشق یہاں تک بڑھ جائے تو تم ہر شخص کو دیکھ کر اور نگاہ ملا کر اس پر اثر ڈال سکو تو اس درجہ پر پہنچ کر تم ہر مرض کا علاج بذریعہ مسمریزم کرنے کے قابل ہو جاؤ گے جس مرض کا مریض تمہارے پاس آوے۔ اس کو خواب مقناطیسی طاری کر کے اس کو اس بات کا یقین دلاؤ کہ میں تمہاری تکلیف کو دور کر رہا ہوں اور ہاتھوں سے قوت پاس کر کے اس مریض کو خارج کرنے کا خیال کرو اس طرح عمل کرنے سے طاقت مقناطیسی کے ذریعہ مریض کو آرام آ جائے گا۔

سر درد کا علاج

مریض کے دل پر خواب مقناطیسی طاری کرو۔ پھر مقام درد پر بلا چھوئے ہاتھوں کے پاس کرو۔ اول دل میں خیال کرو کہ میں درد کو خارج کر رہا ہوں اور بحالت خواب مریض کو یکسوئی قلب سے یہ کہو کہ دیکھو۔ میں تمہارے درد کو دور کر رہا ہوں۔ تم اب بالکل تندرست ہو جاؤ گے اس طرح تین دن عمل کرنے سے آرام ہو جائے گا۔ اسی طرح پیٹ کی درد، کمر کی درد، داڑھ کی درد یا بدن کے کسی اعضا میں درد ہو۔ عمل کرنے سے آرام ہو جائے گا۔ اسی طرح آپ دیگر مرضوں کا علاج بھی مسمریزم کے ذریعے کر سکتے ہیں۔

قانون ہپناٹزم کا ایک دوسرے سے تعلق

اگر علم ہپناٹزم نے ایسی ترقی کی جیسی کہ اس کی بات بوجہ ایک ہر دل عزیز اور نیا علم ہونے کے امید کی جاسکتی ہے تو وکیلوں اور ججوں کو بہت ہی پیچیدہ مقدمے فیصلے کرنے پڑیں گے اور سب سے زیادہ پیچدار معاملات وہ ہوں گے جو آئندہ کیلئے ایماء یعنی اشارے سے پیدا ہوں۔ مثلاً میں زید سے خواب میں ایماء کروں کہ جب میں ایک دو تین شمار کروں تو لفظ تین کے من سے نکلتے ہوئے بکر کی پسلیوں میں زور سے گھونسہ مارنا۔ پس میں نے ایک دو گننا شروع کیا اور لفظ تین سنتے ہی زید بکر کے پاس گیا اور اس کی پسلی پر گھونسہ مارا۔ پس اس جرم کا جواب دہ کون ہوگا؟

کیا زید جواب دہ ہے؟ اگر وہ اپنی اصلی حالت میں ہو تو وہ جواب دہ ہے اب یہ بات فیصل کرنی ہے کہ وہ اپنی اصلی حالت میں تھا یا نہیں؟ کیا وہ شخص جو ہپناٹزمی خواب کی حالت میں ہو اصلی حالت میں شمار ہوگا؟ جرمنی اور فرانس کے متفق الرائے نہیں ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ مجرم بالکل جواب دہ ہے لیکن صرف ایک معاملے پر متفق ہیں لیکن کیا ذہنی خلل عام ذہنی خلل کے مساوی ہے جو بمنزلہ غیر جوابے ہی کے ہے؟ وکیل اور جج لوگوں کو آپس میں یہ نکتہ حل کرنا چاہیے۔ فرض کرو زید ایک بخیل آدمی ہے اور بڑا مالدار ہے۔

خواب کی حالت میں آلہ سخاوت پر ہاتھ رکھ کر میں اس کو سخی بنا دیتا ہوں۔ اس حالت میں اس سے کہتا ہوں کہ جب میں کھانسوں تو سو پونڈ فلاں ہسپتال کے لئے بطور نذرانے کے دینا۔ چنانچہ جب میں کھانسا تو اس نے رقم مذکورہ بخوشی تمام دی۔ جب ہوش آتا تو اس کو بڑا افسوس ہوا اور روپیہ واپس مانگا۔ انکار پر نالش دائر ہوئی۔ جج کیا فیصلہ کریگا؟

مسمریزم میں خاص کام ذاتی اثر کا ہے۔ یہ اثر مسمریزمی نور ہے جو نہ صرف انگلیوں کے پوروں سے ہی خارج ہوتا ہے بلکہ جسم کے ہر حصے سے اور خاص کر آنکھوں سے

نکلتا ہے۔ یہ رگوں میں پیدا ہوتا ہے اور جن لوگوں میں زیادہ ہوتا ہے انکی ذرا سی حرکت اور کوشش سے خارج ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ یہ ایک مخفی ارکان قوت ہے اور صرف وہ لوگ جن میں اثر زیادہ ہوتا ہے۔ ان لوگوں پر جن میں اثر کم ہوتا ہے اثر ڈال سکتے ہیں۔ ڈاکٹر مسمر نے اپنا اصول حسب ذیل طور پر بیان کیا ہے۔

''تمام عالم ایک عرق سے بھرا ہوا ہے جو ایتھر سے پتلا ہے۔ جس طرح ایتھر ہوا سے پتلا اور پانی سے پتلی ہے۔ یہ عرق بھی ہوا اور ایتھر اور پانی کی طرح لہریں پیدا کرتا ہے۔ جس طرح روشن ایتھر کی لہروں سے آواز پیدا ہوتی ہے اسی طرح اس عالمگیر عرق سے دیگر کرشمے ہوتے ہیں۔ سماوی اجسام جو بلاشبہ ایک دوسرے پر اثر ڈالتے ہیں''۔ وہ اس عرق کے ذریعے سے اثر کرتے ہیں۔ ایک حیوان کا جسم دوسرے حیوان کے جسم پر اسی عرق کے ذریعے سے اثر کرتا ہے۔

پس ہم کو معلوم ہوتا ہے کہ مسمر نے اس عالمگیر عرق کو ''اخیل میکنزم'' کہا ہے۔
حال میں اس علم کے ماہروں کا اس بات پر اتفاق ہے کہ یہ عالمگیر عرق نہیں ہے بلکہ ہر شخص کے عصبی نظام میں پیدا ہوتا ہے۔ یہ عرق جس کو ہم نے مسمریزمی نور بیان کیا ہے اور جو ایک انسان دوسرے انسان پر پاس۔ سانس۔ نظر غرض کسی ذریعے سے ڈالتا ہے۔ خواب مقناطیسی پیدا کرتا ہے۔ بس اینمل میگنیٹزم خالص مسمریزم کو کہتے ہیں۔ مقناطیسی عرق خواہ تمام عالم میں پھیلا ہوا ہو۔ یا کسی شخص کے نظام عصبی میں پیدا ہوتا ہو۔ جب تک اس کے وجود سے انکار نہ کیا جائے کوئی فرق نہیں ہوتا۔

مقناطیس میں سب سے زیادہ دلچسپی ہم کو اس لئے ہے کہ وہ ہپناٹزمی معمول پر ایک خاص اثر رکھتی ہے چند مستند استادوں کے تجربات نے حسب ذیل امور کو شک کے وجے سے نکال دیا ہے۔ فرض کرو کہ ایک معمول کا بایاں حصہ جسم کو بذریعہ ایماء بے حس کیا گیا ہے اور دایاں حصہ بالکل صحیح ہے۔ تو ایک معمولی مقناطیسی جسم کے قریب لانے سے

تبادلہ واقع ہو جاتا ہے۔ یعنی بائیں سمت کی بجائے دائیں سمت بے حس وحرکت ہو جاتی ہے اور بائیں سمت صحیح ہو جاتی ہے۔

فرض کرو کہ ایک معمولی بذریعہ ایماء لکھ رہا ہے مقناطیس قریب لانے پر وہ فوراً قلم ایک ہاتھ سے دوسرے ہاتھ میں تبدیل کرلے گا اور تحریر کا رخ بھی بدل لے گا۔

فرض کرو کہ ایک معمول کو بذریعہ ایماء نیا رنگ دکھایا جا رہا ہے۔ مقناطیس قریب لاتے ہی اسے زرد رنگ نظر آنے لگے گا اور یہ ہی حال دیگر رنگوں کے ساتھ ہوگا۔ چونکہ ان تجربات میں مقناطیس قریب لانے کی طلاع معمول کو نہ کی گئی تھی۔ اس لئے یہ نہیں کہہ سکتے کہ یہ ایماء کا اثر تھا۔ علاوہ ازیں ایماء صرف عامل کر سکتا ہے۔ لیکن مقناطیس ہر شخص کے قریب لے جاسکتا ہے۔ ہر حال میں ایک ہی اثر ہوگا۔

آخر میں مجھے یہ کہنا ہے کہ جو کچھ اس سلسلے میں لکھا گیا ہے۔ میرے ناظرین کو جدید تجربات کی جانب ترغیب دے گا۔ جس سے ملک کے علمی ذخیرے میں ایک قیمتی اضافہ ہوگا۔

ہپناٹزم مقناطیسی طاقت یا مسمریزم

مقناطیسی قوت کی دریافت بظاہر جدید معلوم ہوتی ہے اور اسی نے میسمر صاحب کے نام پر جو ایک انگریز تھا مسمریزم کہلاتی ہے۔ لیکن پتہ لگایا گیا ہے کہ یہ علم بہت پرانا ہے اور اس کا رواج زمانہ قدیم میں ہندوستان کے اندر ہی تھا، اور یہاں کے خاص لوگ اس کے عالم تھے۔ چنانچہ اسے سنسکرت میں اکرشن شکتی کہتے ہیں۔ ایسی قوت کے بارے میں مختلف طبقہ کے لوگوں نے مختلف رائے کا اظہار کیا ہے۔ اہل سائنس کا خیال ہے کہ یہ ایک پوشیدہ قوت ہے جو ایک جسم سے دوسرے جسم میں داخل ہو جاتی ہے مگر اسے انسانی آنکھیں دیکھ نہیں سکتیں۔ تاہم اس کے اثر کے ظاہر ہونے سے اس کے وجود کا پتہ لگتا ہے۔

قوت مقناطیسی کے ماہر کہتے ہیں کہ حیوانات (جس میں انسان بھی شامل ہے) کے جسم کے گرد چار انچ قطر کا مقناطیسی ہالہ رہتا ہے۔ اس دلیل کے ثبوت میں وہ قدیم زمانہ کی بنائی ہوئی تصاویر کو پیش کر کہتے ہیں کہ اس زمانہ کے مصور اس بات کو سمجھتے تھے اور اسی لئے تصاویر کے گرد رنگین ہالہ بنا دیا کرتے تھے۔ اس علم کے ماہر تو یہاں تک دعویٰ کرتے ہیں کہ اگر یہ مقناطیسی ہالہ جسم کے گرد نہ ہو تو زندگی ناممکن ہے۔

زمانہ قدیم اور زمانہ وسطی کے عالمان علم تشریح کا خیال تھا کہ دل خون کو اچھالتا ہے لیکن اب یہ خیال غلط ثابت ہوا۔ اور اس کی بجائے یہ نئی بات دریافت ہوئی کہ محض مقناطیسی قوت خون کو رگوں اور شریانوں میں رواں کرتی ہے۔ چنانچہ ایک عالم کا بیان ہے کہ اگر خون کا دورہ باقاعدہ جاری رہے۔ پاخانہ پیشاب کے اخراج میں بے قاعدگی واقع نہ ہو تو کوئی بیماری آدمی نہیں مٹا سکتی۔

مسمریزم کب اور کیونکر ایجاد ہوئی

سنسکرت کی کتب کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ مسمریزم کے عالم ہندوستان میں نہایت قدیم زمانہ میں بھی موجود تھے اور وہ ماضی حال مستقبل کا حال اس ذریعہ سے دریافت کرلیا کرتے تھے اور اکثر امراض کو صرف ہاتھ لگا کر دور کر دیا کرتے تھے۔ مگر ہمارے پاس اس کی کوئی سند نہیں ہے کہ اس وقت کس شخص نے اس علم کو دریافت کیا تھا اور کیونکر دریافت کیا ہے ہاں جدید دریافت کے موافق ہمیں صرف اس قدر معلوم ہے کہ 1850ء میں وائنا کے ایک میڈیکل کالج کے اسٹوڈنٹ جس کا نام فریڈرک مسمر تھا۔ چند ابتدائی تجربات سے دریافت کیا کہ اکثر بیماریاں مثل درد کے بدن پر چقماق کے لگانے سے دور ہوسکتی ہیں۔ جب وہ فارغ التحصیل ہوا تو اس نے ایک مختصری کتاب لکھی جس میں اپنی کامیابیوں کا تذکرہ کیا اور اس ذریعہ سے اس کی کافی شہرت ہوگئی۔ اس کے کچھ دن بعد گینز نامی ایک کیتھولک پادری اس سے ملا اور جب میسمر نے اپنی دریافت کے متعلق گفتگو کی تو پادری نے کہا کہ میں محض اپنے ہاتھ سے بیماری کو دور کر دیا کرتا ہوں۔ میسمر نے اپنی دریافت کو اس طریق پر آزمایا تو اسے اس پہلو سے بھی کامیابی ہوئی اور اس سے زیادہ اور عمدہ ایک بات دریافت ہوئی کہ مریض کو اس ذریعہ سے بے ہوش کیا جاسکتا اور اس سے ہر قسم کا کام لیا جاسکتا ہے۔

الغرض جب میسمر صاحب کو اس بارے میں بہت کامیابی ہوئی تو وہاں کی گورنمنٹ نے بہ نظر رفاہ عام ایک رقم معاوضہ کی دے کر اس علم کو سیکھنا چاہا مگر میسمر صاحب نے اس کو قبول نہیں کیا۔ جس کی پاداش میں اسے جلاوطن ہونا پڑا۔ چنانچہ وہ فرانس چلا گیا اور وہیں اسی سال عمر میں مرگیا۔

یہ علم اس کے ذریعے اس کے شاگردوں تک پہنچا اور پھر اخفا سے چھپائے نہ

چھپ نہ سکا بلکہ مختلف ممالک میں پھیل گیا۔ ایک شخص نے اس ضمن میں ایک بات دریافت کی کہ اگر کسی چمکدار شے کو مقررہ وقت تک مسلسل دیکھا جائے تو اسی سے نیند آسکتی ہے۔

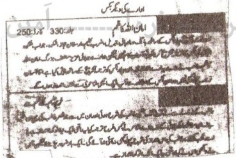
پہلے لوگوں کو یہ خیال تھا کہ مقناطیسی قوت کسی خاص شخص میں ہوتی ہے لیکن اب یہ ثابت ہوگیا کہ وہ کم و بیش ہر شخص میں ہوتی ہے۔

مقناطیسی عامل کیلئے ہدایات

☆ مریض پر اپنے عمل کو پورا پورا اعتبار جمالو۔ کیونکہ کامیابی کا اصلی راز یہی ہے۔

☆ کام شروع کرنے والوں کو چاہیے کہ وہ اول چھوٹے چھوٹے مرضوں میں مثلاً دردِ سر۔ کان کے درد کو اس عمل سے دور کرتا رہے۔

☆ عامل کو چاہیے کہ اپنے ہر ایک لفظ حرکت اور عمل سے مریض کو یقین دلائے کہ گویا وہ اپنے فن میں کامل ہے اور یہ بھی کہ وہ بڑی کوشش کرتا ہے۔ غفلت نہیں کرتا۔


ادارے کی وضاحت [illegible]

[redacted] امان اللہ کا قسم [illegible] جلد: 330 کارڈ: 250

[illegible]

[redacted]

[illegible]

توجہ فرمائیں!

یہ کتابیں ہزاروں سال پہلے کی ہیں یہ بکس صرف عاملوں کیلئے ہیں روحانیت کے ماہروں کے لئے ہیں عام لوگوں کے لئے یہ بکس ہرگز نہیں ہیں کوئی بھی عمل منتر تعویذ کرنے سے پہلے کسی ماہر عامل سے روحانیت کے ماہر سے ضرور معلومات کرلیں کہ میں یہ تعویذ کرسکتا ہوں عمل منتر کرسکتا ہوں کہ نہیں اگر عامل اجازت دیں تو کریں ورنہ ہرگز نہ کریں کسی جانی و آسیبی یا جادوی آفت میں اگر مبتلا ہوگئے تو ادارہ یا مصنف ذمہ دار نہ ہوگا۔ اللہ آپ کا حامی و ناصر ہو۔ 0307-4917497

ادارہ و مصنف

ادارے کی دیگر مطبوعات

جادو اور جادوگر باوا دیال قیمت=300	آج سے ہزار سال پہلے جن اور جنات کا اس دنیا پر قبضہ تھا وقت کے ساتھ جن تو اس دنیا سے غائب ہوگئے لیکن اپنا سایہ اور اپنی حقیقت چھوڑ گئے جنوں کے حالات ان کے منتر ان کے اعمال اور طریقے اس کتاب میں درج ہیں خود پڑھے!
منتر شکتی مترجم: گوپی چند مصنف: باوا دیال قیمت=270	ہندوؤں منتروں سے کیسے کام لیتے ہیں؟ منتر شکتی کی حقیقت کیا ہے؟ منتر کرنے کا طریقہ کیا ہے؟ غلط منتر کرنے سے نقصان ہوسکتا ہے آپ خود ذمے دار ہیں مصیبت اور تکلیف میں منتر کرنا درست ہے ہر وقت منتر شکتی کرنے سے منتر شکتی جا بھی سکتی ہے آپ خود دیکھیے۔
مصر کا جادو سوامی ہنس راج گوپی قیمت=270	قدیم اہرام مصر میں ہر طرف جادو اور جادوگر تھے اکثر فلموں میں اہرام مصر اور مصر کے شہر دکھاتے ہیں کیونکہ مصر میں قدیم پہاڑوں میں آج بھی جادوگروں کے اصل لوگ موجود ہیں جو وہاں سے کبھی نکلتے ہیں انہی پہاڑوں اور غاروں میں سو جاتے ہیں جادو کے کچھ واقعات اور حقیقت اس کتاب میں دیکھیے۔
شعبدہ بازی جادو کے کھیل رحمت مرزا مرحوم قیمت=210	جادو کے کھیل دکھانے والے کیسے ہاتھ سے چیزیں غائب کردیتے ہیں ایک ڈبہ سے انسان کو دوسرے ڈبہ میں ڈال دیتے ہیں کیسے تلوار کو منہ کے اندر اور دوسری طرف پیٹ سے نکال کر دکھاتے ہیں ہر قسم کے جادو کے کھیل تماشے کرنے کے طریقے درج ہیں
چھو منتر چھو بابا باوا دیال	ایک مشہور چھو بابا تھا تب جب انگریز کا دور تھا اسے منتروں پر بہت عبور تھا لوگ اکثر اس کے پاس مختلف بیماریوں کا علاج منتروں سے کروانے آتے تھے چھو بابا ایک وقت میں کئی مسئلوں کا حل منتروں سے کرتا تھا اس نے اپنی اس کتاب چھو منتر میں کئی نایاب اور قدیم منتر لکھے جو درج ہیں۔
میرج گائیڈ شادی کے طریقے گوپال شرما قیمت=210	شادی سے پہلے کن باتوں پر عمل کرنے سے انسان شادی کے قابل ہوتا ہے یعنی کن طریقوں سے شادی کا عمل شروع ہوتا ہے آسن طریقے احتیاطی تدابیر اور طاقت کے نسخہ جات اور خوش گوار زندگی گزارنے کے 200 طریقے ضرور پڑھے۔

جدید ایڈیشن 2011-12 قیمت مجلد اعلیٰ=750

اصلی انڈین جنسیات (سیکس) پر کتب

اصلی انڈین **مہاکوک شاستر** کوکا پنڈت مترجم رام لال گپتا **قیمت** 180/=	جنسیات کے ماہر ہندوستان میں ایک نام جس نے ہندی زبان میں گئی جنسیات پر بکس لکھی یہ کتاب جنسیات پر اپنی مثال آپ ہے مہاکوک شاستر جس کا ترجمہ رام لال گپتا نے کیا بازار مارکیٹ میں جعلی مہاکوک شاستر چھپ رہے ہیں اصل کتاب رام لال گپتا کی ہے مترجم کا نام دیکھ کر کتاب حاصل کریں۔
اصلی انڈین **کوک شاستر** کوکا پنڈت مترجم رائے بہادر **قیمت** 180/=	جنسیات کی کچھ ایسی باتیں جس سے جنس کو ابھار آجائے یعنی جسم کو گرم کیا جائے وہ کون سی ہیں جسم کے کئی حصوں کو چھونے جسم میں حرکت ہو ان سب باتوں کا علم اس کتاب میں ہے کوکا پنڈت نے اپنی زندگی میں بارہ بکس جنسیات پر لکھی ان میں سے یہ کتاب بھی انوکھے طور طریقے پر مشتمل ہے جس کا ترجمہ رائے بہادر شرما نے آسان کر کے پیش کیا۔
اصلی انڈین **بگ Big** **کوک شاستر** کوکا پنڈت مترجم راو سوامی داس **قیمت** 750/=	یہ جو کوک شاستر ہے اس کے 900 صفحات ہیں دو حصے پر مشتمل ہیں اصل کتاب کی پہچان یہ ہے اس کوک شاستر میں کوکا پنڈت نے تعویزات عملیات جادو اور رمل جعفر پامسٹری کا علم بھی شامل ہے اور اصل جادوں گری کے طریقے لکھے ہیں یہ کوک شاستر واحد اور انوکھا کوک شاستر ہے جس میں 100 عورتوں کے مختلف طریقے لکھے ہیں ،عورتیں کیسی کیسی ہوتی ہیں ؟،ان کی باتیں ،ان کا انداز ،ان کی چال چلن کیا ہے ؟ وغیرہ۔ پانچ ہزار سال سے عورتوں کی کئی قسمیں آرہی ہیں وہ کیا چاہتی ہیں ان کو کیسا مرد چاہیے ان سب باتوں کے لیے اس کتاب کو دیکھے۔
اصلی انڈین **سیکس انسٹومنٹ** ڈاکٹر کیول دمیر **قیمت** 200/=	آج کل کے دور میں لوگوں نے اپنے آپ کو اس قدر جنسی طور پر خراب کرلیا ہے کہ اب ان کا علاج دواؤں سے نہیں اب ان کے لیے مشینوں سے علاج کرنے کے موضوع پر اس کتاب کا ذکر کر رہا ہوں۔اس کتاب میں انسٹومنٹ سے اپنے عضو اعصاب ،منی ،رگوں ،پٹھوں کا علاج کریں اور بالکل درست ہوجائے گے۔
اصلی انڈین **جنسی تعلیم** **(سیکس ایجوکیشن)** ڈاکٹر وحکیم وکی داس **قیمت** 180/=	بڑے ہو یا بچے آج کل کسی کو بھی جنس کا شعور نہیں بے ترتیبی ،بے وقت جنس کا مزہ لیتے ہیں جس سے کئی طرح کی بیماریاں جنم لیتی ہیں کئی ایسی بیماریاں جن کا علاج کئی ماہ تک اب ممکن نہیں ہوتا جیسے بانجھ پن ،اٹھرا ،نامردی ،منی کا نہ آنا ،یا نہ بننا ،سب سے پہلے آپ اس کتاب کو دیکھے اور پھر دیکھے یہ کتاب کیا ہنگامہ کھڑا کرتی ہے اصل سیکس تعلیم آپ کے ہاتھ۔

روحانیت کے ماہر



شوکت علی شاکر قادری کی عملیات پر جامع تصنیفات



علم النجوم

نجوم کیا ہے؟ آپ نجوم سیکھنا چاہتے ہیں تو آئیں آپ کو نجوم سکھائیں۔ قدیم عزل کتاب کا اردو ترجمہ۔ علم نجوم کے ماہر کے قلم سے لکھی گئی یہ دلچسپ کتاب ضرور پسند آئے گی۔

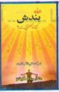
قیمت :210 روپے



علم جفر

صدیوں پرانا حقیقی جفر کا علم سمندر سے بھی گہرا، پڑھیں تو معلوم ہو کہ یہ علم کیا ہے اور کیا کچھ کر سکتا ہے۔ پہلے آپ نے جو کتب پڑھی ان میں کیا گیا لیکن یہ کتاب واقعی ایک علم کی کتاب ہے۔

قیمت :240 روپے



رکاوٹ ـ بندش کیسے کھلتی ہے؟

جن لوگوں کا کاروبار بند ہے۔ بیماری ٹھیک نہیں ہو رہی اور ہر کام میں رکاوٹ آ رہی ہے۔ ان سب کے لئے ہر قسم کی رکاوٹ بندش کھولنے کے لئے کی بہترین کتاب

قیمت :240 روپے



علم الاعداد کا جامع انسائیکلو پیڈیا

اعداد کی طاقت جس سے آپ پتھر کو چیر دیں۔ انسان کے اندر کی باتیں معلوم کر لیں۔ اعداد بولتے ہیں کس طرح اور عمل کرتے ہیں کیسے؟ آئیں اس کتاب کا مطالعہ کریں اور جانئے۔

قیمت :240 روپے

عثمان پبلی کیشنز

جلال دین ہسپتال بلڈنگ چوک اردو بازار لاہور
فون: 042-37640094 موبائل: 0333-4275783
upublications@hotmail.com
upublications@gmail.com